مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰىهَا

یہ کیسی کتاب ہے جس میں ہر چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی بات درج کر دی گئی ہے

ارشاد العاملین

علامہ ارشد حسین ثاقب



ادارۃ القریش

عملیات کے شائقین اور عاملین کی علمی وفنی راہنمائی کیلئے علامہ ارشد حسن
ثاقب کے فسوں کار قلم سے وہ حسین وشاداب گلدستہ جس کی تازگی
صدیوں ماندنہ ہوگی اور جس کی نظیر اردو زبان میں پیش نہیں کی جاسکتی!

ارشاد العاملین

علامہ ارشد حسن ثاقب

ادارۃ القریش
عمر ناور حق سٹریٹ اردو بازار، لاہور
0321-9999423 / 0300-4422446



نام کتاب ——— ارشاد العاملین

تالیف ——— علامہ ارشد حسن ثاقب

ناشر ——— ادارۃ القرنین

(علامہ صاحب کا شاگرد خاص)

کمپوزنگ ——— سردار بہادر، محمد صادق بٹ
0321-4093927 0333-4610447

اشاعت ——— اگست 2012 تا جون 2015

تعداد ——— 20000/-

اشاعت ——— ستمبر 2015

تعداد ——— 1000

اہتمام ——— حافظ سردار خان 0300-4422446

ملنے کے پتے

اقراء قرآن کمپنی عمر ناور حق سٹریٹ اردو بازار، لاہور
042-37361362 , 0321-4473112

مکتبہ شہید اسلام، لال مسجد، اسلام آباد

مکتبہ سید احمد شہید، اردو بازار، لاہور

مکتبہ عمر فاروق، شاہ فیصل کالونی، کراچی

مکتبہ احرار، بالمقابل پولیس سٹیشن، مردان

مکتبہ سراجیہ، چوک سیٹلائٹ ٹاؤن، سرگودھا

کتب خانہ رشیدیہ، راجہ بازار، راولپنڈی

دارالاخلاص اکیڈمی، محلہ جنگی قصہ خوانی بازار، پشاور

اسلامی کتب خانہ، بنوری ٹاؤن، کراچی

مکتبہ حقانیہ، اقبال مارکیٹ کمیٹی چوک، راولپنڈی

مکتبہ صفدریہ، المدینہ پلازہ مصریال روڈ چوہڑ چوک، راولپنڈی


اللھم
صل علی محمد و علی آل محمد
کما صلیت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم
انک حمید مجید
اللھم
بارک علی محمد و علی آل محمد
کما بارکت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم
انک حمید مجید

فہرست

تقریظ: از استاذ الحدیث حضرت مولانا حافظ فضل الرحیم صاحب دامت برکاتہم نائب مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور

بسم الله الرحمن الرحيم ۔ الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على سيد الانبياء والمرسلين وعلى آله واصحابه الغر الميامين امابعد :

برخوردار عزیز علامہ ارشد حسن ثاقب کی متعدد علمی تصانیف زیور طبع سے آراستہ ہو کر عوام وخواص اور طلبہ وعلماء سے خراج تحسین وصول کر چکی ہیں۔ ان میں اذکار و وظائف کے حوالے سے ان کی تالیف "جامع الوظائف" نے بہت زیادہ شہرت اور عوامی پذیرائی حاصل کی۔ اس کے بعد ابھی حال ہی میں "جنات وجادو/حقیقت، تاریخ، علاج" کے نام سے ان کی ایک نہایت تحقیقی اور نادر معلومات پر مشتمل کتاب منظر عام پر آئی جسے علمی طبقہ نے بہت سراہا اور اب جس کتاب کا انہوں نے "جامع الوظائف" میں وعدہ کیا تھا، وہ منتظر اور موعود کتاب "ارشاد العاملین" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ علامہ صاحب کی جو خوبی مجھے بہت پسند ہے وہ یہ ہے کہ جس موضوع پر قلم اٹھاتے ہیں، اسکا حق ادا کر دیتے ہیں ۔ ان کی تمام تصانیف ، بالخصوص: كتاب الاعاريب، بداية الصرف، بداية النحو، ريح العبير في شرح نحو مير، قواعد التصغير، احكام النسبة، ضروری مسائل برائے خواتین، گلدستہ دلھن: جامع

الوظائف اور جنات جادو / حقیقت ، تاریخ ، علاج آپ کی اسی خوبی کے عظیم شاہکار ہیں۔ زیرِ نظر کتاب اس خوبی میں بھی بلند ترین چوٹیوں کو چھوتی نظر آ رہی ہے۔

اور ان کی دوسری خوبی یہ ہے کہ جس کام پر انہیں عبور نہ ہو اس میں سرے سے قدم نہیں رکھتے اور جس کام میں ہاتھ ڈالتے ہیں وہاں حذاقت ومہارت کے ایسے جھنڈے گاڑتے ہیں کہ بڑے ماہرین اور اساتذۂ فن ان کے آگے زانوئے تلمذ تہہ کرنے پر مجبور نظر آتے ہیں۔

اور لطف کی بات یہ ہے کہ کسی ایک آدھ چیز میں نہیں بلکہ کئی امور میں انہوں نے مہارت وحذاقت کی اسی عظیم سربلندی کا مظاہرہ کر کے اپنے آپ کو جامع العلوم والفنون منوالیا ہے۔

عملیات ووظائف کی دنیا جہاں بہت وسیع ہے، وہاں بہت حساس اور نازک بھی ہے۔ پلک جھپکنے کی دیر میں ایمان سے محروم ہو جانے کا اندیشہ اس وادی میں دامن گیر رہتا ہے۔ ایمان وکفر کے درمیان اس شعبے میں بہت نازک سی لکیر کے فاصلوں کے مراحل کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے عاملین کو سب سے پہلے اپنے ایمان کی سلامتی پر توجہ رکھنی چاہئے اور اس کے بعد وظائف وعملیات کا انتخاب کرنا چاہئے۔

مجھے خوشی ہے کہ علامہ صاحب نے عاملین کی رہنمائی کے لئے عملیات کا یہ عظیم مخفی خزانہ سامنے لانے کے ساتھ ساتھ عاملین کو قدم قدم پر اپنا ایمان اور اپنی آخرت محفوظ رکھنے کی نہ صرف تلقین کی ہے بلکہ بہت خوبصورت علمی رہنمائی اور عملی تربیت کی ہے۔

جہاں اس وادی میں ایمان اور کفر کے فاصلے سمٹ جاتے ہیں وہاں بعض تشدد پسند طبائع حد سے زیادہ تعصب کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہر چیز کو حرام حرام کی رٹ لگا کر اپنے اور امت کے اوپر ممنوع بنا ڈالتی ہیں۔ یہ اندازِ فکر ونظر بھی اسلام کے معتدل طریقِ عمل سے متصادم ہے۔ علامہ صاحب نے افراط وتفریط کے ان دونوں راستوں کی نشاندہی کرتے ہوئے اسلام کے اعتدال پسند راستے کی نہایت خوبصورت ترجمانی کا حق ادا کیا ہے۔

اس کتاب میں دم جھاڑے کو احادیث سے ثابت کرنے کے لئے تین درجن کے لگ بھگ احادیث سے استدلال کر کے ایک طرف علامہ صاحب نے تعصب پر مبنی ایک برخود غلط سوچ کی اصلاح کی ہے، وہاں عاملین کے لئے علی وجہ البصیرت نفعِ عوام کے اس شعبہ کو حرزِ جان بنانے کو آسان بنا دیا ہے۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کا نفع عام فرمائیں اور مصنف کو اس پر اجرِ جزیل نصیب فرمائیں۔ آمین۔

وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

(حضرت مولانا حافظ) فضل الرحیم (صاحب دامت برکاتہم)

نائب مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور

افتتاحیہ

مولانا حکیم امجد حسن خان صاحب مہتمم جامعہ فاروقیہ رائے ونڈ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَى الرَّسُوْلِ الْكَرِيْمِ ، سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا اِلَى الدِّيْنِ الْقَوِيْمِ ۔ اَمَّابَعْدُ :

علامہ ارشد حسن ثاقب صاحب میرے بڑے بھائی جان بھی ہیں اور علوم دینیہ میں میرے استاذ بھی ہیں۔صرف ونحو کے بعد ان سے عربی زبان کے ایک باب کی ترکیب پڑھنے سے ہی میں محض علامہ صاحب کے حسن انداز تدریس اور خوبی طریقہ تعلیم کی وجہ سے عربی زبان وادب اور صرف ونحو کی مزید تحصیل سے بے نیاز ہو گیا تھا۔

میرے اور علامہ صاحب کے دیگر بے شمار شاگردوں کا اصرار تھا کہ وہ نحومیر کی اپنی تقریر کو تحریر کی شکل دیدیں تا کہ ہمیں تدریس کے لئے وہ تقریر کام آجائے مگر ان کی طرف سے اس گذارش کی قبولیت میں تاخیر ہوتے ہوتے سالوں پہ سال گذر گئے ۔ کئی سالوں کے بعد جب وہ اس پر آمادہ ہوئے تو اللہ نے اہل علم پر اتنا بڑا کرم فرمادیا جس کا ہم تصور بھی نہیں کرسکتے تھے۔

علامہ صاحب نے نہ صرف یہ کہ نحومیر کی تقریر پہ کام شروع کیا بلکہ علم صرف اور علم نحو پر وہ تحقیقی کام کردیا جس کی نظیر برصغیر کی پوری تاریخ میں نہیں ملتی ۔ چنانچہ انہوں نے اب تک ان دونوں بنیادی عربی موضوعات پر جو کام کیا ہے ان میں صرف کے

موضوع پر (۱) قواعد التصغیر (۲)احکام النسبة (۳)ہدایة الصرف اور علم نحو کے موضوع پر (۱) کتاب الاضافة (۲) کتاب الاعاریب (۳)ہدایة النحو (۴) المؤنث واحکامه فی اللغة العربية (۵) ریح العبیر فی شرح نحومیر چھپ کر علماء وطلبہ سے داد وتحسین وصول کرچکی ہیں۔

یہاں یہ بتلا نا ضروری ہے کہ علامہ صاحب نے ان کتب اور موضوعات کا جو انتخاب کیا ہے اور ان کتب میں جن علمی مسائل کو موضوع بحث بنایا ہے ، یہ وہ تمام موضوعات ہیں جن سے برصغیر پاک وہند کے دینی مدارس میں پڑھائی جانے والی تمام کتب یکسر خاموش ہیں اور ریح العبیر اگرچہ دیکھنے کو نحومیر کی شرح ہے مگر علامہ صاحب نے اس میں علم نحو کے حوالے سے وہ ابحاث اور دقائق ومعارف جمع کردیئے ہیں کہ ہدایۃ النحو ، کافیہ اور شرح جامی کے مدرسین کو بھی تدریس میں معاونت دینے کیلئے یہی ایک کتاب کافی ہے۔

ان طبع شدہ کتب کے علاوہ القاعدہ فی الصرف ، القاعدة فی النحو، معجم الصرف والنحو کی جلد اول بھی مکمل ہوچکی ہیں جو انشاء اللہ بہت جلد زیور طبع سے آراستہ ہونے والی ہیں۔

خواتین کیلئے علامہ صاحب کے مدرسہ (اقرأ دار الاطفال) میں ہر سال گرمیوں کی تعطیلات کے موقعہ پر دو ماہ کا ایک دینی معلوماتی کورس کروایا جاتا تھا۔اس کورس کیلئے علامہ صاحب نے (۱)منتخب قرآنی نصاب (۲) ضروری مسائل برائے خواتین اور (۳) اربعین برائے خواتین مرتب کیں۔منتخب قرآنی نصاب میں دس سورتوں کا انتخاب کرکے ان کا (۱) لفظی ترجمہ (۲) بامحاورہ ترجمہ (۳) خلاصہ (۴) تشریح کی گئی ہے جو قرآن حکیم سے مناسبت پیدا کرنے اور قرآنی ترجمہ وتفسیر سیکھنے کے پہلے زینے کے طور پر بہت عمدہ تصنیف ہے ۔ جبکہ ضروری مسائل میں علامہ صاحب نے وضوء، غسل ، تیمم ، نماز ، خواتین اور مردوں کی نماز کا فرق ، مسافر کی نماز ، مریض کی نماز ، روزہ ، زکوۃ اور زندگی کے ہر اس شعبے سے متعلق فقہ حنفی کی روشنی میں

مسائل بیان کئے ہیں جن سے خواتین کو پالا پڑسکتا ہے۔ بظاہر مختصری کتاب ہونے کے باوجود خواتین کو پیش آنے والے نوے فیصد سے زائد مسائل کا حل اس میں موجود ہے۔

جبکہ اربعین برائے خواتین میں حضور اقدس ﷺ کی ان چالیس احادیث مبارکہ کا انتخاب کر کے ان کا ترجمہ وتشریح کی گئی ہے جن کا تعلق عقیدہ وایمان، فکر آخرت، اتباع رسول، اجتناب بدعات وکبائر، شوق جنت، گھریلو فرائض، اخلاق فاضلہ اور ناپسندیدہ صفات مذمومہ کی مذمت سے ہے۔ خواتین کی تربیت کیلئے احادیث مقدسہ کا یہ اتنا خوبصورت گلدستہ ہے جس کا ہر گھر میں نہ صرف موجود ہونا ضروری ہے بلکہ روزمرہ اس کا اونچی آواز میں ایک دوسرے کو سنانا بھی نہایت فائدہ مند ہے۔

روحانیات وعملیات کا شعبہ علامہ صاحب کا نہایت مشہور ومعروف شعبہ ہے۔ پاکستان کے طول وعرض سے لوگ جادو اور جنات سے نجات پانے کیلئے گذشتہ بیس پچیس سال سے ان سے فیض حاصل کر رہے ہیں اور میں اس کا چشم دید گواہ ہوں کہ سینکڑوں ایسے لوگ ان کے پاس آئے جو عاملین کے پاس جا جا کر نہ صرف تنگ آچکے تھے بلکہ عملیاتی دنیا سے مایوس ہو چکے تھے، علامہ صاحب کے علاج سے نہ صرف ان کو مکمل افاقہ ہوا بلکہ ان میں سے بعض حضرات تو علامہ صاحب سے سیکھ کر اب خود عامل بن کر لوگوں کا علاج معالجہ کر رہے ہیں۔

علامہ صاحب نے محض کتابوں سے پڑھ کر یا بزرگوں کی اجازت سے یہ کام شروع نہیں کیا۔ انہوں نے اساتذۂ کرام کی ہدایات کے مطابق بہت لمبی چوڑی ریاضت کر کے اس میدان میں قدم رکھا۔ کیونکہ ان کی ایک مستقل عادت ہے کہ یا تو کسی فن پر مکمل عبور حاصل کرو۔ وگرنہ اس کا رخ بھی نہ کرو!!

وہ جس شعبے میں قدم رکھتے ہیں اس کی بلندیوں کو چھوئے بغیر دم نہیں لیتے۔ ایک عمدہ قاری کی حیثیت سے طویل عرصہ اپنا لوہا منوایا اور بیسیوں مقابلہ ہائے حسن قرآت میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔ حتی کہ ان کی اذان مشرق ومغرب میں ٹائم پیس گھڑی کے

ذریعے مشہور ہوئی۔ پھر جامعہ اشرفیہ سے فارغ التحصیل ہو کر خطابت کے میدان میں قدم رکھا تو پورے لاہور میں ان کا طوطی بولنے لگا۔

صرف ونحو اور عربیت کی تدریس کی طرف آئے تو دور دراز سے طلبہ ان کی طرف رجوع کرنے لگے۔ عربی انگلش ترجمہ کا سلسلہ شروع کیا تو ثاقب ٹرانسلیشن سنٹر پورے پاکستان کا مرکز ومحور بن گیا۔ تحریر وتصنیف کی طرف آئے تو یہاں بھی بلند ترین چوٹیوں پر اپنے جھنڈے گاڑ دیئے۔

علامہ صاحب نے چونکہ خود اچھی محنت وریاضت کی اور اس کے نتیجے میں اللہ تعالی نے عملیات کے میدان میں انہیں سینکڑوں دوسرے عاملین کے مقابلے میں کامیابی سے نوازا۔ اس لئے وہ اپنے شاگردوں کو بھی سخت محنت کراتے ہیں۔ لیکن یہ بات طے ہے کہ ایک بار جو آدمی علامہ صاحب کی ہدایات پر عمل کر کے ان کی شرائط کے مطابق عملیات کی ریاضت کر لیتا ہے وہ اس شعبے میں کسی کمزوری یا ناکامی کا شکار کبھی نہیں ہوتا۔

جنات وجادو / حقیقت، تاریخ، علاج

اس کتاب سے پہلے علامہ صاحب کی شہرۂ آفاق کتاب جامع الوظائف عملیات کے موضوع پر چھپ چکی ہے جس نے دیکھتے ہی دیکھتے عوام وخواص کے دلوں میں وہ جگہ بنائی ہے جو آج تک کوئی اور کتاب نہیں بنا سکی۔ اس میں علامہ صاحب نے 1188 عنوانات کے تحت زندگی کے ہر شعبہ سے متعلق کلام الہی، مسنون دعاؤں، اذکار، وظائف، اوراد اور دعاؤں کا ایسا خزینہ جمع کیا ہے کہ عملیات کا انسائیکلوپیڈیا کہنا بھی اس کتاب کا تعارف کرانے کیلئے شاید چھوٹا لفظ ہو۔ کتاب کیا ہے؟ عملیات کا ایک نیا جہان اس میں آباد ہے۔ اس کتاب کو دیکھ کر اندازہ تو یہی تھا کہ مزید کچھ لکھنے کی ضرورت یا گنجائش شاید نہیں ہوگی۔

لیکن زیر نظر کتاب (جنات وجادو، حقیقت، تاریخ، علاج) کو دیکھ کر اندازہ ہوا کہ اہل علم اور اہل نظر کے ہاں ہر علمی شعبے میں کتنے کتنے اور کیسے کیسے جہاں پوشیدہ

تعریف و توصیف نہ علامہ صاحب نے بیان کی ہے نہ ہی میں اس کے تمام فوائد کا تذکرہ کرنا قرین مصلحت سمجھتا ہوں۔ صرف اتنا کہہ سکتا ہوں کہ سحر کے خاتمے سے لے کر سحر پلٹنے اور جنات کو حاضر کرنے، ان سے کلام کرنے سے لے کر ان کا دفاع توڑنے اور انہیں جلانے تک ہر کام کیلئے بتی بہت کافی ہے۔ نیلی بتی کا خصوصی ذکر میں نے اس لئے کیا ہے کہ عام طور پر قارئین کی یہ سوچ ہوتی ہے کہ جس عمل میں وقت و مشقت زیادہ ہو اسے بڑا اور کامیاب عمل سمجھتے ہیں اور چھوٹے یا آسان اعمال کے بارے میں یہ سمجھتے ہیں کہ شاید ان سے وہ فائدہ حاصل نہیں ہوگا جو مشکل اور بڑے عملیات سے ہوتا ہے۔ یقین کریں کہ یہ چھوٹا سا عمل بڑے بڑے عملیات کے نہ صرف برابر ہے بلکہ چھوٹا ہونے کے ناطے اس کی افادیت دوسرے عملیات سے کئی گنا زیادہ ہے۔ لیکن یہ عمل صرف عامل حضرات کر سکتے ہیں۔ غیر عامل حضرات (جنہوں نے اپنا دفاع و حصار نہیں کیا ہوا) اگر یہ بتی جلا کر جنات کو جلائیں گے تو جوابی طور پر جنات کے حملے کا وہ مقابلہ نہیں کر سکیں گے اور کسی بہت بڑی مصیبت کا شکار ہو جائیں گے۔

ارشاد العاملین:۔

یہ کتاب اپنا تعارف خود آپ ہے۔ اس کا تعارف کرانے اس پر تبصرہ کرنے یا اس کے مندرجات کی تعریف و توصیف کرنے کی ضرورت اس لئے نہیں کہ یہ کتاب خود آپ کے ہاتھ میں ہے اور جس طرح جامع الوظائف میں یہ خوبی تھی کہ جب آدمی مطالعہ کرنے بیٹھتا تھا تو آخر تک پڑھے بغیر اٹھنے کا نام نہیں لیتا تھا، اسی طرح اس کتاب کو شروع کرنا تو آپ کے اختیار میں ہوگا مگر اسے بند کرنا آپ کے اختیار میں نہیں رہے گا۔

شوق و تجسس آپ کو مسلسل ایک ایک صفحہ آگے بڑھاتے پوری کتاب پڑھ جانے پر مجبور کرے گا۔ کیونکہ اس کا ہر صفحہ اتنی اعلیٰ اور نادر معلومات کا خزانہ اور طرز تحریر اتنا شستہ، شیریں اور رواں ہے کہ قاری تحریر کے سحر میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ مگر یہ وہ سحر نہیں جس کے ارتکاب پر علامہ صاحب نے قرآن وسنت اور اقوال فقہاء کی روشنی میں کفر

وارتداد کا فتویٰ جامع الوظائف اور جادو جنات، حقیقت، تاریخ، علاج میں نقل کیا ہے۔ بلکہ یہ وہ سحر ہے جس کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ نے ایک بدوی صحابی کے نہایت پرمغز اور باسلیقہ انداز گفتگو پر تبصرہ فرماتے ہوئے کہا تھا کہ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا کچھ باتیں تو سراسر جادو ہوتی ہیں!

اس کتاب میں علامہ صاحب نے جامع الوظائف کے بعد اپنے مجربات کا بہت بڑا اور اہم ذخیرہ قارئین کیلئے صفحۂ قرطاس پر بکھیر دیا ہے۔

اس کے تعویذات میں سے اکثر تعویذات کے بارے میں میں ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ وہ علامہ صاحب کے انتہائی مجرب ترین تعاویذ ہیں اور جہاں بھی دیئے گئے انہوں نے کبھی خطا نہیں کی۔

عملیات، وظائف، اذکار اور روحانیات سے متعلق درجنوں کتب پڑھنے کے باوجود میں بلا تکلف کہہ سکتا ہوں کہ اتنی جامع، مفید، مفصل، واضح اور دلنشین کتاب میں نے اردو زبان میں تو سرے سے نہیں دیکھی۔ البتہ عربی میں بعض کتب بہت جامع ضرور ہیں مگر ایک ابتدائی شخص ان سے اس لئے استفادہ نہیں کر سکتا کہ اکابر و متقدمین کی کتب خالص فنی اصطلاحات پر مبنی ہوتی ہیں جن کو سمجھنے کیلئے علم الجفر کے علاوہ وہ علم الفلکیات وغیرہ کا جاننا بھی بعض اوقات ضروری ہوتا ہے۔

امید ہے کہ جامع الوظائف اور جنات و جادو / حقیقت، تاریخ، علاج کی طرح ارشاد العاملین بھی بھرپور قبولیت عامہ حاصل کرے گی۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو امت مسلمہ کے نفع کا عمومی وسیلہ بنائیں اور مؤلف محترم کو اس کا اعلیٰ ترین اجر و صلہ عطا فرمائیں۔ آمین۔

وصلى الله على النبي الامي وعلى آله واتباعه الى يوم الدين

(حکیم مولانا) امجد حسن خان صاحب

مہتمم: جامعہ فاروقیہ رائے ونڈ، ضلع لاہور

مقدمہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۔ اَمَّابَعْدُ:۔

جامع الوظائف میں ہم نے وعدہ کیا تھا کہ عاملین کی رہنمائی کے لئے ہم ارشادالعاملین کے نام سے ایک الگ کتاب تحریر کریں گے۔ کتاب تو ہم نے جامع الوظائف کی طباعت کے کچھ عرصہ بعد تیار کرلی ۔ مگر اس کی کمپوزنگ ،نظر ثانی ، پھر اصلاح ، پھر نظر ثانی کا سلسلہ دراز سے دراز تر ہوتا چلا گیا۔ اس عرصہ میں کئی چیزوں کا اضافہ بھی ہوگیا، کئی چیزوں کو کتاب میں سے حذف کردیا گیا۔ اس طرح اکھاڑ پچھاڑ کا ایک لا متناہی سلسلہ چل نکلا۔

کتاب کا حجم بہت بڑھ گیا ہوا تھا۔ اس لئے ہم نے جنات اور جادو کے حوالے سے جو تحقیقی اور تاریخی مواد تھا اسے الگ اور مستقل کتاب کی صورت میں چھاپنے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ اس سے پہلے وہ " جنات وجادو/حقیقت ،تاریخ ،علاج " کے نام سے آپ کے ہاتھوں تک پہنچ چکی ہے۔

اس کتاب کو کم ازکم ڈیڑھ سال پہلے منظرِ عام پر آجانا چاہئے تھا۔ مگر یہی امور آڑے آتے رہے بالخصوص نقوش کے ابواب میں حد سے زیادہ تاخیر ہوئی۔ اور جو لوگ کمپیوٹر پر کام کرتے یا کرواتے ہیں وہ بخوبی ہماری اس مجبوری اور پریشانی کا ادراک کرسکتے ہیں کہ حسابی کام اور وہ بھی نقوش کے ہر ہر خانے میں الگ الگ عدد کو بھرنا کسقدر مشکل کام ہے؟

ہم نے عملیات ، وظائف ، چلہ کشی ، مریضوں کے علاج اور دیگر ہر حوالے سے اس کتاب میں اتنی وافر اور وسیع معلومات دے دی ہیں کہ بغور مطالعہ کرنے کے بعد مزید رہنمائی لینے کی ضرورت باقی نہیں رہتی ۔ نقوش کے باب میں بھی ہم نے پہلے نقوش کے قواعد مکمل بسط وتفصیل سے لکھے ہیں ، پھر نقوش درج کئے ہیں ۔ ایک ایک بار ان ضوابط کو اچھی طرح سمجھ لیں ، انشاء اللہ زندگی بھر نقش بھرنا آپ کے لئے آسان ہوجائے گا۔

عملیات کی دنیا میں بہت لے دے ہوتی ہے ۔ یہ جائز ہے ، وہ جائز نہیں ، یہ حرام ہے ، وہ کفر ہے وغیرہ وغیرہ ! ہم کسی بے سند شخص یا بے سند قول کو اپنے لئے حجت نہیں سمجھتے ۔ قرآن وسنت کی روشنی میں ہم نے جن امور کو جائز ومباح یا مستحب ومسنون پایا اور اسلاف امت کے عمل سے جن امور کے جواز کا ہمیں مزید ثبوت ملا ہم نے انہیں بلا تکلف اپنا لیا۔ اس کی ہمیں پرواہ نہیں کہ زید وبکر کی یا کسی ایرے غیرے کی اس میں کیا رائے ہے؟

اور جہاں قرآن وسنت کی روشنی میں ایمان ڈگمگاتا اور آخرت کا انجام خطرے سے دوچار ہوتا نظر آیا اور اسلاف امت کو جن امور سے گریز واجتناب کرتے ہوئے پایا ان امور سے ہم خود بھی زندگی بھر مجتنب ومحترز رہے اور اپنے شاگردوں کو بھی ان سے مکمل اجتناب واحتراز کی تلقین کرتے ہیں۔

دم جھاڑے کا ثبوت :۔

ہم نے ایک باب مستقل اس عنوان سے قائم کرکے اڑھائی درجن سے زائد احادیث حدیث شریف کی معتبر ترین کتب (بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ، نسائی وغیرہ) سے محض اس لئے نقل کی ہیں کہ ایک نام نہاد دیندار طبقہ اور دوسرا نام نہاد روشن خیال تعلیم یافتہ طبقہ سرے سے دم جھاڑے ہی سے انکار کررہا ہے۔ حالانکہ یہ عمل حضور اکرمؐ سے محض ثابت نہیں بلکہ احادیث کا مطالعہ کرنے سے معلوم

ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کا مستقل معمولِ زندگی تھا۔ اور تمام محدثین نے اس عمل پر اپنی شہرۂ آفاق اور معتبر ترین کتب حدیث میں اس پر بابوں کے باب قائم کئے ہیں۔ حدیث شریف کی کوئی کتاب ایسی نہیں جو کتاب الرقیۃ سے خالی ہو۔ آج کے دیندار کس دین کے مدعی ہیں جو حضور ﷺ کے مستقل معمولِ زندگی سے جداگانہ ہے اور جس سے امت کے تمام محدثین نابلد رہے؟

افراط وتفریط:۔

عملیات کی دنیا نہایت خطرناک دنیا ہے۔ یہاں قدم قدم پر ایمان سے محرومی کا اندیشہ دامن گیر رہتا ہے۔ اس لئے ہم نے ہر موقعہ پر عاملین حضرات کے سامنے ایمانی حدود کو تعین کر دیا ہے۔ لیکن یہ بھی درست نہیں کہ بات بات پر ہم حرام اور کفر کے فتوے جھاڑنا شروع کر دیں۔ اس لئے ہم نے جن امور کو قرآن وسنت سے متصادم نہیں پایا انہیں بلاتکلف آپ کے لئے لکھ دیا ہے۔ اور افراط وتفریط کے دو متضاد رویوں کی نشاندہی بھی کر دی ہے کہ نہ تو اتنا کھل جائیں کہ غیر اللہ سے مدد مانگنے کے بعد بھی اپنے ایمان کو محفوظ سمجھنے لگیں اور نہ اتنا گھٹ جائیں کہ اللہ کو مدد کے لئے پکارنا بھی آپ کو شرک نظر آنے لگے۔

پکارنا صرف اللہ کو ہے۔ مدد صرف اللہ سے مانگنی ہے، توکل صرف اللہ پر کرنا ہے اور دنیا میں جو عمل بھی انسانیت کے فائدے کا نظر آئے، اگر وہ قرآن وسنت کی تعلیمات کے خلاف نہیں تو اسے بلاتکلف استعمال کر کے خلق خدا کو فائدہ پہنچانا ہے۔ ہم ہر شخص کے قول کے تائید یا اطاعت کے نہیں بلکہ صرف اور صرف شریعت مطہرہ کی تائید واطاعت کے پابند ہیں۔

اجازتِ وظائف:۔

جامع الوظائف کے صرف دو ابواب (جنات وجادو اور قضائے حاجات) میں ہم

نے لکھا تھا کہ ان ابواب کے اعمال اجازت لے کر کریں۔ مگر اس کتاب کے تمام اعمال کا مدار اجازت پر ہے۔ کیونکہ یہ کتاب آپ کو عامل بنانے اور عملیات سیکھ کر خلقتِ خدا وندی کو نفع پہنچانے کا ڈھنگ سکھانے کے لئے لکھی گئی ہے۔

اس کتاب کے عملیات اجازت کے بغیر یا تو کسی بڑے نقصان کا موجب بن سکتے ہیں ورنہ اس قدر تو طے ہے کہ اجازت کے بغیر ان کا فائدہ نہیں ہوگا۔

فون پر رابطہ:۔

جامع الوظائف: کے چھپنے کے بعد اکثر دیکھنے میں یہ آیا ہے کہ لوگ وہی بات پوچھنے کے لئے فون کرتے ہیں جو کتاب میں لکھی ہوئی ہے۔ یا کتاب میں ایک مسئلے کے حل کے لئے بارہ چیزیں لکھی ہیں تو وہ تیرہویں چیز پوچھنے کیلئے فون کرتے ہیں۔ ٹیلیفون کی سہولت بے شک آج کل کی سب سے بڑی سہولت ہے اور آج کل پاکستانیوں کے پاس صرف یہی ایک سہولت رہ گئی ہے۔ روٹی، کپڑا، مکان، گیس، بجلی، علاج، تعلیم کی سہولتوں سے تو کب کے محروم ہو چکے ہیں۔ موبائل فون کی سہولت ہی ہے جسے ہم ابھی تک انجوائے کر رہے ہیں۔ مگر اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ اسے ہم تضیع اوقات کا وسیلہ بنائیں۔

اجازت لینے کے لئے فون کرنا الگ بات ہے مگر ہم پیشگی یہ گذارش کریں گے کہ فضول چیزوں کے سوال وجواب میں نہ اپنا وقت ضائع کریں نہ ہمارا۔ اور جو اوقات ہمارے وظائف واذکار کے ہیں ان میں آپ کو ہمارے صاحبزادے حافظ حذیفہ خان صاحب رہنمائی کر دیا کریں گے۔ لوگوں کے فون سننے کیلئے ہم اپنے اذکار ووظائف کو ترک نہیں کر سکتے۔

شارک کٹ سے بچیں:۔

بعض لوگ ہمارے طرزِ عمل کو دیکھ کر گھبرا جاتے ہیں کہ اتنے لمبے لمبے عملیات کون کرے؟ بھئی آپ کو کس نے مجبور کیا ہے کہ آپ عامل ہی بنیں؟ اگر عامل بننا ہے تو پھر

کچھ محنت تو کرنا پڑے گی۔ اور محنت کے بغیر آپ کتابوں سے عملیات پڑھ کر لوگوں پر ان کا ٹیسٹ کرنا چاہیں گے تو ایک تو لوگوں کو فائدہ نہیں ہوگا۔ دوسرے اس عمل کا بوجھ اور ردعمل آپ پر آئے گا۔ پھر آپ بھی اور آپ کے زیر علاج لوگ بھی عملیات اور وظائف پر اعتراض کرنا شروع کر دیں گے۔

اکثر لوگ ہمیں فون کر کے کہتے ہیں کہ ہمیں کوئی شارٹ کٹ بتلا دیں کہ راتوں رات عمل کر کے ہم عامل بن جائیں۔ بھئی جو عامل راتوں رات عامل بنے گا اس کا عمل بھی تو ایک رات کی دلہن ہی ثابت ہوگا۔

عملیات فروشی:۔

ایسے حضرات کی خواہشات کا ناجائز فائدہ اٹھانے والے لوگ بھی بدقسمتی سے پائے جاتے ہیں جو راتوں رات تو کیا ایک سیکنڈ میں آپ کو عامل بنا دیتے ہیں۔ ایک عمل کی اجازت کا دس ہزار یا پانچ ہزار وصول کر کے وہ آپ کو کسی مشقت و ریاضت کے بغیر اس کا عامل بنا دیتے ہیں۔ لیکن ان عملیات کا آپ کو یا آپ کے پاس آنے والے مریضوں کو تو کبھی فائدہ نہیں ہوتا، البتہ اجازت دینے والے حضرات کو پانچ پانچ، دس دس ہزار روپے فی اجازت فائدہ ضرور ہوتا ہے۔

ہم قارئین سے گذارش کریں گے کہ جنات اور جادو کے باب میں ایسی (pade) اجازت کی کوئی حیثیت اور فائدہ نہیں۔ فائدہ صرف اور صرف آپ کے اپنے عمل کا ہوتا ہے۔

محنت کا فائدہ:۔

ہمارے طریق پر اگر آپ زندگی میں ایک بار محنت کر لیتے ہیں تو زندگی بھر جنات آپ کے سامنے پھٹک نہیں سکیں گے اور جادو آپ کے آگے ٹک نہیں سکے گا۔ اور جن لوگوں کا آپ علاج کریں گے وہ سو فیصد محسوس کریں گے کہ ہاں ہم کو فائدہ ہوا ہے اور کسی بھی

آدمی کا علاج کرنے پر جنات یا ساحر کا کوئی ردعمل آپ کا بال بیکا نہیں کر سکے گا۔ اگر آپ کسی گھر کا حصار کریں گے تو دوبارہ زندگی بھر آسیب اس گھر میں قدم نہیں رکھ سکیں گے۔

خلوص وتقویٰ یا مالی لالچ؟

مگر ان تمام چیزوں کے لئے خلوص اور تقویٰ شرط ہے۔ حدود اللہ کا دامن کبھی ہاتھ سے نہ چھوٹنے دیں اور جس کا علاج کریں پوری دل سوزی اور خلوص سے کریں۔ خلوص کا مطلب یہ نہیں کہ ہم آپ کو علاج معالجہ کی فیس لینے سے منع کر رہے ہیں، بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ ہر آنے والے کا علاج صرف اور صرف اسے ضرور تمند اور مصیبت زدہ سمجھ کر کریں اور جتنی محنت اسے اس مصیبت سے نکالنے کیلئے کر سکتے ہیں کریں۔ پھر نوافل میں اللہ سے مدد مانگیں اور اس کے لئے خلاصی ونجات اور شفاء کی دعا بھی مانگیں۔ یہ الگ بات ہے کہ آپ جو محنت کرتے ہیں اس کے مطابق مریض سے معاوضہ طے کر لیں اور طے شدہ معاوضہ پر ہی راضی رہیں۔ مزید پیسے کی طمع نہ کریں۔

آپ کا اصل مقصد مریض کا علاج کرنا ہو۔ اصل مقصد پیسہ بٹورنا نہ ہو۔ اور علاج کے لئے چونکہ وقت صرف کرنا ہے اور محنت کرنی ہے اس لئے حسب ضرورت معاوضہ لینا آپ کا جائز حق ہے۔ مگر ایسا بھی تو نہ ہو کہ ایک ایک مریض سے لاکھ لاکھ روپے اینٹھنا شروع کر دیں۔ لوگوں پر اتنا ہی بوجھ ڈالیں جو جائز حدود میں آتا ہو۔

جائز حق جائز طریقے سے لیں، فراڈ نہ کریں:۔

عاملین سے ہم یہاں ایک اور گذارش بھی کریں گے آپ اپنا جائز حق جائز طریقے سے لیا کریں۔ جعلسازی اور فریب دہی کے ذریعے اپنے جائز حق کو حرام نہ بنایا کریں۔

عام طور پر عاملین لوگوں سے کہتے ہیں کہ آپ کے علاج کا ہم دو ہزار روپے معاوضہ لیں گے اور اس پر تین بکرے صدقہ دینا پڑے گا، عود عنبر اور مشک وزعفران بھی لانا پڑے گی۔ آپ ان سب چیزوں کے بیس ہزار ہمارے پاس جمع کرا دیں۔ اور یہ بات طے ہے کہ عامل نے ان میں سے ایک صدقے کا نام دیکر اور خوشبو وغیرہ کا جھوٹ

بول کر دھوکہ دہی کی۔ ایسا حرام کھانے کے بعد اگر آپ کے عمل میں برکت نہ رہی تو آپ نے ہم پر یا ہمارے بیان کردہ عملیات پر اعتراض شروع کر دیا ہے!

یاد رکھیں کہ دھوکہ دہی سے بٹوری ہوئی رقم آپ کے لئے ایسے ہی حرام ہے جیسے رشوت، سود، شراب فروشی وغیرہ دیگر حرام ذرائع سے کمائی ہوئی دولت حرام ہے۔ اور حرام ہونے کے علاوہ اس سے آپ لوگوں کا دینی لوگوں پر اعتماد مجروح کرنے کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ لوگوں کا واسطہ آپ سے پڑا اور آپ نے ان سے دھوکہ کیا مگر وہ نہ صرف آپ سے بلکہ بڑے بڑے مدارس میں بیٹھے ہوئے شیوخ الحدیث، دار الافتاء میں بیٹھے مفتیان کرام اور خانقاہوں میں بیٹھے مشائخ واکابر سے بدگمان ہو رہے ہیں۔

اپنا دفاع جاری رکھیں:۔

عاملین کے لئے سب سے ضروری بات یہ ہے کہ عملیات کی دنیا میں صرف ایک بار قدم رکھنے کے بعد ساری زندگی اپنا دفاع جاری رکھیں۔ تفصیل کتاب کے اندر موجود ہے۔ یہاں تاکید مزید کی خاطر ہم لکھ رہے ہیں کہ اگر اس میں کوتاہی کی تو خدانخواستہ ایسی ناگہانی مصیبت کا منہ دیکھنا پڑ سکتا ہے جس سے نکلتے نکلتے پلوں کے نیچے سے بہت زیادہ پانی بہہ چکا ہوگا۔ اول خویش بعد درویش! پہلے اپنا خیال رکھیں، دفاع کریں۔ بعد میں دوسروں کا خیال کریں۔

ابھی کام باقی ہے:۔

عملیات کے شعبے میں ہماری یہ تیسری کتاب چھپ رہی ہے۔ ان سے پہلے ہم نے حضرت ملا علی قاری کی مشہور زمانہ کتاب الحزب الاعظم کی تخریج اور شرح لکھی تھی۔ اسے شائع کرنے کا ابھی ارادہ کر رہے تھے کہ ایک دوست نے بتلایا کہ اس موضوع پر انہوں نے کام بھی کیا ہے اور کتاب چھپ بھی چکی ہے جب وہ کتاب دیکھی تو ہم نے اپنی کتاب کی طباعت روک لی۔ بعض احباب کا اصرار ہے کہ آپ اپنی کتاب بھی چھاپ دیں۔ کتنی اور کتابیں ہیں جن کی کئی کئی شروح بازار میں ملتی ہیں۔ اگر الحزب

الاعظم کی دو شروح آ گئیں تو اس میں کیا حرج ہے؟ سو امید ہے کہ اسے بھی جلد ہم چھپنے کے لئے دیدیں گے اور اس سال موسم سرما میں اگر فرصت نکل پائی تو ارادہ ہے کہ قصیدۂ بردہ شریف پر ایک جامع ترین شرح لکھیں۔ قارئین حضرات دعاء بھی فرمائیں۔ ہمارا تصنیف کا مزاج صرف سردیوں میں کھلتا ہے پھر پوری گرمیاں ان کی کمپوزنگ اور پروف ریڈنگ کی نذر ہو جاتی ہیں۔

چونکہ صرف ونحو کے موضوع پر ابھی کئی کتب کا خاکہ ہمارے ذہن میں موجود ہے اور ہر کتاب نئے انداز میں نئے سے نئے موضوعات پر مشتمل ہوگی۔ اس لئے ہم اپنی زیادہ توجہ تو صرف ونحو کے موضوعات پر مرکوز رکھیں گے۔ لیکن جونہی قصیدہ کے لئے مزاج بنا انشاء اللہ اس پر بھی کام شروع کر دیں گے اور ظاہر ہے کہ اسے سردیوں میں مکمل بھی کرنا ہوگا۔ کیونکہ گرمیوں میں آدمی پسینے کو سنبھالے یا تصنیف وتالیف کے ذوق کو؟

اس کے علاوہ وظائف ودعوات کی ابھی ایک معقول فہرست ایسی ہے جو ان تینوں کتب میں نہیں آ سکی۔ اگر اللہ تعالیٰ نے مہلت وتوفیق دی تو جیتے کے چند مزید دفینے آپ کے سامنے لانے کی کوشش کریں گے۔

ہم نے کسی بخل کے بغیر اپنے مجربات آپ کے سامنے رکھ دیئے ہیں۔ انہیں امانت سمجھ کر صرف اور صرف خلق خدا کے فائدہ میں استعمال کرنا ہے۔ ان کا ناجائز استعمال نہ کیجئے گا اور ان کے ذریعے کسی بھی انسان کو (خواہ وہ مسلمان ہو یا کافر) ناحق پریشان نہ کیجئے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو اپنی رضا کے کاموں کیلئے منتخب فرمالیں۔ آمین۔

وصلی اللہ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

علامہ ارشد حسن ثاقب

مدیر اعلیٰ: **اقراء دار الاطفال**

لاہور

حصہ اوّل

﴿وظائف واعمال﴾

باب (۱)

عامل کی شرائط

جب تک عامل میں یہ شرائط پوری نہ ہوں، وہ عملیات کے لئے اہل نہیں ہوسکتا۔
اور عملیات اگر سیکھ بھی لے تو یا خود اپنا نقصان کر بیٹھتا ہے یا لوگوں کا۔

اس لئے عملیات کے شعبے میں قدم رکھنے سے پہلے اپنے باطن میں جھانک کر اچھی طرح تسلی کرلیں کہ آپ میں یہ شرائط پائی جاتی ہیں یا نہیں؟

اگر پائی جاتی ہیں تو بسم اللہ سے اس وادی میں قدم رکھیں، آگے بڑھیں، خود روحانی ترقی حاصل کریں، خلقِ خدا کو فائدہ پہنچائیں اور گھر بیٹھے خلقت کی خدمت کا ثواب بھی کمائیں اور ہزاروں لوگوں کی دعائیں بھی لیں۔

اور اگر صدقِ دل سے محسوس کریں کہ ان میں سے کوئی ایک شرط بھی آپ میں نہیں پائی جاتی یا اکثر نہیں پائی جاتیں تو اس شعبے میں قدم رکھنے سے پہلے ہی اپنے قدم روک لیں۔ دنیا میں کرنے کے اور بھی ہزاروں کام ہیں۔ یہ کام آپ کو فائدہ کم اور نقصان زیادہ پہنچائے گا۔ بہتر یہی ہے کہ ہمارا مشورہ مان لیں، ہر قسم کے نقصان سے بچ جائیں گے۔ اگر خود تجربہ کرکے اور بھاری نقصان اٹھا کے چھوڑا تو کیا فائدہ؟۔

اور اگر آپ یہ دیکھیں کہ اکثر شرائط تو آپ میں پائی جاتی ہیں لیکن بعض شرائط کی کمی ہے تو پہلے اس کمی کو دور کریں۔ خود دور کرنے کی ہے تو خود دور کریں ورنہ اہل اللہ کی صحبت اختیار کریں اور اصلاحِ باطن کے زیور سے اچھی طرح آراستہ ہوکر عملیات کی

دنیا میں قدم رکھیں، انشاء اللہ اس میں ترقی کرنا آپ کے لئے چنداں مشکل نہیں ہوگا۔

شرط نمبر(۱):۔ عامل عالمِ دین، وفاق المدارس العربیة کا فاضل اور خدمتِ دینی سے وابستہ ہو۔ وگرنہ کم از کم حافظ وقاری ضرور ہو۔ دینی مسائل پر عبور رکھتا ہو اور دین کی خدمت سے وابستہ ہو۔

شرط نمبر(۲):۔ پنج وقتہ نمازیں باجماعت پڑھنے کا پابند ہو۔ خود قرآن یا حدیث کا درس دیتا ہو یا ایسے درسی حلقوں سے منسلک ہو۔

شرط نمبر(۳):۔ شرعی غیرت رکھتا ہو۔ دین کے معاملے میں بے حس یا لاپرواہ نہ ہو۔

شرط نمبر(۴):۔ ہر قسم کے دینی حلقوں اور علماء سے محبت وعقیدت رکھتا ہو۔

شرط نمبر(۵):۔ کسی پابندِ شرع شیخِ طریقت سے بیعت ہو یا مشائخ کی مجالس میں پابندی سے بیٹھتا ہو۔ یا تبلیغی جماعت کے ساتھ یا تو منسلک ہو یا ان کے خدمتِ دین کے کام کو پسندیدگی اور محبت کی نگاہ سے دیکھتا ہو۔

شرط نمبر(۶):۔ عام زندگی میں لوگوں کے کام آتا ہو۔ سماجی خدمات میں حصہ لیتا ہو۔

شرط نمبر(۷):۔ سنت اور شریعت پر سختی سے کاربند ہو اور انسانوں کو خوش کرنے کے لئے شرعی احکام توڑنے پر رضامند ہونے والا نہ ہو۔

شرط نمبر(۸):۔ اسلام کے بتلائے ہوئے اعلیٰ اخلاقیات پر عمل پیرا ہو اور رذائل ومہلک اخلاق وعادات (جھوٹ، فریب، دھوکہ، بخل، تکبر، حرص، حسد، کینہ وغیرہ) سے بچنے والا ہو۔

شرط نمبر(۹):۔ ہر حال میں زبان سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والا ہو۔ برائی کو دیکھ کر خاموش نہ ہو بیٹھتا ہو۔ نہ ہی کسی منکر پر خوش ہوتا ہو۔

شرط نمبر(۱۰):۔ ظاہری وضع قطع میں شریعت کا مکمل پابند ہو۔

شرط نمبر(۱۱):۔ کبائر سے مکمل اجتناب کرنے والا اور صغائر سے حتی المقدور بچنے والا ہو۔

شرط نمبر(۱۲):۔ مال کا حریص نہ ہو اور دوسروں کے مال پر نظر رکھنے والا نہ ہو۔

شرط نمبر(۱۳):۔ دوسروں کو فائدہ پہنچا کر زیادہ خوش ہوتا ہو، ان سے فائدہ حاصل کرنے کی تمنا رکھنے والا نہ ہو۔

شرط نمبر(۱۴):۔ آزمائش کی گھڑی میں دین پر ثابت قدم رہ سکتا ہو۔ روپیہ، پیسہ، اقتدار، طاقت، جوانی، حسن وغیرہ مختلف فتنوں کے آگے سپر ڈال دینے والا نہ ہو۔

شرط نمبر(۱۵):۔ جنات، جادو اور نظرِ بد کو برحق مانتا ہو اور قرآن وسنت سے اس کا خاتمہ ہونے کا پختہ یقین رکھتا ہو۔

شرط نمبر(۱۶):۔ لوگوں سے ہمدردی رکھنے والا ہو اور سائلین کی حالت سن کر انہیں فریبی، دھوکہ باز یا جعلساز نہ سمجھتا ہو بلکہ ہر مسلمان کے بارے میں صرف اور صرف اچھا اور نیک گمان رکھتا ہو۔

شرط نمبر(۱۷):۔ لوگوں کی رازداری رکھنے کا مکمل طور پر پابند ہو۔ لوگوں کو ایک دوسرے کی باتیں بتا کر کسی مسلمان کو دوسرے سے لڑانے یا اس کی نگاہ میں گرانے والا نہ ہو۔

شرط نمبر(۱۸):۔ جو عملیات سیکھے ان کی افادیت وتاثیر پر پختہ یقین رکھتا ہو۔

شرط نمبر(۱۹):۔ ثابت قدم اور پختہ مزاج ہو۔ جلد باز، بے صبرا اور تلون مزاج نہ ہو۔ کیونکہ عملیات کو شروع کرنا تو ہر ایک کا اپنا اختیار ہے۔ لیکن اسے چھوڑنا نہایت خطرناک ہوتا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ کچھ عرصہ دم جھاڑا کر کے اکتا جائے اور عملیات کی لائن چھوڑ دے یا کچھ عرصہ عملیات ووظائف پابندی سے کرے، پھر اپنی حفاظت کے لئے روزمرہ کے وظائف میں کمی کوتاہی شروع کر دے۔ اس طرزِ عمل سے جو نقصان ہوگا اس کی تلافی وہ خود کر سکے گا اور نہ ہی کوئی اور کر سکے گا۔

شرط نمبر(۲۰):۔ عملیات کا کام صرف اور صرف رضائے خداوندی کے حصول،

عوام کی خدمت اور آخرت میں اس کا اجر و ثواب پانے کے لئے کرنا چاہتا ہو۔ لوگوں سے مال بٹورنے اور دنیا بنانے کیلئے نہ کرنا چاہتا ہو۔ اگر نیت شروع ہی میں فاسد ہوگی تو اتنی ڈھیروں تلاوت کا نہ اسے ثواب ملے گا، نہ ہی اس کی برکات روحانی میدان میں اس کے کام آئیں گی۔

ریاضت اور چلہ کشی

عملیات کا سب سے اہم اور بنیادی ستون ریاضت اور چلہ کشی ہے۔ اسے عملیات کی دنیا میں بنیاد کی حیثیت حاصل ہے۔ اور بنیاد جتنی مضبوط ہو اس پر کھڑی ہونے والی عمارت اتنی مضبوط ہوتی ہے۔ اور بنیاد کمزور ہو تو اس پر کوئی بڑی یا مضبوط عمارت اول تو کھڑی ہی نہیں ہو سکتی اور اگر کھینچ تان کر کھڑی کر بھی دی جائے تو زیادہ دیر قائم نہیں رہ سکتی۔

آپ نے جتنی بڑی اور مضبوط عمارت بنانا ہوتی ہے، اتنی مضبوط اور گہری بنیاد رکھتے ہیں اور اگر عمارت چھوٹی ہو تو اس کیلئے بڑی عمارت جتنی گہری اور چوڑی بنیاد کی ضرورت نہیں ہوتی۔

عملیات کی دنیا میں بھی ریاضت شروع کرنے سے پہلے دیکھ لیں کہ اس ریاضت کی بنیاد پر عملیات کی کتنی بڑی عمارت آپ کھڑی کرنا چاہتے ہیں؟ اگر اپنی ذات کی حد تک جنات یا جادو کا مقابلہ کرنا چاہتے ہیں یا اپنی فیملی کی حد تک اس کا دفاع اور تحفظ کرنا چاہتے ہیں تو لمبی چوڑی ریاضت کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن اگر آپ لوگوں کا علاج معالجہ کرنا چاہتے ہیں اور روحانیت کو مستقل مشغلۂ زندگی کے طور پر اپنانا چاہتے ہیں تو پھر آپ کو مضبوط بنیاد کی شدید ضرورت ہے۔

دوسرے زاویے سے اس بات کو یوں سمجھ لیں کہ جتنے بڑے دشمن سے آپ کا پالا پڑنے والا ہے، اتنا ہی مضبوط مورچہ آپ کے لئے ضروری ہے۔ عام بدمعاش

کے مقابلے کے لئے یا اس کے حملے اور شر سے بچنے کے لئے آدمی گھر میں بھی پناہ لے لیتا ہے۔ لیکن دشمن فوج سے بچنے کے لئے (جو راکٹ، بم یا کسی بھی بڑے ہتھیار سے حملہ کر سکتی ہے) آپ کو کنکریٹ بنکر میں پناہ لینا پڑے گی۔ ورنہ دشمن آپ کا سرمہ بنا ڈالے گا۔

ریاضت کی ضرورت:۔

امید ہے کہ سابقہ گفتگو سے ریاضت کی ضرورت کا آپ کو احساس ہو گیا ہوگا۔ کسی بھی دشمن کا مقابلہ کرنے کے لئے دو چیزوں کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ (۱) ایک دشمن کے خاتمے کیلئے مطلوبہ اسلحہ (۲) دشمن سے بچنے کے لئے محفوظ پناہ گاہ۔

اگر آپ کے پاس ایسا اور اتنا اسلحہ نہیں جو دشمن کے خاتمے کے لئے ضروری ہے تو مقابلے کا خیال جھٹک دیں۔ اور اگر آپ خود محفوظ نہیں تو آپ نے دشمن کا کیا خاتمہ کرنا، اس پہلے وہی آپ کا کچومر نکال دے گا۔

عملیات کی ریاضت میں جو آیات آپ کو پڑھائی جاتی ہیں، روحانی طور پر یہ آپ کو دونوں طرح کا بیک وقت فائدہ پہنچاتی ہیں۔ یہی آیات اور دعائیں آپ کا اسلحہ بھی ہیں اور یہی آپ کا مورچہ، بنکر اور قلعہ بھی!!

یہ عملیات آپ کی وہ بکتر بند گاڑی یا وہ ٹینک ہے جس سے آپ دشمن پر نہایت طاقتور گولے برسا کر اس کے مورچوں کو اکھاڑ سکتے ہیں، اس کی بستیوں کو تاراج کر سکتے ہیں، اس کی فوج کے کشتوں کے پشتے لگا سکتے ہیں اور خود اتنا محفوظ ہے کہ دشمن کی طرف سے آنے والا ہر راکٹ، گولہ وغیرہ آپ کو ضرر پہنچانے کی حسرت لئے آپ کی بکتر بند گاڑی یا ٹینک تک آتا ہے تو اس سے ٹکرا کر خود تو پاش پاش ہو جاتا ہے لیکن آپ کو یا آپ کے ٹینک کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

ریاضت کی شرائط:۔

(۱) **خلوص**: ریاضت میں سب سے پہلی شرط یہ ہے کہ آپ ثابت قدمی اور خلوص

سے پڑھائی جاری رکھیں۔ ہدف اور مقصد اللہ کی رضا جوئی اور مخلوق خدا کی خدمت ہو۔

(۲) وقت کی پابندی: جس وقت پہلے دن چلہ شروع کریں آخر تک اس وقت کی مکمل پابندی کریں۔ وظائف کے موکلین وقت کے پابند ہوتے ہیں۔ ایک دو روز جب آپ وظیفہ پڑھتے ہیں تو وہ مقررہ وقت پر پابندی سے آنا شروع کر دیتے ہیں۔ اور جب آپ پابندی نہیں کرتے تو انہیں شدید ناگواری ہوتی ہے۔ اور اگر بار بار وقت کی پابندی توڑیں گے تو یہ ناراضگی غصے میں بھی بدل سکتی ہے جو فائدے کی بجائے نقصان کا موجب بن سکتی ہے۔

(۳) جگہ کی پابندی: جس جگہ پہلے دن عمل شروع کریں، آخری دن تک اسی جگہ عمل کریں۔ آپ کے موکلات روزانہ اس جگہ آنے کے عادی ہو جاتے ہیں۔ جگہ بدلنا انہیں مشکل میں ڈالنا ہے جو فائدے کا باعث تو بننے سے رہا۔

فری سٹائل چلہ:۔

بعض حضرات چاہتے ہیں کہ چلہ کشی چلتے پھرتے مکمل کر لیں۔ نہ وقت کی پابندی کرنا پڑے، نہ جگہ کی اہم سے بھی بعض حضرات ضروری سفر کا بہانہ کر کے اجازت لیتے ہیں۔ ہم اجازت تو دے دیتے ہیں۔ کیونکہ جس کام کو شریعت نے حرام نہیں کیا ہم اس سے کس طرح منع کر سکتے ہیں۔ لیکن ان کو بتلا بھی دیتے ہیں کہ اس طرح کا فری سٹائل چلہ آپ کو زیادہ کام نہیں آئے گا۔

عاملین کے لئے ہمارا مشورہ یہی ہے کہ چلہ اور ریاضت شروع کرنے سے پہلے اپنی ضروریات اور مجبوریوں کا اچھی طرح جائزہ لے لیں۔ اور جب شروع کریں تو پھر وقت اور جگہ کی پوری پابندی کریں۔

جگہ کا متبادل:۔

ایسے حضرات کی ضرورت کو سامنے رکھتے ہوئے ہم یہ کہہ دیتے ہیں کہ آپ اپنا

ایک خاص مصلی یا رومال بچھا کر اس پر چلہ کیا کریں۔ تاکہ اگر آپ کو سفر کرنا پڑے تو یہ مصلی یا رومال آپ ساتھ لے جائیں۔ اس طرح یہ جگہ کا متبادل بن جائے گا۔

لیکن اتنا تو آپ بھی مانتے ہوں گے کہ یہ محض ایک حیلہ ہے ورنہ جگہ جگہ ہوتی ہے اور رومال رومال ہوتا ہے۔

(۴) تصور کی پختگی: چلہ کشی کی چوتھی شرط یہ ہے کہ پوری پڑھائی کے دوران توجہ اپنے عمل اور وظیفے پر ہو۔ خیالات کو دائیں بائیں بھٹکنے سے حتی الامکان بچائیں۔ خیالات کو مجتمع رکھنا چلہ کشی کا بنیادی اصول ہے۔ جتنا تصور پختہ اور دھیان وظیفے پر ہوگا اتنی اس کی زیادہ روحانیت حاصل ہوگی۔ اور جتنا تصور کمزور ہوگا اور دھیان منتشر ہوگا اتنا چلہ کمزور ہوتا جائے گا۔

(۵) تصور شیخ: صوفیائے کرام کے ہاں اسی جمعیت خاطر کی پختگی کے لئے تصور شیخ کی طویل مشقیں کرائی جاتی ہیں۔ اگر آپ دیکھیں کہ وظیفے پر تھوڑی دیر پختہ توجہ دینے اور تصور کو مجتمع کرنے کے باوجود بار بار ذہن منتشر ہو جاتا ہے اور خیالات دائیں بائیں بھٹکنے لگتے ہیں تو اپنے شیخ کا (جس کی اجازت سے آپ عمل کر رہے ہیں) پختہ تصور شروع کر دیں کہ میں ان کے سامنے بیٹھ کر یہ وظیفہ ان کی نگرانی میں کر رہا ہوں۔

اس تصور سے ایک طرف آپ دھیان بٹنے کے نقصان سے بچ جائیں گے اور دوسری طرف استاذ اور شیخ کا دوہرا فیضان بھی آپ کو حاصل ہوگا۔ کیونکہ عملیات اور روحانیات کی دنیا تو قائم ہی نسبت کی بنیادوں پر ہے۔ تصور شیخ سے آپ کی نسبت مزید مضبوط ہوگی۔

(۶) وحدتِ وظیفہ: ایک وقت میں صرف ایک وظیفہ کریں۔ دو وظیفے کرنے سے دونوں پر محنت ضائع جائے گی۔

(۷) علاج سے اجتناب: جس آیت یا سورت کا وظیفہ کر رہے ہیں، اس کا دم تب تک نہ کریں جب تک اس کا وظیفہ مکمل نہ ہو جائے اور استاذ سے دم کرنے کی

اجازت نہ مل جائے۔ دورانِ وظیفہ اگر اسی عمل سے دم کرنا شروع کر دیا تو آپ روزانہ حاصل ہونے والی قوت کو خود اپنے ہی ہاتھوں ختم کرتے جائیں گے۔

ایک ٹینکی کو بھرنے کیلئے جب آپ کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ اس کے اوپر آنے والا ملکہ کھول دیں تاکہ پانی آئے اور ٹینکی بھر جائے۔ اب یہ مشورہ دینے کی ضرورت نہیں رہتی کہ جب تک ٹینکی بھر نہ جائے تب تک نیچے سے اس کی ٹونٹی نہ کھولے گا۔ کیونکہ اتنی عقل خود آپ میں بھی موجود ہے کہ ٹینکی بھرے گی تب ہی جب نیچے سے اس کی ٹونٹی بند رہے گی۔

(۸) نئے اور پاک کپڑے: وظیفہ کرنے کے لئے روزانہ صاف کپڑے پہنیں جو شرعی طہارت کے معیار پر بھی پورے اترتے ہوں اور میل کچیل یا بدبو سے بھی پاک ہوں۔

اس میں بہتر تو یہ ہے کہ چلے کا جوڑا الگ رکھ لیں۔ وہ جوڑا عمل شروع کرتے وقت پہن لیا کریں اور ختم کرتے ہی اتار دیا کریں۔ اور ہر دو تین دن کے بعد دھو لیا کریں۔

(۹) خوشبو: وظیفہ شروع کرنے سے پہلے کپڑوں پر اچھی طرح سے کوئی زیتی خوشبو لگایا کریں۔ سپرے والے مغربی سینٹ نہ لگائیں۔ اکثر علماء نے الکوحل کی وجہ سے انہیں نجس قرار دیا ہے۔

(۱۰) قبلہ روئی: ہر وظیفہ قبلہ رو ہو کر پڑھیں۔ یہ تلاوت کے بنیادی آداب میں سے ہے۔

(۱۱) خاموشی: وظیفے اور چلے کا وقت اور جگہ متعین کرتے وقت تسلی کر لیں کہ اس جگہ جب میں وظیفہ کیا کروں گا تو کسی قسم کا شور و غل اور بات چیت کی آوازیں نہیں آئیں گی۔ بیرونی شور و غل بھی وظیفے کی تاثیر میں مخل ہوتا ہے۔

(۱۲) تنہائی: یہ تو بہت ضروری ہے کہ جس کمرے میں آپ وظیفہ کر رہے ہیں، وہاں دورانِ ریاضت کوئی اور فرد نہ آئے۔ لیکن اس سے بھی بہتر اور چلے کا اصل طریقہ یہ ہے کہ چلہ پورا ہونے تک آپ کے علاوہ اس کمرے میں کوئی نہ آئے۔

(۱۳) راز داری: کوشش کریں کہ آپ کی چلہ کشی کا کسی اور کو پتہ نہ ہو۔ یا کم سے کم لوگوں (مثلاً گھر والوں) کو پتہ ہو۔ چلہ کشی کی حد تک تو بعض دفعہ دوسروں کو معلوم ہونا ضروری ہوتا ہے۔ لیکن حتی الامکان یہ کوشش ضرور کریں کہ چلے کا عمل کسی کو نہ بتلائیں کہ کس چیز کا چلہ کر رہا ہوں؟

(۱۴) قلتِ طعام: بہتر ہے کہ چلے کے دوران روزے رکھیں۔ اگر پورا چلہ نہیں تو جتنے روزے رکھ سکیں، اتنے ضرور رکھیں۔ متقدمین کے یہاں روزہ اور اعتکاف چلے کی بنیادی شرائط تھیں۔ آج کل چونکہ ہمتیں جواب دے گئی ہیں اور صحتیں کمزور پڑ چکی ہیں، اس لئے اسے شرط کا درجہ نہیں دیتے۔ لیکن یہ گذارش ضرور کرتے ہیں کہ حتی الامکان روزے ضرور رکھیں۔ جہاں ہمت جواب دے جائے روزہ چھوڑ دیں۔ کیونکہ یہ روزہ نفلی ہے۔ فرض نہیں کہ پابندی ضروری ہو۔

اور روزے کے علاوہ اس عرصہ میں حتی المقدور غذا کم سے کم استعمال کریں تاکہ خوراک کی وجہ سے غنودگی، نیند، بار بار بیت الخلاء جانے کی ضرورت اور طبیعت کا بوجھل پن وظیفے میں رکاوٹ نہ بنے۔

انسان جتنا خوراک کم کرتا جاتا ہے اتنا فرشتوں سے قریب ہوتا جاتا ہے اور اس کی روحانیت مضبوط ہوتی چلی جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے روزہ فرض قرار دیتے وقت فرمایا کہ یہ ہم نے تم میں تقویٰ پیدا کرنے کیلئے فرض کیا ہے **(لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ)**۔

(۱۵) قلتِ منام: چلے کے دوران زیادہ نیند سے بھی گریز کریں۔ حتی الامکان جاگنے اور نوافل و اذکار اور درود شریف میں اپنے آپ کو مشغول رکھیں۔ جسقدر ہو سکے نماز تہجد اور دیگر صبح و شام کی نفل نمازوں کا اہتمام کریں۔

(۱۶) قلتِ کلام: گفتگو یوں بھی کم سے کم کرنی چاہئے، لیکن چلے کے دنوں تو عام معمول سے ہٹ کر اپنے آپ پر جبر کر کے گفتگو سے بچنا ہے۔ سننے سے بھی اور کرنے

سے بھی! اور خود کو گفتگو کی بجائے اذکار میں مشغول رکھنا ہے۔فون بھی صرف ضروری لوگوں کے سنیں۔

(۱۷) قلتِ اختلاط مع الانام : دورانِ ریاضت لوگوں سے میل ملاقات تو بالکل محدود کر دیں۔ بہت ضروری ملنا ہو تو کسی سے مل لیں۔ وگرنہ خلوت میں یا مسجد کے کسی کونے میں بیٹھ کر اذکار میں مشغول رہیں۔

طلبہ یا اساتذہ اپنی تعلیمی مصروفیات بدستور جاری رکھیں۔ پڑھنے پڑھانے کے بعد دیگر گپ شپ سے گریز کریں۔ اخبار، ریڈیو، ٹی وی سے بھی گریز کریں۔

قلت کے یہ چاروں اصول بنیادی طور پر تصوف کے اصول ہیں اور روحانیت چونکہ تصوف ہی کا ایک ذیلی اور کمزور سا حصہ ہے اس لئے اسمیں بھی انہیں ملحوظ رکھنا نہایت ضروری ہے۔

(۱۸) غسل یا وضوء: اول تو کوشش کریں کہ ہر روز وظیفہ شروع کرنے سے پہلے تازہ غسل کریں۔ اگر موسم، صحت یا کسی اور وجہ سے روزانہ غسل نہ کر سکیں تو وظیفہ کا آغاز غسل سے کریں پھر روزانہ تازہ وضوء کر کے بیٹھیں۔

(۱۹) پرہیز جلالی : کسی بھی قسم کے جانور سے استفادہ کرنے سے بچنے کو جلالی پرہیز کہتے ہیں۔ گوشت، انڈا، مچھلی، دودھ، دہی، مکھن، دیسی گھی کھانے، چمڑے کے ڈول سے کنویں سے پانی نکالنے، چمڑے کے جوتے، موزے، دستانے پہننے سے بچنے کو جلالی پرہیز کہتے ہیں۔ اس میں صرف جو کی روٹی کھانا تجویز کیا جاتا ہے کیونکہ جو وہ واحد خوراک ہے جس کو گھن نہیں لگتا۔ (گندم کے آٹے میں امکان ہوتا ہے کہ اس میں گھن بھی پس کر شامل نہ ہو گیا ہو اور گھن تو حیوان ہوتا ہے) اس کے ساتھ کالے چنے اچھی طرح صاف کر کے پکائیں یا چائے کا قہوہ استعمال کریں۔ لیکن آج کل ہمتیں کمزور ہیں اس لئے ہم یہ شرط عائد نہیں کرتے۔

(۲۰) پرہیز جمالی : شادی شدہ لوگوں کا وظیفۂ زوجیت سے اجتناب کرنا جمالی

پرہیز کہلاتا ہے۔ بہتر یہی ہے کہ اس پر مکمل عملدر آمد ہو جائے۔ وگرنہ زیادہ سے زیادہ عمل کرنے کی کوشش کی جائے۔

ریاضتِ اعمال کا طریقِ کار و ہدایات

یہاں ہم صرف ان عملیات کی ریاضت کا طریقِ کار لکھیں گے جن کی ریاضت سحر اور آسیب کا علاج کرنے کیلئے ضروری ہے۔ اور جن اعمال کی ریاضت کرائے بغیر ہم کسی کو سحر یا آسیب کے مریض کو دم کرنے اور اس کا علاج کرنے کی اجازت نہیں دیتے۔ اس کے علاوہ چند اعمال کی ریاضت کا طریقِ کار اپنے اپنے مقام پر الگ سے بھی آئے گا، اور مختلف دعاؤں یا اسمائے حسنٰی کی چلہ کشی کا عمومی ضابطہ بھی الگ سے اپنے مقام پر آئے گا۔

(۱) منزل کی ریاضت :۔

سب سے پہلے ہم منزل کا چلہ کرواتے ہیں۔ اس میں عام لوگوں کو (۱) صرف اپنی ذاتی حفاظت کیلئے مختصر سا طریقہ بتلایا جاتا ہے کہ وہ نوچندی جمعرات سے روزانہ صبح تین بار اور شام کو سات بار منزل پڑھ لیا کریں۔ (۲) اور اگر اپنے گھر بار، بیوی بچوں اور فیملی کے افراد کا بھی علاج کرنا چاہیں (لیکن لوگوں کو دم کرنے کا ارادہ نہ رکھتے ہوں) تو صبح سات بار اور شام کو گیارہ بار منزل پڑھ لیا کریں۔ ان حضرات کا چلہ اکتالیس دن کے بعد مکمل ہو جاتا ہے۔

لیکن جن لوگوں نے باقاعدہ عامل بن کر لوگوں کا علاج معالجہ کرنا ہو، ان کیلئے اتنی مقدار کافی نہیں۔ ان کے چلے میں دو طرح کا اضافہ ضروری ہے۔ (۱) مقدار کا (۲) وقت کا۔ عاملین کی ریاضت یہ ہے کہ وہ نوچندی جمعرات سے گیارہ بار صبح اور اکیس بار شام منزل پڑھنا شروع کریں اور اکتالیس دن تک یہ سلسلہ جاری رکھیں۔ پھر اگلے ہی دن (اور ظاہر ہے کہ بیالیسواں دن نوچندی جمعرات کا بالکل نہیں ہوگا) سے ترتیب الٹ کر صبح (۲۱) بار اور شام کو (۱۱) بار پڑھنا شروع کر دیں اور اس ترتیب سے

(۴۱) دن پورے کریں۔

اس طرح عاملین منزل کا چلہ بیاسی (۸۲) دن تک روزانہ بتیس (۳۲) بار پڑھ کر مکمل کریں گے۔

چلے کے بعد معمول:۔

چلہ (بیاسی دن) مکمل ہونے کے بعد تین تین بار صبح وشام منزل پابندی سے پڑھتے رہیں۔اور اگلے چلے کیلئے نوچندی جمعرات کا انتظار کریں۔

آیۃ الکرسی کا چلہ:۔

دوسرا چلہ آیت الکرسی کا ہے۔عام آدمی کو اگر (۱) ذاتی ضرورت کے لئے کروایا جائے تو صبح (۴۱) بار اور شام (۷۲) بار اور اگر (۲) گھربار اور فیملی کے دفاع کے لئے کرنا چاہتا ہو تو صبح (۷۲) بار اور شام (۱۰۰) بار کا چلہ کرایا جاتا ہے۔اور وہ بھی صرف اکتالیس دن کا۔لیکن عاملین کو نوچندی جمعرات سے صبح تین سو تیرہ (۳۱۳) بار اور شام سات سو (۷۰۰) بار اکتالیس دن تک اور بیالیسویں دن سے ترتیب الٹ کر صبح سات سو اور شام تین سو تیرہ بار پڑھوائی جاتی ہے۔

معمول : بیاسی دن کا چلہ مکمل ہونے کے بعد صبح وشام (۷۲) بار تب تک جاری رکھیں جب تک اگلا چلہ شروع نہیں ہو جاتا۔جس دن سے اگلا چلہ شروع کریں اس دن سے صبح وشام (۲۱) بار پڑھنا کافی ہے۔

معوذتین کا چلہ:۔

پھر اگلی نوچندی جمعرات آنے پر تیسرا چلہ شروع کریں۔یہ چلہ معوذتین کا ہوگا۔

(۱) کوئی شخص اپنے ذاتی دفاع کے لئے پڑھنا چاہے تو اکتالیس دن صبح (۷۲) بار اور شام (۱۰۰) بار اور (۲) اگر فیملی کو جادو سے بچانے کیلئے کرنا چاہے تو اسے اکتالیس دن صبح (۱۰۰) بار اور شام (۳۱۳) بار کا چلہ کرایا جاتا ہے جو اس کی ضرورت کیلئے کافی ہے۔

عاملین کو پہلے اکتالیس دن صبح (۳۱۳) بار اور شام سات سو (۷۰۰) بار اور بیالیسویں دن سے ترتیب بدل کر صبح (۷۰۰) بار اور شام (۳۱۳) بار چلہ کرایا جاتا ہے۔

معمول : پھر روزمرہ کا معمول صبح (۴۱) بار شام (۷۲) بار۔

سحر و آسیب کے لئے تین چلے کافی ہیں:۔

بنیادی طور پر آسیب اور سحر کا علاج کرنے کیلئے یہ تین چلے بہت کافی ہیں۔لیکن عملیات میں تنوع اور ورائٹی لانے کے لئے ہم چند چلے اور بھی کراتے ہیں۔جن میں سے دو تین کا ہم یہاں تذکرہ کر رہے ہیں۔

سورۃ المزمل کا چلہ:۔

عام آدمی کو رزق کی کشادگی کیلئے یا جادو کے ذریعے رزق کی بندش کی گئی ہو تو اس سے بچنے کے لئے صبح اکیس (۲۱) بار اور شام بیس (۲۰) بار کا چلہ کراتے ہیں پھر اکتالیس دن کے بعد روزانہ گیارہ بار پڑھنے کا مشورہ دیتے ہیں۔

عاملین کو بندش والے جادو کا توڑ کرنے اور بعض اہم مسائل میں بندش کرنے (مثلاً خواتین کے بعض مسائل میں خون کی بندش کے لئے ضرورت پڑ جاتی ہے) کے لئے سورۃ المزمل کا چلہ بھی کراتے ہیں اور عامل کو اس کا بڑا فائدہ ہوتا ہے۔بعض کام اسی سے حل ہوتے ہیں۔

عاملین کیلئے پہلے اکتالیس روز صبح اکتالیس (۴۱) بار اور شام بہتر (۷۲) بار جبکہ بیالیسویں دن سے صبح بہتر بار اور شام اکتالیس بار چلہ کرایا جاتا ہے۔

معمول : پھر روزانہ کا وظیفہ گیارہ بار۔

آیتِ قطب کا چلہ:۔

یہ آیت سحر اور آسیب دونوں کے علاج میں نہایت مؤثر اور عامل کا مضبوط ترین

ہتھیار ہے۔ اس لئے ہم شاگردوں کو اس کا بھی چلہ کرواتے ہیں اور ہر عامل کو اس کا مشورہ دیتے ہیں۔ عام لوگوں کو اس کا چلہ نہیں کرایا جاتا۔

عاملین کے لئے اس کا چلہ یہ ہے کہ پہلے اکتالیس دن صبح سو (۱۰۰) بار اور شام (۳۱۳) بار اور اگلے اکتالیس دن صبح (۱۰۰) بار اور شام (۴۱) بار پڑھیں۔ اس میں دوسرے چلے میں مقدار کی تخفیف کردی جاتی ہے۔

معمول: اس کے بعد گیارہ بار صبح وشام کا معمول رکھیں۔

چہل کاف کا پہلا چلہ:۔

چہل کاف کا عمل سحر وآسیب کا سرتاج عمل ہے۔ اس کی ہمارے پاس دو طرح سے اجازت ہے۔ اور یہ سب سے مختصر عمل ہے۔ اس کا پہلا چلہ سابقہ چلوں سے تو بہت مختصر ہے لیکن دوسرے چلے سے ذرا لمبا ہے۔ اس کی اجازت ہمیں حضرت مولانا حسین علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلے کے مختلف طرق سے ہے۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ صرف رات کو (۱) پہلے ایک سو (۱۰۰) بار درود ابراہیمی پڑھیں۔ (۲) پھر ایک سو بار: **اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ** پڑھیں۔ (۳) پھر اکتالیس بار چہل کاف پڑھیں (۴) پھر دوبارہ اوپر مذکورہ استغفار ایک سو بار پڑھیں (۵) اور آخر میں (۱۰۰) بار درود ابراہیمی پڑھیں۔

چہل کاف کا دوسرا وظیفہ:۔

اس کی ریاضت کا طریقہ بہت آسان اور مختصر ہے اور تاثیر بھی اعلیٰ ہے۔ تو چندی جمعرات کو تازہ غسل کرکے دو رکعت نفل قضائے حاجت وتحیۃ الوضوء وتحیۃ المسجد ادا کریں۔

(۱) اول وآخر دس دس بار (کوئی بھی) درود شریف پڑھیں۔ (۲) اور درمیان میں گیارہ سو چار (۱۱۰۴) دفعہ چہل کاف پڑھ لیں۔ آپ ایک ہی رات میں چہل کاف کے عامل بن جائیں گے۔

اگر اتنی مقدار ایک رات میں نہیں پڑھ سکتے تو مساوی طور پر تقسیم کرکے ایک سے زائد راتوں میں بھی اسے پورا کرسکتے ہیں۔ لیکن اس صورت میں جگہ اور وقت کا مکمل خیال رکھیں۔ اور کوشش یہی کریں کہ ایک یا دو دن میں مکمل کرلیں۔

چہل کاف کی شرائط:۔

(۱) چہل کاف کے وظیفے کے دوران روزانہ پورے بدن پر تیل کی مالش ضرور کریں ورنہ اکتالیس دن میں بدن میں بہت خشکی پیدا ہوجائے گی۔

(۲) وظیفے کے دوران بھی اور دن بھر بھی ہر وقت خوشبو لگا کر رکھیں۔

(۳) تھوڑے تھوڑے وقفے سے پانی پیتے رہیں۔

معمول: چلہ مکمل ہونے کے بعد روزانہ صبح وشام گیارہ گیارہ بار پڑھ لیا کریں۔

نوٹ: چہل کاف کے فوائد اور مختلف ضروریات زندگی میں اس کے پڑھنے کے طریقے ہم نے تفصیل سے جامع الوظائف میں دیئے ہیں۔ چلہ کرنے کے بعد اس کتاب سے استفادہ کرکے (یا بیاض محمدی کا مطالعہ کرکے) استعمال میں لائیں۔

معمول کی ضرورت:۔

کسی بھی آیت یا دعاء کا چلہ مکمل کرنے کے بعد اس کا معمول برقرار رکھنا اس عمل کو برقرار رکھنے کے لئے ضروری ہے۔ اگر آپ نے اس کا معمول چھوڑ دیا تو آپ کی ساری محنت اکارت چلی جائے گی اور عمل باطل ہوجائے گا۔

اگر سفر یا بیماری وغیرہ کی وجہ سے معمول میں کبھی ناغہ ہوجائے تو دوسرے دن اسے ضرور پورا کرلیں۔ مہینے میں ایک آدھ بار ایسا ہونے سے عمل میں زیادہ خلل نہیں آتا۔ لیکن اگر مہینے میں تین چار بار ایسا ہونے لگے تو عمل کمزور ہونا شروع ہوجاتا ہے۔

وظیفہ کے بعد حصار کرنے کا طریقہ:۔

روزانہ جب مقررہ وظیفہ پڑھ کر فارغ ہوں تو (۱) سب سے پہلے دونوں ہاتھوں پر

دم کرکے ہاتھ پورے بدن پر پھیریں (۲) پھر تیل اور پانی کی بوتل پر دم کریں (تیل اور پانی ہر چلے میں اپنے سامنے ضرور رکھیں)۔ (۳) پھر شہادت کی انگلی پر دم کرکے تین بار اپنے سر کے اردگرد گھما کر کہیں کہ میں نے سر سے پاؤں تک اپنے جسم کے انگ انگ، جوڑ جوڑ، بال بال کا سخت ترین دفاع اور حصار کردیا۔ ان آیات کی برکت سے اب کوئی آسیب یا سحر مجھے پریشان نہیں کرسکے گا۔ (۴) اس کے بعد دوبارہ شہادت کی انگلی پر دم کرکے اپنے گھر کی چاردیواری کا تصور کرکے یوں انگلی گھمائیں جیسے گھر کے گرد گھمارہے ہوں۔ اور یوں کہیں کہ میں نے اپنے گھر کی چاردیواری اور گھر کے تمام افراد کا اللہ کے فضل سے سخت ترین حصار کردیا۔ دنیا کا کوئی آسیب یا سحر ان پر مسلط نہیں ہوسکے گا۔ (۵) اور بہتر ہوگا کہ ایک بار اور شہادت کی انگلی پر دم کرکے علمائے حق، مختلف دینی حلقوں اور تنظیموں کے اہل کاروں اور اسلامی دنیا کے زعماء (سربراہان مملکت، سیاسی لیڈرز، فوجی قیادت وغیرہ) کی نیت کرکے ان کا حصار بھی کردیں کہ کفار اور اسلام دشمن قوتیں سحر کے ذریعے ان لوگوں کو مفلوج نہ کرسکیں۔ (آجکل بین الاقوامی سطح پر اسلامی دنیا کے خلاف جو مختلف کارروائیاں ہورہی ہیں، ان میں ایک عنصر جادو کا بھی چل رہا ہے۔ حتیٰ کہ کھلاڑیوں اور ٹیموں پر بھی جادو کیا جاتا ہے تاکہ وہ میچ میں ہار جائیں)

دم شدہ تیل پانی کا استعمال:۔

ریاضت کے دوران جس تیل اور پانی پر آپ روزانہ دم کریں گے اسے ختم کبھی بھی نہ ہونے دیں تاکہ ریاضت کے اختتام پر آپ کے پاس تیار ہونے والا پانی اور تیل نہایت طاقتور ہتھیار بن کر آپ کے پاس موجود ہو۔ اگر ختم ہوگیا تو اگلے دن نئے پانی پر جو دم ہوگا وہ صرف ایک بار کا دم ہوگا اور پچھلے بیس پچیس دن کے دم کی برکات سے آپ ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔

اور اس تیل اور پانی کو آپ خود روزانہ استعمال میں لائیں۔ تیل سے سر کی مالش تو

روزانہ کریں۔ اور کبھی کبھار پورے بدن کی یا بدن کے بعض حصوں کی مالش بھی کرلیا کریں۔ یہ تیل آپ کے دفاع اور حصار کو مزید مضبوط کرے گا۔ اس لئے جس قدر ممکن ہو اس کا بدن پر استعمال یقینی بنائیں۔ پانی میں سے روزانہ دس بارہ دفعہ چکھ بھی لیں اور نہاتے وقت ایک گلاس دم شدہ پانی بالٹی یا ٹب میں ڈال کر اس سے غسل بھی کریں۔ اس طرح پانی کی بوتل روزانہ آدھی سے زیادہ استعمال کرکے اسے پھر تازہ پانی سے بھرلیں۔ پانی بھی تازہ ہوتا رہے گا اور اس کے استعمال سے آپ کا حصار بھی مضبوط ہوتا رہے گا۔

مریضوں کو تیل پانی کب دیں؟

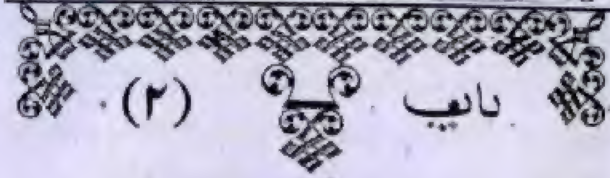
اگر عامل اپنے علاقے کی علمی شخصیت ہو یا اسے دینی اعتبار سے مرجع خلائق ہونے کی حیثیت حاصل ہو اور لوگ اس سے دم وغیرہ کا تقاضا کرتے ہوں تو تین چلے (منزل، آیۃ الکرسی اور معوذتین) پورے ہونے تک کسی کو دم تو بالکل نہ کریں البتہ منزل کا چلہ پورا کرلینے کے بعد لوگوں کو تیل اور پانی دے سکتے ہیں کہ وہ مالش، غسل اور پینے میں استعمال کریں۔

چلے میں عمل کی تعداد کی پابندی:۔

آیات یا اسماء کی ریاضت کیلئے مخصوص تعداد میں روزانہ وظیفہ کرنا ہوتا ہے۔ اس تعداد میں کمی بھی نقصان دہ ہے اور اضافہ بھی خلل کا باعث بنتا ہے۔ اس لئے نہایت چاق وچوبند ہوکر ریاضت کریں اور عمل کی تعداد میں کمی بیشی بالکل نہ ہونے دیں۔

تلفظ کی غلطی کا نقصان:۔

بعض عملیات میں تلفظ کی غلطی بہت بڑے نقصان کا موجب بن جاتی ہے۔ اکثر عملیات میں زیادہ نقصان تو نہیں ہوتا لیکن اس سے کمی ضرور ہوتی ہے۔ اس لئے عمل کرنے سے پہلے کسی قاری سے اپنا تلفظ ٹھیک کرلیں اور پڑھتے وقت تلفظ کا پورا خیال رکھیں۔



نقشہ اسمائے حسنیٰ

اَللّٰہُ ۶۶	اَلرَّحْمٰنُ ۲۹۸	اَلرَّحِیْمُ ۲۵۹	اَلْمَلِکُ ۹۰	اَلْقُدُّوْسُ ۱۷۰	اَلسَّلَامُ ۱۳۱
اَلْمُؤْمِنُ ۱۳۶	اَلْمُهَیْمِنُ ۱۴۵	اَلْعَزِیْزُ ۹۴	اَلْجَبَّارُ ۲۰۶	اَلْمُتَکَبِّرُ ۶۶۲	اَلْخَالِقُ ۷۳۱
اَلْبَارِئُ ۲۱۳	اَلْمُصَوِّرُ ۳۳۶	اَلْغَفَّارُ ۱۲۸۱	اَلْقَهَّارُ ۳۰۶	اَلْوَهَّابُ ۱۴	اَلرَّزَّاقُ ۳۰۸
اَلْفَتَّاحُ ۴۸۹	اَلْعَلِیْمُ ۱۵۰	اَلْقَابِضُ ۹۰۳	اَلْبَاسِطُ ۷۲	اَلْخَافِضُ ۱۴۸۱	اَلرَّافِعُ ۳۵۱
اَلْمُعِزُّ ۱۱۷	اَلْمُذِلُّ ۷۷۰	اَلسَّمِیْعُ ۱۸۰	اَلْبَصِیْرُ ۳۰۲	اَلْحَکَمُ ۶۸	اَلْعَدْلُ ۱۰۴
اَللَّطِیْفُ ۱۲۹	اَلْخَبِیْرُ ۸۱۲	اَلْحَلِیْمُ ۸۸	اَلْعَظِیْمُ ۱۰۲۰	اَلْغَفُوْرُ ۱۲۸۶	اَلشَّکُوْرُ ۵۲۶
اَلْعَلِیُّ ۱۱۰	اَلْکَبِیْرُ ۲۳۲	اَلْحَفِیْظُ ۹۹۸	اَلْمُقِیْتُ ۵۵۰	اَلْحَسِیْبُ ۸۰	اَلْجَلِیْلُ ۷۳

اَلْکَرِیْمُ ۲۷۰	اَلرَّقِیْبُ ۳۱۲	اَلْمُجِیْبُ ۵۵	اَلْوَاسِعُ ۱۳۷	اَلْحَکِیْمُ ۷۸	اَلْوَدُوْدُ ۲۰
اَلْمَجِیْدُ ۵۷	اَلْبَاعِثُ ۷۳	اَلشَّهِیْدُ ۳۱۹	اَلْحَقُّ ۱۰۸	اَلْوَکِیْلُ ۶۶	اَلْقَوِیُّ ۱۱۶
اَلْمَتِیْنُ ۵۰۰	اَلْوَلِیُّ ۴۶	اَلْحَمِیْدُ ۶۲	اَلْمُحْصِیُ ۱۴۸	اَلْمُبْدِئُ ۵۶	اَلْمُعِیْدُ ۱۲۴
اَلْمُحْیِیُ ۶۸	اَلْمُمِیْتُ ۴۹۰	اَلْحَیُّ ۱۸	اَلْقَیُّوْمُ ۱۵۶	اَلْوَاجِدُ ۱۴	اَلْمَاجِدُ ۴۸
اَلْوَاحِدُ ۱۹	اَلصَّمَدُ ۱۳۴	اَلْقَادِرُ ۳۰۵	اَلْمُقْتَدِرُ ۷۴۴	اَلْمُقَدِّمُ ۱۸۴	اَلْمُؤَخِّرُ ۸۴۶
اَلْاَوَّلُ ۳۷	اَلْاٰخِرُ ۸۰۱	اَلظَّاهِرُ ۱۱۰۶	اَلْبَاطِنُ ۶۲	اَلْوَالِیُ ۴۷	اَلْمُتَعَالِیُ ۵۵۱
اَلْبَرُّ ۲۰۲	اَلتَّوَّابُ ۴۰۹	اَلْمُنْتَقِمُ ۶۳۰	اَلْعَفُوُّ ۱۵۶	اَلرَّءُوْفُ ۲۸۶	مَالِکُ الْمُلْکِ ۲۱۲
ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ (۱۱۰۰)	اَلْمُقْسِطُ ۲۰۹	اَلْجَامِعُ ۱۱۴	اَلْغَنِیُّ ۱۰۶۰	اَلْمُغْنِیُ ۱۱۰۰	اَلْمَانِعُ ۱۶۱
اَلضَّارُّ ۱۰۰۱	اَلنَّافِعُ ۲۰۱	اَلنُّوْرُ ۲۵۶	اَلْهَادِیُ ۲۰	اَلْبَدِیْعُ ۸۶	اَلْبَاقِیُ ۱۱۳
	اَلْوَارِثُ ۷۰۷	اَلرَّشِیْدُ ۵۱۴	اَلصَّبُوْرُ ۲۹۸		

اسمائے حسنیٰ (۹۹) ہیں

حدیث شریف میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں۔ علمائے اسلام نے قرآن حکیم میں سے ان ننانوے ناموں کو امت کے لئے ثابت فرمایا ہے۔

یہ نام بطور اسمائے حسنیٰ چونکہ قرآن وسنت سے ثابت ہیں اس لئے جمہور علماء کے نزدیک ان کے ماسوا اپنے پاس سے اللہ پاک کے لئے اسماء تجویز کرنا جائز نہیں۔ اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کی طرف اگر قرآن کریم میں بعض افعال منسوب بھی ہیں تو ان افعال کی نسبت کی وجہ سے ان افعال کے اسمِ فاعل کو اللہ تعالیٰ کا اسم قرار نہیں دیا جائے گا۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ (البقرۃ) تو فعل يستهزئ چونکہ اللہ پاک کی طرف منسوب ہے اس لئے محض اس نسبت کی وجہ سے اس کا اسم فاعل مُسْتَهْزِئٌ کو اللہ تعالیٰ کا اسم قرار دینا درست نہیں۔ اسی طرح دوسرا فعل وَيَمُدُّهُمْ بھی اللہ پاک کی طرف منسوب ہے تو محض اس نسبت کی وجہ سے يَمُدُّ کا اسم فاعل مَادٌّ اللہ تعالیٰ کا نام نہیں بن سکتا۔ کیونکہ قرآن وسنت میں اللہ تعالیٰ کے اسماء میں مُسْتَهْزِئٌ اور مَادٌّ کہیں بھی مذکور نہیں ہے۔

اکابر امت نے ہمیشہ انہی اسمائے حسنیٰ کو بطور اسمائے الٰہی ذکر فرمایا ہے اور انہی کے ورد کی تلقین فرمائی ہے۔ لیکن برصغیر پاک وہند میں علم وعرفان سے تہی دست اور شریعتِ اسلامیہ سے نابلد لوگوں کو جب سے مصنف بننے کا شوق چرایا ہے تب سے جہالت کے عجیب وغریب مناظر سامنے آنے لگے ہیں۔

عملیات کی بعض کتب میں اسمائے حسنیٰ یا اسمائے الٰہی کے عنوان سے ایسے ایسے اسماء شامل کیے گئے ہیں جنہیں دیکھ کر ماتم کرنے اور سر پیٹنے کو جی چاہتا ہے۔ اور حیرت ہوتی ہے کہ لوگ کس دھڑلے اور طمطراق سے اللہ پاک کے لئے اپنے پاس سے کیسے کیسے نام تجویز کرنے بیٹھ جاتے ہیں۔

ہم یہاں صرف دو کتابوں سے چند اسماء کا حوالہ دینے پر اکتفاء کریں گے۔ جس سے آپ کو حقیقی صورت حال کا اندازہ ہو جائے گا۔

ایک کتاب میں اسمائے الٰہی کے عنوان میں: مُلْهِمٌ ، مُتَمِّمٌ ، خَادِعٌ ، طَبِيْبٌ ، مُنْجِي ، مُهْلِكٌ ، مُعِيْرٌ ، مُخْرِجٌ اور اس طرح کے کئی اور نام ذکر کیے گئے ہیں۔

یہاں ہم دوبارہ عرض کر دیں کہ الہام کرنا اگرچہ اللہ کا فعل ہے مگر اس کی وجہ سے ملهم کو اللہ کا اسم نہیں بنایا جا سکتا، ہر کام کا اتمام اللہ کے دستِ قدرت میں ہے مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ متمم کو اسمِ ربانی قرار دیا جائے، ہلاکت بھی اللہ کے ہاتھ میں ہے مگر اللہ کا نام مهلك نہیں ہے۔ ہم جمہور امت کا یہ قول پہلے ذکر کر چکے ہیں کہ محض کسی فعل کے اللہ کی طرف سے منسوب ہونے سے اس کے اسمِ فاعل کو اللہ کا نام نہیں قرار دیا جا سکتا۔ انہی سابقہ اسماء کی طرح معیر ، طبیب ، مخرج کو بھی سمجھ لیں۔

لیکن ظلم کی انتہا تو یہ ہے کہ مصنف موصوف اللہ کے پاک ناموں میں خادع کو بھی نعوذ باللہ شامل فرما رہے ہیں۔ جس کے معنی دھوکے باز کے ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ مصنف کی محض جہالت ہے۔ ورنہ مفہوم معلوم ہوتا تو مصنف اتنی بڑی جسارت کبھی نہ کرتا۔ کیونکہ ہم مصنف کے بارے میں یہ تو مان سکتے ہیں کہ وہ علوم دینیہ اور عربی زبان سے نابلد ہے مگر اس کے مسلمان ہونے میں تو ہمیں کوئی شک نہیں۔ بدقسمتی یہ ہے کہ جہالت اس سے وہ کام کرا رہی ہے کہ اگر مصنف کو پتہ چل جائے تو خود بھی ساری زندگی اس پر توبہ واستغفار کرتا رہے۔

ایک اور کتاب میں اسمائے حسنیٰ کی فہرست میں: مُسَبِّبُ الْأَسْبَابِ ، نَقِيٌّ ، تَقِيٌّ ، وافِ ، يٰسِيْنٌ ، يٰسٓ ، مُنْجِنٌ ، مُخْفِيْ ، بُرْهَانٌ ، اَعْلٰى ، مُعِيْرٌ ، مُسْتَبِيْنٌ وغیرہ اسماء کو شمار کیا گیا ہے۔ حالانکہ ان میں سے ایک بھی اسم اسمائے حسنیٰ میں سے نہیں ہے۔

عجیب بات یہ ہے کہ مصنف نے ایک جگہ يٰسِيْنٌ (نون پر دو پیش ڈال کر) اور

دوسری جگہ یٰسٓ (یعنی علی الوقف کر کے) الگ الگ لکھا ہے۔ دوسرا لفظ اگرچہ قرآنی حروف مقطعات میں سے ہے مگر صریح اسمائے حسنٰی میں سے نہیں ہے۔ بعض علماء اور حضرت علی کے قول پر اسے اسم ربانی قرار دیا جاسکتا ہے۔

لیکن یٰسِیْنٌ تو سرے سے بے تکا اور بے معنی لفظ ہے۔ اسے اسمائے حسنٰی میں شمار کرنا جہالت سے بھی اوپر کا کام ہے پھر یٰسٓ اور یٰسِیْنٌ کو دو نام بنانے کی کیا تک ہے؟ نیز مُسَبِّبُ الاسباب اور مُخْفِی بھی اللہ کے اسمائے حسنٰی میں سے نہیں ہیں۔ ان کا فعل اگرچہ اللہ کی طرف منسوب ہوتا ہے مگر یہ اسمائے صفت اللہ کے اسماء میں سے نہیں ہیں، اسپر گذشتہ صفحات میں گفتگو ہو چکی ہے۔

حیرت تو ہوتی ہے کہ مصنف نے تقیٌّ کو بھی اللہ کا نام قرار دیدیا ہے۔ حالانکہ یہ تو صرف اور صرف انسانی وصف ہے۔ اللہ کے شایانِ شان نہیں کہ انہیں تقی کہا جائے۔ تقی کے معنی گناہ اور معصیت سے بچنے اور اللہ سے ڈرنے والا کے ہیں۔ مصنف نے کس طرح اسے اللہ کا نام قرار دیا ہے، ہماری سمجھ سے بالا ہے۔

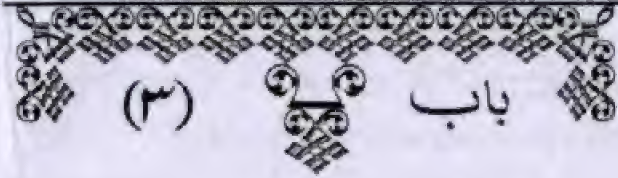
پھر برھان کہاں سے اللہ کا نام آ گیا؟ مُسْتَبِیْنٌ کو کس بنیاد پر اللہ کا نام قرار دیا گیا ہے؟ یہ بھی ہماری سمجھ سے بہت اونچا ہے۔ اسی طرح اَعْلٰی کو اللہ کے اسماء میں شمار نہیں کیا جاتا، یہ اور بات ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام کائنات سے اَعْلٰی و اکبر ہیں۔

اس کتاب کے اسمائے حسنٰی میں وہاں عقل سر پیٹ کے رہ جاتی ہے جب مصنف صاحب سُبْحٰن اور معیز کو اسمائے حسنٰی میں شمار فرماتے ہیں۔ سُبْحٰنَ کے بارے میں یاد رہے کہ یہ عربی زبان کے ان محدود مصادر میں سے ہے جو (۱) ہمیشہ مضاف ہو کر استعمال ہوتے ہیں، اکیلے کبھی استعمال ہوتے ہی نہیں (۲) اپنے فعل کے نائب کے طور پر (مفعول مطلق بن کر) آتے ہیں۔ (۳) اور مفعول مطلق ہونے کی وجہ سے ہمیشہ منصوب ہو کر استعمال ہوتے ہیں، مرفوع یا مجرور حالت میں ان کا عربی زبان میں استعمال سرے سے جائز نہیں۔

یہ حقیقت واضح ہونے کے بعد کیا آپ مان سکتے ہیں کہ ایسا اسم اللہ تعالیٰ کا اسم بن سکتا ہے؟ یہ اور بات ہے کہ سُبْحٰن کا لفظ صرف اللہ پاک کی تقدیس کے اظہار میں استعمال ہوتا ہے لیکن اظہار تقدیس کیلئے استعمال ہونا الگ چیز ہے اور اللہ پاک کا نام ہونا الگ چیز ہے۔

اور سب سے زیادہ پریشانی تو معیز کا لفظ دیکھ کر ہوتی ہے کہ بظاہر عربی کا لفظ نظر آنے والا یہ لفظ عربی زبان میں سرے سے مستعمل ہی نہیں۔ ایسے لفظ کو نجانے مصنف نے کیسے اللہ پاک کا نام بنا ڈالا؟

دکھ کی بات یہ ہے کہ یہ کتاب ایک خاص حلقے کی ترجمان روحانی کتاب شمار ہوتی ہے اور اس طبقے کے پاکستان و ہندوستان میں لاکھوں علماء موجود ہیں۔ افسوس کہ ان میں سے کسی نے آج تک ان میں سے کسی ایک اسم پر نکیر نہیں کی اور سو سال سے چھپنے والی اس کتاب میں کسی قسم کی اصلاح کی کوشش بھی نہیں کی۔ اللہ کرے کہ ان کی اس پر توجہ پڑے اور وہ اس کی اصلاح بھی کر دیں۔



اسمائے حسنیٰ اور آیات کی زکوۃ

اسمائے حسنیٰ کے خواص اور فضائل پر مفصل گفتگو ہم نے جامع الوظائف میں کی ہے۔ ہر اسم الٰہی کے ورد کا طریقہ اور اس کے خصوصی فضائل وفوائد وہاں سے دیکھ لیں۔ یہاں ہم اسمائے ربانی کی زکوۃ کا طریقہ آپ کو بتلاتے ہیں۔ اور اسی ضمن میں آیات، قرآنی سورتوں، دعاؤں کی زکوۃ کا طریقہ بھی واضح کر دیں گے۔

اسمائے حسنیٰ کی زکوۃ کا پہلا طریقہ:۔

پہلا، مشہور، سادہ اور آسان طریقہ یہ ہے کہ اسمائے حسنیٰ میں سے جس اسم مبارک کی تجلیات سے آپ مستفید ہونا چاہتے ہیں اسے ریاضت کی شرائط (جو پہلے بیان کی جاچکی ہیں) کے مطابق چالیس دن میں سوا لاکھ بار پڑھیں۔ روزانہ کا ورد تین ہزار ایک سو پچیس (۳۱۲۵) بار کا ہوگا۔ اس کے بعد روزانہ صبح وشام ایک سو بار یا تین سو تیرہ بار کا معمول رکھیں یا اس اسم کے عدد کے موافق معمول رکھیں (آخری طریقہ سب سے اعلیٰ اور جید ہے)۔ انشاء اللہ اس اسم کی برکات آپ کو بھی حاصل ہوں گی اور اس کی برکات کا فیض دم، وظیفہ، اجازت، تعویذ کی صورت میں آپ لوگوں کو بھی پہنچا سکیں گے۔

زکوۃ کا دوسرا طریقہ (زکوۃ کبیر):۔

یہ طریقہ اسمائے حسنیٰ اور چھوٹی دعاؤں یا آیات کے لئے آسان ہے۔ طریقہ

یوں ہے کہ جس اسم یا آیت کا عمل کرنا ہے (۱) پہلے اس کے اعداد نکالیں (۲) پھر اس کے حروف شمار کریں (۳) پھر اعداد کو حروف سے ضرب دے کر جو تعداد حاصل ہواتی تعداد میں روزانہ اکتالیس روز تک پڑھیں۔ یہ عمل زندگی بھر کے لئے کافی ہے۔ اس کے بعد اسمائے حسنیٰ کو ان کی تعداد کے مطابق یا تین سو تیرہ بار یا سو بار اور آیات قرآنی یا دعا، کو سو بار صبح وشام معمول میں رکھیں۔ عمل قابو میں رہے گا۔

تیسرا طریقہ (زکوٰۃ اکبر):۔

زکوٰۃ کبیر کے اعداد کو مقدار حروف سے ضرب دے کر جو عدد حاصل ہو، اس مقدار میں (۴۱) دن تک پڑھنا زکوٰۃ اکبر ہے جو زکوٰۃ کبیر کے مقابلہ میں بدرجہا طاقتور اور نافع ہے۔

چوتھا طریقہ (زکوۃ کبائر):۔

جاہل عاملین نے اکبر سے بڑی زکوۃ کا نام کبائر اس خوش فہمی میں رکھا ہے کہ شاید کبائر کا معنی اکبر سے بھی بڑا ہوگا۔ حالانکہ کبائر، کبیرۃ (مؤنث) کی جمع ہے۔ بڑے گناہوں کو کبیرہ گناہ کہتے ہیں اور اس کی جمع کبائر آتی ہے۔

ہم نے یہ نام بعینہ اس لئے نقل کیا ہے کہ قارئین عام کتب میں چونکہ یہ نام جا بجا دیکھتے ہیں اس لئے ہم اس جاہلانہ نام ہی کے ذریعے زکوۃ کی اس قسم کا تعارف کرا دیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم اسے کوئی اور نام دیں تو لوگ یہ سمجھیں کہ ہم نے کبائر اور اکبر الکبائر والی زکوۃ کا طریقہ نہیں بتلایا۔

سو زکوۃ کبائر کا طریقہ یہ ہے کہ زکوۃ اکبر کو عمل کے حروف سے دوبارہ ضرب دیدیں اور اس مقدار میں روزانہ پڑھنا شروع کر دیں۔ اس عمل کے بعد عامل کی زبان سیفِ قاطع بن جاتی ہے۔

پانچواں طریقہ (اکبر الکبائر):۔

یہ نام بھی سابقہ نام کی طرح احمقانہ اور جاہلانہ ہے۔ لیکن محض قارئین کی سہولت

کی خاطر ہم اسے عام عاملین کے استعمال کے مطابق متعارف کروا رہے ہیں۔ اس زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ زکوٰۃ کبائر کے اعداد کو عمل کے حروف سے ضرب دیں اور جو تعداد حاصل ہوا سے (۴۱) روز تک روزانہ پڑھیں۔ اس کے بعد عامل اس اسم کا صاحب اللسان ہوجاتا ہے۔

تسهیل: زکوٰۃ کبائر اور زکوٰۃ اکبر الکبائر میں چونکہ اسمائے حسنیٰ کی تعداد بھی بہت زیادہ ہوجاتی ہے۔ جن کا ایک نشست میں پڑھنا بہت مشکل ہوجاتا ہے۔

اس لئے ان دو قسم کی زکوتوں میں عامل دن میں دو یا تین بار (وقت مقررہ پر) مطلوبہ مقدار پوری کرسکتا ہے۔



آیات وادعیہ کی زکوٰۃ

سوالاکھ بار یا مذکورہ بالا طریقوں پر اسمائے حسنیٰ کی زکوٰۃ تو نکالی جاسکتی ہے۔ لیکن قرآنی سورتوں، آیات اور دعاؤں کی سوالاکھ والی زکوٰۃ نکالنا بھی عام طور پر مشکل ہوتی ہے اور زکوٰۃ کبیر وغیرہ بھی بہت مشکل ہوتی ہے۔ صرف چند آیات ایسی ہیں جن کی سوا لاکھ کی زکوٰۃ نکالی جاسکتی ہے۔ ان میں سے بعض کا ہم یہاں تذکرہ کردیتے ہیں جن کی عاملین کو ضرورت پڑتی رہتی ہے۔ ان کے علاوہ اس مقدار میں کسی اور آیت کی زکوٰۃ بھی سوالاکھ کی تعداد میں نکال سکیں تو زکوٰۃ کا یہ کامل ترین نصاب ہے۔ اس کے بعد آپ کو کسی قسم کا تردد نہیں ہونا چاہئے کہ میں فلاں طریقے سے کرلیتا تو شاید بہتر ہوتا۔

سوالاکھ کا چلہ:۔

مندرجہ ذیل آیات کا چلہ سوالاکھ کا نکالنا زیادہ مفید ہے۔ آیات کی افادیت کے حوالے سے جامع الوظائف میں مفصل گفتگو کی جاچکی ہے اور کچھ اس کتاب میں بھی آچکی ہے۔ یہاں صرف زکوٰۃ کے حوالے سے ہم سورتوں اور آیات کا تذکرہ کریں گے۔ آیات درج ذیل ہیں:۔

آیاتِ شفاء:



اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۙ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۙ اِيَّاكَ

نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝

(۲) وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ (۳) وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ۝ (۴) يَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ (۵) وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ (۶) وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ (۷) قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ

هفت سلام:

(۱) سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ۝ (۲) سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ ۝ (۳) سَلٰمٌ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ ۝ (۴) سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ۝ (۵) سَلٰمٌ عَلٰى اِلْ يَاسِيْنَ ۝ (۶) سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ۝ (۷) سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝

آیاتِ حب:

(۱) يُحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ

(۲) وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ ۥ وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِيْ ۝

(۳) لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ

(۴) عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً ۭ وَاللّٰهُ قَدِيْرٌ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

آیاتِ وسعتِ مال ورزق:

(۱) اَللّٰهُ لَطِيْفٌۢ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ۝

(۲) وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۙ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۭ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ۭ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۝

(۳) وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ۭ

(۴) اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ۝

آیاتِ تفریق:

(۱) وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

(۲) لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝

(۳) هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ ۚ

(۴) وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ اَبَدًا

آیاتِ ہلاکت:

(۱) وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ۝

(۲) فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۭ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

(۳) اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝

(۴) تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ۝ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ۝

فتح وکشادگی:

(۱) فَفَتَحْنَآ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ ۝

(۲) اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۝

(۳) وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْفَتْحُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

(۴) مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ

دفع جنات:

(۱) بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ۭ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ ۝

(۲) قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ

(۳) فَكُبْكِبُوْا فِيْهَا هُمْ وَالْغَاوٗنَ وَجُنُوْدُ اِبْلِيْسَ اَجْمَعُوْنَ

(۴) اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ

(۵) قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَفِيْهَا تَمُوْتُوْنَ وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ

ازالۂ سحر:۔

(۱) مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى

(۲) وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ

(۳) لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ

(۴) وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ

(۵) اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ اَتٰى

نظر بندی وزبان بندی:۔

(۱) وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ

(۲) لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ

(۳) صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ

(۴) صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ

(۵) اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ

غیبی نصرت وفتوحات:۔

(۱) حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ

(۲) حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

(۳) وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا

(۴) وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ

(۵) رَبِّ اِنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ

(۶) لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ

ہم نے زندگی کی مختلف ضرورتوں کے حوالے سے چند آیات کی نشاندہی کر دی ہے کہ ان کا چلہ سوالاکھ کا کرکے آپ خلقت کو بہت زود اثر فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔ یہ آگے آپ کی ہمت اور مرضی ہے کہ آپ اس کتاب سے کتنا فائدہ خود اٹھاتے ہیں اور آگے خلق خدا کو کتنا فائدہ پہنچاتے ہیں؟

- ہمارا مشورہ یہ ہے کہ ہر عامل کم از کم ایک آیت کا مذکورہ بالا تمام شعبوں میں سے ضرور چلہ کرلے۔ اس سے زیادہ ہو سکے تو بہتر ہے ورنہ کم از کم ایک ایک آیت ہر موضوع سے منتخب کرکے چلہ کرلیں۔ انشاء اللہ کام کرنے کا صحیح معنوں میں حق ادا کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔

ادعیہ کا چلہ:۔

کچھ چھوٹی دعائیں بھی ایسی ہیں جن کا چالیس دن میں سوالاکھ کا چلہ آسانی سے کیا جا سکتا ہے اور عاملین کو خلقت کے فیض وافادہ کے لئے ان کی قدم قدم پر ضرورت پڑتی رہتی ہے۔

ان دعاؤں میں سے جس کی ضرورت محسوس کریں اس کا سوالاکھ کا چلہ کرلیں تو لوگوں کو دم کرنے یا لکھ کر دینے میں تاثیر بہت زیادہ بڑھ جائے گی۔

حفاظت کے لئے:۔

ہر طرح کے شر سے حفاظت کے لئے اس دعاء کا سوالاکھ کا چلہ کرلیں اور بعد میں روزانہ

صبح وشام ایک سانس میں سات بار پڑھ لیا کریں۔ آپ پر شیر، کتا، سانپ، بچھو وغیرہ حملہ نہ کر سکیں گے حتی کہ اگر کوئی آپ پر فائر بھی مار دے تو گولی سے آپ کو معمولی خراش تک نہیں آئے گی:۔

أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ كُلِّهَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

دشمن کی تباہی:۔

کسی دشمن کی ہلاکت شرعاً جائز ہو تو یہ مسنون دعاء نہایت مؤثر ہتھیار ہے۔ عامل اگر اس کا چلہ کرلے تو بہت مفید رہے گا:۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ

دشمن کی ہلاکت و بربادی:۔

یہ بھی ایک مسنون دعاء ہے۔ اس کا سوالاکھ کا چلہ بھی نہایت مفید ہے۔

اَللّٰهُمَّ اكْفِنَا هُمْ بِمَا شِئْتَ

ہر قسم کے درد کے لئے:۔

یہ مسنون دعاء پہلے تین بار بسم اللہ شریف اور پھر سات بار یہ دعاء درد والی جگہ پر ہاتھ رکھ کر پڑھی جائے تو ہر قسم کے درد سے نجات مل جاتی ہے۔ عامل کو چاہئے کہ وہ اس کا سوالاکھ کا چلہ کرلے تاکہ آنے والے مریضوں کو اس کا پورا پورا فائدہ پہنچے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ أَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ

سحر اور لاعلاج مرض کے لئے:۔

اس دعاء کا دم کرنا اور چینی کی چالیس پلیٹوں پر لکھ کر مریض کو نہار منہ پلانا سحر شدید اور

امراضِ قدیمہ کے لئے نہایت مؤثر اور آخری علاج ہے۔ اس کا بھی سوالاکھ کا چلہ کریں:۔

يَا حَيُّ حِيْنَ لَا حَيَّ فِيْ دَيْمُوْمَةِ مُلْكِهٖ وَبَقَائِهٖ يَا حَيُّ

نوٹ: اس دعاء کے شروع اور آخر میں دونوں جگہ یاحی آرہا ہے جب اس کا ورد کر رہے ہوں تو آخر میں یاحی کا پڑھنا ضروری نہیں۔ ہاں جب سانس ٹوٹے تو آخر میں بھی یاحی پڑھیں گے اور پھر یاحی سے ورد کا تسلسل دوبارہ شروع کریں گے۔

اگر دشمن کا شدید خوف ہو:۔

تو پہلے سوالاکھ کا چلہ مکمل کریں پھر صبح وشام سو، سو بار اور ہر نماز کے بعد گیارہ گیارہ بار اس کا ورد رکھیں۔ عامل حضرات اس کا دم بھی کریں اور مریض کو لکھ کر بھی دیں۔ انشاء اللہ دشمن منتشر اور تتر بتر ہو جائیں گے اور ہر طرح کا خوف ختم ہو جائے گا:۔

اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَّوْعَاتِنَا

ہر مرض سے شفاء:۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ جس مریض پر یہ دعاء پڑھ لی جائے، موت کے سوا ہر بیماری کیلئے شفاء حاصل ہو جاتی ہے۔ اگر عامل اس کا سوالاکھ کا چلہ کرلے اور ہر مریض کو یہ دعاء سات بار پڑھ کر دم کرتا جائے تو لاکھوں لوگ فیضیاب ہو سکتے ہیں:۔

أَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ، رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ أَنْ يَّشْفِيَكَ

ہر مرض، آسیب، جادو کا علاج:۔

ہر مرض، آسیب، جادو کا علاج کرنے کے لئے لاحول کا سوالاکھ کا چلہ کریں:۔

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

ہر قسم کے دردوں کے لئے:۔

اگر اس دعاء کا سوالاکھ کا چلہ کرلیں تو سینکڑوں میل دور سے دردوں میں مبتلا

لوگوں کو فون پر تین بار دم کریں گے تو درد فوراً ختم ہو جائے گا۔ مریض سے کہیں کہ وہ درد کے مقام پر ہاتھ رکھ لے۔

اَللّٰهُمَّ اشْفِنَا بِشِفَائِكَ وَعَافِنَا بِدَوَائِكَ قَالَ عَبْدُكَ ابْنُ عَبْدِكَ۔

سوالاکھ سے کم تعداد کا چلہ اور اس کا معیار

آیات وادعیہ کے سوالاکھ کے چلے پر سرسری گفتگو کے بعد اب ہم بڑی آیات یا چھوٹی اور بڑی سورتوں کی زکوٰۃ پر بحث کریں گے۔ ظاہر ہے کہ آیت الکرسی، آیتِ قطب، سورۃ الفلق، سورۃ الناس وغیرہ آیات یا چھوٹی سورتوں کو نہ تو ہم روزانہ (۳۱۲۵) بار چالیس دن تک متواتر پڑھ کر سوالاکھ کا چلہ پورا کر سکتے ہیں۔ نہ ہی ان کے اعداد کو حروف سے ضرب دے کر کم از کم ان کی زکوٰۃ کبیر ہی نکال سکتے ہیں۔ اکبر اور اس سے اوپر کے درجوں کی زکوٰۃ کا تو یہاں تصور کر کے بھی رونگٹے کھڑے اور اوسان خطا ہو جاتے ہیں۔ آپ اکابرِ امت اور عاملین کاملین کی کتب کا مطالعہ کریں تو اسمائے حسنیٰ، چھوٹی آیات، بڑی آیات، چھوٹی سورتوں اور بڑی سورتوں کی زکوٰۃ کی تعداد و مقدار میں تدریجی طور پر ان کے ہاں کمی ہوتی چلی جاتی ہے۔

اسمائے حسنیٰ اور چھوٹی آیات میں سوالاکھ کا یا زکوٰۃ کبیر و اکبر وغیرہ کا طریقہ بڑی آیات میں مقدار کم ہو کر گیارہ سو، سات سو، تین سو تیرہ، سو، بہتر، اکتالیس تک ہوتی چلی جاتی ہے۔ پھر بڑی بڑی سورتوں یا آیات کے مجموعوں (جیسے منزل، آیاتِ حفظ، آیاتِ سحر، آیاتِ شفاء وغیرہ) میں تعداد مزید کم ہو جاتی ہے۔ اور اکیس بار، گیارہ بار، سات بار تک کا پڑھنا بھی کافی بتلایا جاتا ہے۔

عقلی سوال: یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر بڑی سورتوں میں صرف گیارہ بار یا سات بار پڑھنے سے عامل کو قوتِ تاثیر حاصل ہو جاتی ہے تو پھر اسمائے حسنیٰ میں اسے (۳۱۲۵) بار پڑھنے کا پابند کیوں بنایا جاتا ہے؟ وہاں اکیس یا گیارہ بار پڑھنے سے

اسے یہ قوت تاثیر کیوں حاصل نہیں ہوتی؟ یا یہ کہ اگر اسمائے حسنیٰ میں جبتک عامل روزانہ (۳۱۲۵) بار ایک لفظ کا ورد نہ کرے تو آپ کہتے ہیں وہ اس کا عامل نہیں بنا، پھر ان سورتوں میں یہ کیسے ممکن ہو گیا کہ صرف اکیس بار ورد کرنے سے وہ ان کا عامل بن گیا؟

جواب: (۱) یہ ہے کہ ورد میں پہلا مقصود یہ ہوتا ہے کہ عامل کسی بھی اسم، آیت یا دعاء کی تلاوت اور ورد پر اتنا وقت صرف کرے اور اتنی محنت کرے کہ اس ورد کی مشغولیت اس کی روزمرہ مصروفیات کا ایک معقول حصہ اپنے نام کر لے۔ اس سے عامل کو اس آیت یا دعاء سے ایک روحانی نسبت حاصل ہوتی ہے۔ اسمائے حسنیٰ اور چھوٹی آیات یا دعاؤں میں (۳۱۲۵) بار پڑھتے ہوئے سوالاکھ کی تعداد مکمل کرانے کا مقصد یہ ہے کہ چالیس دن تک متواتر گھنٹہ دو گھنٹہ روزانہ ان کی تلاوت میں مشغول رہے۔ اور بڑی آیات یا سورتوں میں اتنے وقت کی مصروفیت کا یہی مقصد چونکہ تھوڑی مقدار میں حاصل ہو جاتا ہے۔ اس لئے چالیس دن تک اتنی دیر اسے اس آیت کی تلاوت یا دعاء کے ورد میں مشغول رکھا جاتا ہے۔

(۲) اس کی دوسری وجہ شاید علمِ روحانیات میں یہ بھی ہو سکتی ہے کہ چھوٹی آیات یا اسمائے حسنیٰ میں چونکہ حروف کی تعداد کم ہوتی ہے اور ہر حرف پر حضور اقدس ﷺ کی جانب سے دس نیکیوں کا وعدہ (تلاوت پر) بھی فرمایا گیا ہے، ماہرین روحانیات چونکہ ہر حرف کا الگ موکل فرشتہ مانتے ہیں۔ اس لئے اسماء یا چھوٹی دعاؤں اور آیات میں حروف کم ہونے کی وجہ سے ان کے حروف کے موکلات سے عامل کی زیادہ مناسبت تب تک قائم نہیں ہوتی جب تک وہ انہیں زیادہ مقدار میں پڑھ کر بار بار نہ دہرائے جبکہ بڑی آیات اور سورتوں میں الفاظ و حروف زیادہ ہونے کی وجہ سے کم مقدار پر بھی ثواب زیادہ حاصل ہو جاتا ہے (ہر حرف پر دس نیکیوں کے حساب سے) اور کئی حروف بار بار ان آیات اور سورتوں میں دہرائے جاتے ہیں، اس لئے انہیں کم مقدار میں پڑھ کر بھی وہ برکات حاصل ہو جاتی ہیں جو اسمائے حسنیٰ اور چھوٹی آیات میں ایک بڑی اور معقول مقدار میں

تلاوت کے بغیر حاصل نہیں ہوتیں۔

اس تمہید کے بعد اب ہم چھوٹی اور بڑی سورتوں کے حوالے سے دو قسم کے ضوابط الگ الگ بیان کریں گے (۱) **عمومی ضابطہ** (۲) **خصوصی ضابطہ**۔ عمومی ضابطے میں ہم چند خاص آیات یا سورتوں یا دعاؤں کا ذکر کریں گے کہ ان کو اس مقدار میں روزانہ پڑھ کر (۴۱) دن مکمل کرلیں تو آپ اس کے عامل ہوجائیں گے۔ جبکہ خصوصی ضوابط میں بعض خاص آیات یا سورتوں کے پڑھنے کی ترتیب، مقدار اور کیفیت پر گفتگو کریں گے۔ خصوصی ضوابط میں سے ہر سورۃ کا ہر ضابطہ اور ہر طریقہ دوسرے طریقے اور دوسری سورتوں سے جداگانہ ہوگا۔

سورتوں کی زکوٰۃ کے تین عمومی ضابطے:۔

عمومی ضوابط میں ہم آیات، سورتوں اور دعاؤں کو تین حصوں میں تقسیم کرلیں گے اور یہ تقسیم مقدار کے حوالے سے ہوگی کہ فلاں فلاں آیات کو اتنی مقدار میں پڑھنا کافی ہے اور فلاں فلاں کو اتنی مقدار میں؛

گیارہ سو بار روزانہ

درج ذیل آیات، سورتوں یا دعاؤں کا وظیفہ گیارہ سو بار روزانہ کیا جائے:

آیات:۔

(1) آیت قطب:۔

ثُمَّ أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ أَمَنَةً نُعَاسًا يَغْشَىٰ طَائِفَةً مِنْكُمْ ۖ وَطَائِفَةٌ قَدْ أَهَمَّتْهُمْ أَنْفُسُهُمْ يَظُنُّونَ بِاللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ۖ يَقُولُونَ هَلْ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ مِنْ شَيْءٍ ۗ قُلْ إِنَّ الْأَمْرَ كُلَّهُ لِلَّهِ ۗ يُخْفُونَ فِي أَنْفُسِهِمْ مَا لَا يُبْدُونَ

لَكَ ۖ يَقُولُونَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ مَا قُتِلْنَا هَاهُنَا ۗ قُلْ لَوْ كُنْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ إِلَىٰ مَضَاجِعِهِمْ ۖ وَلِيَبْتَلِيَ اللَّهُ مَا فِي صُدُورِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِي قُلُوبِكُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝

(۲) آیاتِ سحر۔

(۱) فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ فَغُلِبُوا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوا صَاغِرِينَ ۝ وَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سَاجِدِينَ ۝ قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ رَبِّ مُوسَىٰ وَهَارُونَ ۝

(۲) فَلَمَّا جَاءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُوسَىٰ أَلْقُوا مَا أَنْتُمْ مُلْقُونَ ۝ فَلَمَّا أَلْقَوْا قَالَ مُوسَىٰ مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ ۖ إِنَّ اللَّهَ سَيُبْطِلُهُ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ ۝ وَيُحِقُّ اللَّهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ ۝

(۳) وَأَلْقِ مَا فِي يَمِينِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوا ۖ إِنَّمَا صَنَعُوا كَيْدُ سَاحِرٍ ۖ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ أَتَىٰ ۝

(۴) وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُو الشَّيَاطِينُ عَلَىٰ مُلْكِ سُلَيْمَانَ ۖ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلَٰكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ وَمَا أُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوتَ وَمَارُوتَ ۚ وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ أَحَدٍ حَتَّىٰ يَقُولَا إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ۖ فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهِ ۚ وَمَا هُمْ بِضَارِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ۚ وَلَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۚ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهِ أَنْفُسَهُمْ ۚ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ۝ وَلَوْ أَنَّهُمْ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَمَثُوبَةٌ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ خَيْرٌ ۖ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ۝

(۵) أَلَمْ تَرَ إِلَى الْمَلَإِ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنْ بَعْدِ مُوسَىٰ إِذْ قَالُوا لِنَبِيٍّ لَهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ أَلَّا تُقَاتِلُوا ۖ قَالُوا وَمَا لَنَا أَلَّا نُقَاتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَدْ أُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَأَبْنَائِنَا

فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا إِلَّا قَلِيلًا مِّنْهُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ

(۶) لَقَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ فَقِيرٌ وَنَحْنُ أَغْنِيَاءُ ۘ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوا وَقَتْلَهُمُ الْأَنبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَنَقُولُ ذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ

(۷) أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ كُفُّوا أَيْدِيَكُمْ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللَّهِ أَوْ أَشَدَّ خَشْيَةً ۚ وَقَالُوا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ لَوْلَا أَخَّرْتَنَا إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ ۗ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقَىٰ وَلَا تُظْلَمُونَ فَتِيلًا

(۸) وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ ابْنَيْ آدَمَ بِالْحَقِّ إِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ أَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْآخَرِ قَالَ لَأَقْتُلَنَّكَ ۖ قَالَ إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ

(۹) قُلْ مَن رَّبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ قُلِ اللَّهُ ۚ قُلْ أَفَاتَّخَذْتُم مِّن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ لَا يَمْلِكُونَ لِأَنفُسِهِمْ نَفْعًا وَلَا ضَرًّا ۚ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ أَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمَاتُ وَالنُّورُ ۗ أَمْ جَعَلُوا لِلَّهِ شُرَكَاءَ خَلَقُوا كَخَلْقِهِ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ۚ قُلِ اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ

سورتیں :۔

یہاں سورتوں کو نقل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ صرف نام دینا کافی ہے۔ ان سورتوں کے مقاصد واہداف اور فوائد و برکات پر مفصل گفتگو جامع الوظائف میں کی گئی ہے ان میں سے جس کی زکوۃ دینی ہو، گیارہ سو بار روزانہ پڑھ کر اکتالیس دن کا چلہ مکمل کریں۔ پھر صبح و شام (۴۱) بار کا معمول رکھیں۔ وہ سورتیں یہ ہیں۔

(۱) سورۃ الم نشرح (۲) سورۃ الفیل (۳) سورۃ القریش (۴) سورۃ الکوثر (۵) سورۃ تبت یدا (۶) سورۃ الاخلاص (۷) سورۃ الفلق۔

دعائیں :۔

درج ذیل دعاؤں کی زکوۃ بھی اکتالیس روز تک گیارہ سو بار روزانہ پڑھنے سے

ادا ہو جائے گی :۔

(۱) **مالی ترقی :** کے لئے یہ درود شریف پہلے زکوۃ نکال کر بعد میں روزانہ ایک تسبیح صبح و شام پڑھیں :۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ۔

(۲) **شفائے امراض :** کے لئے اکتالیس روز تک گیارہ سو بار اس درود شریف کا ورد کریں۔ پھر صبح و شام (مریض یا عامل) سو بار کا ورد رکھے :۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ طِبِّ الْقُلُوْبِ وَدَوَائِهَا وَعَافِيَةِ الْاَبْدَانِ وَشِفَائِهَا وَنُوْرِ الْاَبْصَارِ وَضِيَائِهَا وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ دَائِمًا اَبَدًا۔

(۳) **سحر اور جنات سے نجات :** کیلئے اس دعاء کی زکوۃ نکال لیں پھر معمول جاری رکھیں مریضوں کو دم بھی کریں اور لکھ کر گلے میں بھی ڈالیں :۔

بِسْمِ اللّٰهِ سَدَدْتُ اَفْوَاهَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالشَّيَاطِيْنِ وَالسَّحَرَةِ وَالْاَبَالِسَةِ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالشَّيَاطِيْنِ وَاَعُوْذُ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْاَعَزِّ وَبِاللّٰهِ الْكَبِيْرِ الْاَكْبَرِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

(۴) **ہر طرح کے سحر کا خاتمہ:** حضرت عبداللہ بن سلام والی اس دعاء کی زکوۃ عاملین حضرات ضرور نکالیں۔ پھر صبح و شام اس کا سو بار کا معمول بھی رکھیں۔ اس کے بعد اس کے دم کا صحیح معنوں میں فائدہ بھی ہوگا اور مریضوں کی دعائیں بھی آپ کو ملیں گی :۔

اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ الَّذِيْ لَيْسَ شَيْءٌ اَعْظَمَ مِنْهُ وَبِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ وَبِاَسْمَاءِ اللّٰهِ الْحُسْنٰى

كُلِّهَا، مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَأَ وَبَرَأَ۔

(۵) اسمِ اعظم کی دعاء: عاملین کو صرف وظائف ہی پر توجہ مرکوز کر کے نہیں بیٹھ جانا چاہئے۔ بلکہ اس سے کہیں زیادہ انحصار دعاء پر کرنا چاہئے۔ انبیاء علیہم السلام کی سنت دعاء ہے، وظائف نہیں! اسمِ اعظم کی اس دعاء کو اکتالیس دن تک گیارہ سو بار اور اس کے بعد روزانہ سو، سو بار صبح وشام کا معمول بنا کے رکھیں اور روزانہ ہر اس مریض کے لئے رات کو تہجد میں یا نوافل قضائے حاجت پڑھ کر گڑگڑا کر اللہ تعالیٰ سے صحت یابی کے لئے دعاء مانگیں جس کو دن کے وقت دم کیا ہے تو دم اور دعا مل کر اس کی شفایابی کا ذریعہ بن جائیں گے۔ دعائے اسمِ اعظم یہ ہے:۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاَنِّيْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۔

ہر زمینی وآسمانی بلا: سے تحفظ اور بچاؤ کے لئے درج ذیل دعاء اکتالیس دن تک گیارہ سو بار پڑھ کر بعد میں روزانہ سو سو بار صبح وشام کا معمول رکھیں:۔

رَفَعْتُ وَدَفَعْتُ بِاَمْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى كُلَّ بَلَاءٍ وَّقَضَاءٍ يَّجِيْءُ مِنْ هٰذِهِ الْجِهَاتِ السِّتِّ۔

سات سو بار روزانہ کی زکوٰۃ

بعض اعمال میں سات سو بار روزانہ اکتالیس دن پڑھ کر زکوٰۃ دی جاتی ہے۔ ان میں قرآنی سورتیں، قرآنی آیات کے مجموعے اور دعائیں شامل ہیں:۔

قرآنی آیات

تسخیرِ خلائق: کے لئے عاملین کی یہ اپنی ضرورت ہے کہ درج ذیل آیات کا ایک چلہ سات سو بار روزانہ کی ترتیب سے اکتالیس دن تک کریں اور بعد میں صبح وشام اکیس بار کا معمول رکھیں۔ پبلک ڈیلنگ سے وابستہ دوسرے حضرات (ڈاکٹر، وکیل، حکیم) بھی اس سے بھرپور فائدہ اٹھا سکتے ہیں:۔

يُحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ فَلَمَّا رَاَيْنَهٗٓ اَكْبَرْنَهٗ وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ؕ اِنْ هٰذَآ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ ۝ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا ؕ وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا ۝

اسقاطِ حمل: سے حفاظت کیلئے عاملین اگر پہلے ان آیات کا سات سو بار روزانہ کی مقدار سے اکتالیس دن کا چلہ کر لیں پھر گیارہ بار روزانہ معمول میں رکھیں تو ان آیات کے ذریعے جس مریضہ کو دم کریں گے الگ کر دیں گے، تعویذ بنائیں گے، انشاء اللہ انہیں یقیناً شفاء ملے گی اور آئندہ وہ اسقاطِ حمل سے محفوظ رہیں گی:۔

۱ اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ؕ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ؕ وَلَقَدْ اٰتَيْنَآ اِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِيْنَ ۝ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ ؕ وَيَعْقُوْبَ نَافِلَةً ؕ وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ۝ وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ وَزَكَرِيَّآ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ۝ وَالَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝

اسمِ اعظم: حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ارشاد ہے کہ سورۃ الحدید کی پہلی چھ آیات اسمِ اعظم ہیں۔ جو عامل (یا کوئی بھی شخص) ان آیات کو اکتالیس دن تک سات سو بار اور بعد میں (۲۱) بار روزانہ صبح وشام کا ورد بنالے گا اس کے تمام کام خود بخود ہوتے چلے جائیں گے اور اسے وہاں سے غیبی نصرت حاصل ہوگی جہاں سے اسے گمان بھی نہ ہوگا:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ

وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝ هُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝ لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَإِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ۝ يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَهُوَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝

آیاتِ شفاء : پیچھے ہم نے ان کی علیحدہ علیحدہ زکوۃ کا نصاب بیان کیا تھا۔ اس طریقے پر ایک تو محنت بھی بہت زیادہ صرف ہوتی ہے، دوسرے ہر آیت کا الگ الگ وظیفہ کرنے کیلئے سال بھر کا عرصہ درکار ہے۔ (لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ اس چلے کے بعد عامل آیاتِ شفاء کا سیف زبان ہو جاتا ہے اور اس کی زبان سراپا شفاء بن جاتی ہے)۔

اگر کوئی آدمی ان کی اکٹھی زکوۃ دینا چاہے تو وہ ان چھ آیات کو روزانہ سات سو بار اکتالیس دن تک اور بعد میں صبح وشام (۲۱) بار معمول میں رکھے۔ (اگرچہ اس زکوۃ کی تاثیر الگ الگ سوا لاکھ کی مقدار والی زکوۃ سے بہت کم ہے لیکن پھر بھی) انشاء اللہ یہ آیات پڑھ کر جسے دم کریں گے، لکھ کر دیں گے، حتی کہ اجازت دیں گے، اسے فوراً اور یقیناً شفاء نصیب ہوگی۔

ہفت سلام : ان کی بھی انفرادی زکوۃ کا بیان گذر چکا ہے۔ اگر کوئی شخص ایک ہی چلہ میں ان کی زکوۃ دینا چاہے تو وہ سات سو بار کی مقدار سے زکوۃ ادا کرلے۔ بیماری، دردوں، پھوڑے پھنسیوں، گلٹیوں سے شفاء یابی کے لئے اس کا دم کرنا نہایت مؤثر ہو جائے گا۔ اور ان کے علاوہ جس شخص کو جان کا خطرہ ہو کہ کوئی اسے قتل کرنا چاہتا ہے اسے ان آیات کا تعویذ لکھ کر دیں گے تو اسے تحفظ حاصل ہوگا۔

سورتیں

سورۃ الطارق : اس سورت کا جو شخص عامل بن جائے وہ نہ صرف آسیب زدہ مریضوں کے آسیب کو پلک جھپکنے میں حاضر اور گرفتار کرنے کی طاقتور ترین صلاحیت

سے مالا مال ہو جاتا ہے بلکہ ایسے چور آسیبوں اور جنات کی طلبی اور ان سے مسروقہ مال کی واپسی پر بھی قدرت حاصل کر لیتا ہے جو جنات گھروں سے پیسے اور زیورات وغیرہ چوری کر لیتے ہیں۔

آسیبوں سے مسروقہ مال چالیس دن کے اندر اندر واپس منگوایا جا سکتا ہے۔ اس کے بعد واپسی مشکل ہو جاتی ہے۔ اس کا مفصل طریقہ جامع الوظائف میں دیا جا چکا ہے۔

دعائیں

(۱) **شفاء من کل داء :** اس دعاء کا وظیفہ تو ہر عامل کو ضروری کرنا چاہئے۔ امام شافعی اس کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ ہر بیماری میں بالخصوص دردوں (دانت درد، پیٹ درد، گردے کا درد، سر درد، جوڑوں کا درد وغیرہ) میں اکسیر کا درجہ رکھتی ہے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ أُسْكُنْ أَيُّهَا الْوَجَعُ بِاللّٰهِ الَّذِي سَكَنَ لَهُ مَا فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ أُسْكُنْ أَيُّهَا الْوَجَعُ بِاللّٰهِ الَّذِي إِنْ يَشَأْ يُسْكِنِ الرِّيحَ فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰى ظَهْرِهٖ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ۔ سَكَّنْتُكَ أَيُّهَا الْوَجَعُ بِاللّٰهِ الَّذِي يُمْسِكُ السَّمَآءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهٖ ۔ إِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ۔ أُسْكُنْ أَيُّهَا الْوَجَعُ بِاللّٰهِ الَّذِي يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ أَنْ تَزُولَا وَلَئِنْ زَالَتَا إِنْ أَمْسَكَهُمَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ بَعْدِهٖ

اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا۔ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

قرض کی ادائیگی: اگر کوئی شخص قرض میں اس قدر ڈوب گیا ہو کہ اس سے باہر نکلنے کے آثار بالکل ناپید ہو چکے ہوں۔ وہ پہلے اکتالیس دن تک سات سو بار پھر روزانہ ہر نماز کے بعد سات بار یہ دعا پڑھے۔ انشاء اللہ اسے اللہ تعالیٰ کی ایسی غیبی مدد حاصل ہوگی کہ نہ صرف وہ قرض سے باہر آ جائے گا بلکہ دیگر کئی طرح کی آفات وبلیات سے بھی محفوظ ہو جائے گا۔ لیکن شرط یہ ہے کہ عمل شروع کرنے سے پہلے ایک تو یہ پختہ نیت کرلے کہ آمدن میں وسعت اور وسائل میں بہتری آنے پر سب سے پہلے میں قرض کی پائی پائی چکاؤں گا، پھر کوئی اور کام کروں گا۔ ایسا نہ ہو کہ وسائل بہتر ہونا شروع ہوں تو نئی گاڑیاں لینی شروع کردے، گھر میں آئے روز سالگرہ اور اس قسم کے فضول فنکشن رکھنے شروع کردے اور قرض کی ادائیگی کی طرف توجہ نہ دے۔ ایسے میں نصرت الٰہی اپنے قدم روک لیتی ہے بلکہ مزید بربادی کے امکانات زیادہ روشن ہو جاتے ہیں۔ دوسری شرط یہ ہے کہ اس عمل کے شروع کرنے سے پہلے یہ نیت بھی کرلے کہ آئندہ روکھی سوکھی کھالوں گا، تنگی کاٹ لوں گا مگر قرض نہیں لوں گا۔

بعض لوگ قرض اور مالی پریشانیوں کی شکایات لے کر آتے ہیں اور ان کے حالات سن کر آدمی کانوں کو ہاتھ لگانے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ ابھی چند روز پہلے ایک فیملی میرے پاس مالی حالات کا رونا لے کر آئی۔ باتوں باتوں میں پتہ چلا کہ میاں صاحب ماشاء اللہ پچاس ہزار روپے تنخواہ لے رہے ہیں۔ بچے بھی صرف تین ہیں۔ میں حیران کہ لوگ آٹھ دس ہزار میں چھ چھ بچے عمدگی سے پال رہے ہیں، انہیں کیا افتاد آپڑی ہے کہ اتنی مختصر فیملی کو پچاس ہزار روپے ماہوار کافی نہیں ہو رہے۔

سوال وجواب کرنے پر معلوم ہوا کہ مکان بھی عالیشان قسم کا اور پوش علاقے میں کرائے پر لے رکھا ہے۔ مکان لیتے ہی سب سے پہلے اس کی مکمل ڈیکوریشن کروائی ہے

(حالانکہ مکان اپنا نہیں ہے) پھر بیٹا او لیول کے بعد ایف ایس سی کرنے کے لئے تیار نہیں ہوا کہ وہاں چھوٹی کلاس اور ہلکے سٹینڈرڈ کے لوگوں کے بچے پڑھتے تھے۔ اس لئے اسے اے لیول کروانے کیلئے خاصے مہنگے سکول میں داخل کرایا گیا۔ لاکھوں روپے اس کی فیس، داخلوں، کتابوں کی مد میں خرچ ہو جاتے ہیں اور بچیاں چار چار ہزار روپے ماہوار فیس والے سکول میں پڑھ رہی ہیں ٹیوشن کا وبال الگ سے اٹھا رکھا ہے اور دین وغیرہ کے کرائے اس کے علاوہ ہیں۔

بھئی اگر اخراجات کے پاؤں، آمدن کی چادر سے باہر نکالو گے تو مصیبت تو آئے گی، پریشانی تو ہوگی!

ایسے لوگوں کو کوئی دعا یا وظیفہ بتانا بالکل فضول ہے جو جانتے بوجھتے ہوئے اپنے اخراجات اپنی آمدن سے زیادہ کرتے اور بعد میں تنگی، افلاس اور مالی پریشانی کا رونا روتے پھرتے ہیں یہ وظائف صرف ان لوگوں کو فائدہ دیتے ہیں جو آمدن اور خرچ کا توازن تو درست رکھتے ہیں مگر کاروباری حالات یا کسی اور حادثے کی وجہ سے ان کی آمدن کے وسائل سکڑنا شروع ہو گئے ہیں یا بیماری وغیرہ کی وجہ سے اخراجات کا دائرہ پھیلنا شروع ہو گیا ہے۔ ایسے لوگ اگر اخلاص نیت اور اعتماد ویقین سے یہ دعا سات سو بار اکتالیس دن تک اور پھر ہر نماز کے بعد سات بار پڑھیں گے تو یقیناً اللہ تعالیٰ انہیں قرض کی دلدل سے باہر نکلنے میں مدد دیں گے:-

اَللّٰهُمَّ فَارِجَ الْهَمِّ، اَللّٰهُمَّ كَاشِفَ الْغَمِّ، اَللّٰهُمَّ مُجِيْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ، رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا، اَسْئَلُكَ اَنْ تَرْحَمَنِيْ فَارْحَمْنِيْ رَحْمَةً تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَمَّنْ سِوَاكَ۔

تین سو بار روزانہ کی زکوۃ

بعض اعمال کی روزانہ تین سو تیرہ بار پڑھ کر اکتالیس دن میں زکوۃ پوری ہو جاتی ہے۔ انہیں زکوۃ کے بعد روزانہ صبح وشام گیارہ بار معمول میں رکھیں تاکہ عمل ضائع نہ ہو۔

آیات:۔

آیات الحفظ: اگر کوئی عامل آیات الحفظ کا عامل بننا چاہے تو وہ انہیں اکتالیس دن روزانہ تین سو تیرہ بار پڑھ لیا کرے۔ ان کا مضبوط عامل بن جائے گا۔ اس کے بعد وہ جس آسیب یا سحر کے مریض کا علاج کرے آخر میں گیارہ بار یہ آیات پڑھ کر اس کے جسم کا حصار کرے گا یا جسے یہ آیات لکھ کر گلے میں باندھنے کے لئے دے گا وہ سحر اور آسیب سے ہمیشہ کے لئے محفوظ رہے گا۔

ان آیات سے صرف آسیب اور سحر سے ہی نہیں بلکہ دنیا کے ہر شر اور ضرر سے حفاظت ہوتی ہے کسی کو جان کا خطرہ ہو تو اسے لکھ کر دیں۔ یا ویسے حفاظت کے لئے آپ جس کو دیں گے وہ کسی بھی قسم کے ضرر سے محفوظ رہے گا۔ اگر چلتی گولیوں کی بوچھاڑ میں سے بھی گذرے تو گولی اسے نہیں لگے گی۔ آیات حفظ یہ ہیں:۔

وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ۝ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا وَهُوَ أَرْحَمُ الرّٰحِمِينَ ۝ وَحِفْظًا مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَارِدٍ ۝ وَحَفِظْنٰهَا مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ رَجِيمٍ ۝ وَحِفْظًا ذٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ۝ إِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ۝ إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ ۝ إِنَّهُ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيدُ ۝ وَهُوَ الْغَفُورُ الْوَدُودُ ۝ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيدُ ۝ فَعَّالٌ لِمَا يُرِيدُ ۝ هَلْ أَتٰكَ حَدِيثُ الْجُنُودِ ۝ فِرْعَوْنَ وَثَمُودَ ۝ بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي تَكْذِيبٍ ۝ وَاللّٰهُ مِنْ وَرَائِهِمْ مُحِيطٌ ۝ بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَجِيدٌ ۝ فِي لَوْحٍ مَحْفُوظٍ ۝ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ۝ إِنَّ رَبِّي عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيظٌ ۝ لَهُ مُعَقِّبٰتٌ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ يَحْفَظُونَهُ مِنْ أَمْرِ اللّٰهِ ۝ إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحٰفِظُونَ ۝ وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِينَ ۝ وَرَبُّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيظٌ ۝ اللّٰهُ حَفِيظٌ عَلَيْهِمْ وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيلٍ ۝ وَعِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِيظٌ ۝ لِكُلِّ أَوَّابٍ حَفِيظٍ ۝ وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِينَ ۝

آیات الفتح: فتوحات وترقی، مالی وسائل کی وسعت، رزق کی فراوانی اور قضائے حاجات کے لئے آیات الفتح تریاق کا درجہ رکھتی ہیں۔ ان کی زکوۃ ادا کرنی ہو تو تین سو تیرہ بار روزانہ اکتالیس روز تک پڑھیں اور بعد میں صبح وشام (۲۱) بار کا معمول رکھیں:۔

فَعَسَى اللّٰهُ أَنْ يَأْتِيَ بِالْفَتْحِ أَوْ أَمْرٍ مِنْ عِنْدِهِ ۝ وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ ۝ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِينَ ۝ وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرٰى آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۝ إِنْ تَسْتَفْتِحُوا فَقَدْ جَاءَكُمُ الْفَتْحُ ۝ وَلَمَّا فَتَحُوا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ إِلَيْهِمْ ۝ وَاسْتَفْتَحُوا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ ۝ وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِنَ السَّمَاءِ فَظَلُّوا فِيهِ يَعْرُجُونَ ۝ قَالَ رَبِّ إِنَّ قَوْمِي كَذَّبُونِ ۝ فَافْتَحْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَنَجِّنِي وَمَنْ مَعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا وَمَا يُمْسِكْ فَلَا مُرْسِلَ لَهُ مِنْ بَعْدِهِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ حَتّٰى إِذَا جَاءُوهَا وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خٰلِدِينَ ۝ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا ۝ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا ۝ وَمَغَانِمَ كَثِيرَةً يَأْخُذُونَهَا ۝ فَفَتَحْنَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ بِمَاءٍ مُنْهَمِرٍ ۝ نَصْرٌ مِنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ ۝ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۝

ہفت آیات تحفظ: ان آیات کا ورد بھی ہر طرح کے شر اور ضرر سے حفاظت میں رکھتا ہے۔ اگر کوئی ان کی تین سو تیرہ بار یومیہ اکتالیس دن کی زکوۃ ادا کرے تو اس کا عمل نور علی نور بن جاتا ہے۔ بعد میں صبح وشام سات بار پڑھنا کافی ہے:۔

(۱) قُلْ لَنْ يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا هُوَ مَوْلٰنَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ۝

(۲) وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ وَإِنْ يُرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَادَّ لِفَضْلِهِ يُصِيبُ بِهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝

(۳) وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا كُلٌّ فِي كِتٰبٍ مُبِينٍ ۝

(۴) اِنِّی تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ رَبِّی وَرَبِّکُمْ مَا مِنْ دَآبَّۃٍ اِلَّا ھُوَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِھَا اِنَّ رَبِّی عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ

(۵) وَکَاَیِّنْ مِّنْ دَآبَّۃٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَھَا اللّٰہُ یَرْزُقُھَا وَاِیَّاکُمْ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

(۶) مَا یَفْتَحِ اللّٰہُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَۃٍ فَلَا مُمْسِکَ لَھَا وَمَا یُمْسِکْ فَلَا مُرْسِلَ لَہٗ مِنْ بَعْدِہٖ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ

(۷) وَلَئِنْ سَاَلْتَھُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَیَقُوْلُنَّ اللّٰہُ قُلْ اَفَرَءَیْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اِنْ اَرَادَنِیَ اللّٰہُ بِضُرٍّ ھَلْ ھُنَّ کٰشِفٰتُ ضُرِّہٖ اَوْ اَرَادَنِیْ بِرَحْمَۃٍ ھَلْ ھُنَّ مُمْسِکٰتُ رَحْمَتِہٖ قُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ عَلَیْہِ یَتَوَکَّلُ الْمُتَوَکِّلُوْنَ

دعائیں:۔

گھر کی آسیب سے حفاظت: کے لئے حرز ابی دجانہ کی تین سو تیرہ بار اکتالیس دن تک پڑھ کر زکوٰۃ ادا کر لیں۔ پھر روزانہ صبح وشام تین بار معمول میں رکھیں اور آسیب زدہ گھروں کی حفاظت اور جنات کو ان گھروں سے بھگانے کے لئے یہ حرز جس کو بھی لکھ کر دیں گے، اسے پورا پورا فائدہ ہوگا:۔

ھٰذَا کِتَابٌ مِّنْ مُّحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اِلٰی مَنْ طَرَقَ الدَّارَ مِنَ الْعُمَّارِ وَالزُّوَّارِ وَالسَّآئِحِیْنَ اِلَّا طَارِقًا یَّطْرُقُ بِخَیْرٍ یَّارَحْمٰنُ اَمَّا بَعْدُ: فَاِنَّ لَنَا وَلَکُمْ فِی الْحَقِّ سَعَۃً۔ فَاِنْ تَکُ عَاشِقًا مُّوْلِعًا اَوْ فَاجِرًا مُّقْتَحِمًا اَوْ دَاعِیًا حَقًّا مُّبْطِلًا فَھٰذَا کِتَابُ اللّٰہِ یَنْطِقُ عَلَیْنَا وَعَلَیْکُمْ بِالْحَقِّ۔ اِنَّا کُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ وَرُسُلُنَا یَکْتُبُوْنَ مَا تَمْکُرُوْنَ۔ اُتْرُکُوْا صَاحِبَ کِتَابِیْ ھٰذَا وَانْطَلِقُوْا اِلٰی عَبَدَۃِ الْاَصْنَامِ وَاِلٰی مَنْ یَّزْعَمُ اَنَّ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ کُلُّ شَیْءٍ ھَالِکٌ اِلَّا

وَجْھَہٗ، لَہُ الْحُکْمُ وَاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ تُغْلَبُوْنَ۔ حٰمٓ لَا تُنْصَرُوْنَ۔ حٰمٓعٓسٓقٓ تَفَرَّقَ اَعْدَآءُ اللّٰہِ وَبَلَغَتْ حُجَّۃُ اللّٰہِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ فَسَیَکْفِیْکَھُمُ اللّٰہُ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

چہل قاف کبیر: جنات اور جادو سے نجات کے لئے چہل کاف کا عمل بہت چلتا ہوا اور مشہور ہے۔ اسے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی سے منسوب کیا جاتا ہے۔ حضرت شیخ ہی سے منسوب یہ دوسرا عمل چہل قافِ کبیر کا ہے۔ اس سے دم کرنے کی ترکیب ہم نے جامع الوظائف میں دی تھی۔ یہاں اس کی زکوٰۃ اور معمول کی ترتیب بھی بتلا رہے ہیں کہ تین سو تیرہ بار روزانہ کے حساب سے اکتالیس دن اس کی زکوٰۃ ادا کریں۔ پھر (۱۱) بار صبح وشام اسے معمول میں رکھیں۔

جو حضرات چہل کاف کا عمل کر رہے ہیں وہ ایک بار اس کو آزما کر دیکھیں، انشاء اللہ اس سے بھی بڑھ کر نتائج اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کریں گے:۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ قَادِرٌ رَّبٌّ قَلَّدَ قَضَآءً قَھْقَرَ اَقْوَالَ بِقَرْقَارٍ مَّعَ قُرَیْشٍ فِیْ قَبْقُوْشٍ بِحَقٍّ قَلَانِسَ قُطْبِ الْقَمْقَامِ الْقَانِقِ۔ فَقَرْقَرِیْ تَقَبَّلْ بِقَبُوْلٍ قُرْبٍ قُدْسٍ عَنِ الْقِرَامِ قَیَّاقُوْمٌ بِقَرْقَبِھَا فِیْ قَبْقَابٍ بِقَفْقَفَۃٍ قَفْقَفَۃٌ۔ فَقَبْرٍ قِطَابِیْ وَاقْسِمْ قَقْنَدْ یَا قَوِیُّ۔

ظالم سے نجات: اگر کوئی شخص کسی ظالم کے ظلم وستم سے بہت عاجز آ گیا ہو اور اس سے نجات کا کوئی راستہ نہ ہو تو وہ اکتالیس روز تک تین سو تیرہ بار یہ دعاء پابندی سے پڑھے۔ ظالم اگر اس دوران انجام کو پہنچ بھی جائے تو بھی چلہ جاری رکھے۔ بعد میں اس کا معمول تین تین بار صبح وشام کا جاری رکھے مگر جس جگہ ظالم کا نام لینا ہوتا ہے وہاں صرف شیطان کا نام لے۔ لیکن کسی شخص کے خلاف یہ عمل کرنے سے پہلے کسی غیر جانبدار اور متقی دپرہیزگار مفتی سے اس کے جواز کا فتویٰ ضرور لے لے۔

اگر کوئی عامل لوگوں کو فائدہ پہنچانے کے لئے اس دعاء کا عمل کرنا چاہتا ہو (بشرطیکہ وہ

اسے پیشہ نہ بنائے اور محض پیسے بٹورنے کے لئے لوگوں کے خلاف ایسا عمل استعمال نہ کرے بلکہ صرف اور صرف ایسے انتہائی اور حقیقی مظلوم کی مدد کرنے کے لئے استعمال کرے جس کی مدد کرنا واجب ہو چکا ہو اور دوسرے فریق کا ظالم ہونا قطعی دلائل سے ثابت ہو چکا ہو۔ ہم اس کی اجازت عاملین کو صرف ان شرائط کی صورت میں دے رہے ہیں۔ وگرنہ ہماری اجازت بھی نہیں ہے اور کرنے والا دنیا اور آخرت میں اس کا انجام بھی بھگتے گا اور فساد فی الارض کا مجرم ہونے کے ناطے شرعاً ساحر کے حکم میں داخل (اور واجب القتل ہوگا) دعاء یہ ہے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ اَللّٰهُمَّ يَا مَوْضِعَ كُلِّ شَكْوٰى وَشَاهِدَ كُلِّ نَجْوٰى وَيَا عَالِمَ كُلِّ خَفِيَّةٍ وَّيَا كَاشِفَ كُلِّ بَلِيَّةٍ ۔ يَا مُنَجِّيَ مُوْسٰى وَمُحَمَّدٍ وَّاِبْرَاهِيْمَ الْخَلِيْلِ، صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ، اَدْعُوْكَ يَا اِلٰهِيْ دُعَاءَ مَنِ اشْتَدَّتْ فَاقَتُهٗ وَضَعُفَتْ قُوَّتُهٗ وَقَلَّتْ حِيْلَتُهٗ دُعَاءَ الْغَرِيْقِ الْمَلْهُوْفِ الْمَكْرُوْبِ الْمَشْغُوْفِ الَّذِيْ لَا يَجِدُ لِكَشْفِ مَا نَزَلَ بِهٖ اِلَّا اَنْتَ ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ فَارْحَمْنَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَاكْشِفْ عَنَّا مَا نَزَلَ بِنَا مِنْ عَدُوِّنَا وَعَدُوِّكَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ وَمِنْ هٰؤُلَآءِ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ الْبَاغِيْنَ

(اگر ایک دشمن ہو تو هٰؤُلَآءِ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ الباغین کی جگہ اس کے نام اور عہدہ کا ذکر کرکے الظَّالِمِ کہیں)

يَارَبَّ الْعَالَمِيْنَ ۔ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔ وَاغَوْثَاهُ (تین بار کہیں) يَا اَللّٰهُ (تین بار) اَللّٰهُمَّ يَا بَارِيْ لَا بَارِيَ لَكَ، يَادَآئِمُ لَا نَفَادَ لَكَ، يَاحَيُّ يَا مُحْيِيَ الْمَوْتٰى ، يَا قَآئِمًا عَلٰى كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ ۔ اِلٰهِيْ اَنْتَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ۔ اِلٰهَنَا وَاِلٰهَ كُلِّ شَيْءٍ اِلٰهًا وَّاحِدًا ، اَسْئَلُكَ بِالْكَلِمَاتِ التَّآمَّةِ كُلِّهَا الْاَمْنَ وَالْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ الدَّآئِمَةَ فِي

الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَفِي الْاَهْلِ وَالْجَسَدِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ وَالْمُسْلِمِيْنَ اَجْمَعِيْنَ يَارَبَّ الْعَالَمِيْنَ، اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّارْحَمْنِيْ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ، وَاكْشِفْ عَنِّيْ مَا نَزَلَ بِيْ مِنْ ضُرٍّ وَّكُلِّ مَا اَرَدْتُّ وَخَلِّصْنِيْ خَلَاصًا جَمِيْلًا يَارَبَّ الْعَالَمِيْنَ ۔ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ ۔

اسم اعظم کی دعاء: یہ دعاء حضرت شقیق بن ابراہیم بلخی کے طریق اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی روایت سے ابونعیم نے حلیۃ الاولیاء میں مرفوعاً روایت کی ہے ۔ اور بہت فضائل بیان کئے ہیں (جو جامع الوظائف میں دیکھے جاسکتے ہیں)۔ تین سو تیرہ بار اکتالیس دن پڑھ کر صبح وشام سات بار پڑھنے والا مستجاب الدعوات ہوجاتا ہے۔ فرائض اور سنن کا پورا اہتمام کرے اور بداعمالیوں سے بچتا رہے۔ دعاء یہ ہے:۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ حَيٌّ لَّا تَمُوْتُ، وَخَالِقٌ لَّا تُغْلَبُ، وَبَصِيْرٌ لَّا تَرْتَابُ، وَمُجِيْبٌ لَّا تَسْاَمُ، وَجَبَّارٌ لَّا تَظْلِمُ، وَعَظِيْمٌ لَّا تُرَامُ، وَعَالِمٌ لَّا تُعَلَّمُ، وَقَوِيٌّ لَّا تَضْعُفُ، وَعَدْلٌ لَّا تَحِيْفُ، وَحَكِيْمٌ لَّا تَجُوْرُ، وَمَنِيْعٌ لَّا تُقْهَرُ، وَمَعْرُوْفٌ لَّا تُنْكَرُ، وَوَكِيْلٌ لَّا تُخَالَفُ، وَغَالِبٌ لَّا تُغْلَبُ، وَوَلِيٌّ لَّا تَسْاَمُ، وَفَرْدٌ لَّا تَسْتَشِيْرُ، وَوَهَّابٌ لَّا تَمَلُّ، وَسَرِيْعٌ لَّا تَذْهَلُ، وَجَوَادٌ لَّا تَبْخَلُ، وَعَزِيْزٌ لَّا تُذَلُّ، وَحَافِظٌ لَّا تَغْفُلُ، وَقَيُّوْمٌ لَّا تَنَامُ، وَدَآئِمٌ لَّا تَفْنٰى، وَبَاقٍ لَّا تَبْلٰى، وَوَاحِدٌ لَّا تُشَبَّهُ، وَغَنِيٌّ لَّا تُنَازَعُ، يَا كَرِيْمُ يَا كَرِيْمُ يَا كَرِيْمُ الْجَوَادُ الْمُكْرِمُ، يَاقَدِيْرُ الْمُجِيْبُ الْمُتَعَالِيْ، يَاسَلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْوَهَّابُ الْجَبَّارُ، يَاقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ، يَاعَزِيْزُ الْمُعِزُّ الْمُعْتَزُّ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ۔



سورۃ یٰسٓ شریف کی زکوٰۃ

اب ہم بعض سورتوں کی خصوصی زکوۃ کے طریقے دینا چاہتے ہیں۔ جو سابقہ عمومی ضوابط سے یکسر مختلف اور انہی سورتوں سے مختص طریقہ زکوۃ ہے۔ سورۃ یسین شریف کی زکوۃ کے دو طریقے نہایت اعلیٰ اور کامیاب ہیں:۔

پہلا طریقہ: یہ ہے کہ اکتالیس دن تک روزانہ اکتالیس بار پڑھیں پھر تین بار صبح پڑھ کر اس کے بعد وہ دعاء بھی ایک بار یا تین بار پڑھ لیا کریں جو **جامع الوظائف** میں **سورۃ یسین** کی عملیات میں دی گئی ہے۔ قضائے حاجات، حصول مقاصد، حل مشکلات، استجابت دعاء کے لئے یہ طریقہ نہایت اعلیٰ و مؤثر ہے۔

دوسرا طریقہ: یہ ہے کہ پہلی مبین پر پہنچ کر نئے سرے سے تلاوت شروع کریں۔ پھر دوسری بار دوسری مبین سے تلاوت منقطع کرکے سورت کا نئے سرے سے آغاز کریں۔ اس طرح یسین شریف میں سات بار مبین آتی ہے، سات بار ہر مبین سے ترتیب وار واپس آتے جائیں اور آٹھویں بار سورت مکمل کریں۔ اس طرح آپ کی ایک بار کی مبین کے ساتھ تلاوت مکمل ہوئی۔ اس ترتیب سے سات بار اکتالیس روز تک پڑھیں۔ پھر روزانہ ایک بار مبین کے ساتھ پڑھنے کا معمول جاری رکھیں۔ جب کوئی حاجت پیش آئے سجدہ میں جا کر مبین کے ساتھ سات بار پڑھیں، انشاء اللہ ہر حاجت روا ہوگی، بڑی سے بڑی مشکل دور ہوگی اور بڑی

سے بڑی ضرورت پوری ہوگی۔

جب خصوصی کے لئے سات بار سجدہ میں جا کر مبین کے ساتھ پڑھنا شروع کریں زیادہ سے زیادہ گیارہ دن کے اندر اندر مطلوب آپکے قدموں میں سر کے بل حاضر ہوگا۔

سورۃ المزمل کی زکوٰۃ:۔

سورۃ المزمل کا عمومی طریقہ زکوۃ پہلے بیان کیا جاچکا ہے۔ اس طریقے پر جنات کو حاضر کرنے، جادو کو ختم کرنے اور جادو کے ذریعے مسلط کردہ بندش کو ختم کرنے میں بہت تقویت حاصل ہوتی ہے۔ اس طریقہ زکوۃ سے بندش کھولنے اور ضرورت پڑنے پر بندش کرنے کا بھی فائدہ حاصل کیا جاتا ہے۔

اس کے علاوہ **سورۃ المزمل** کے کچھ عملیات ہم نے جامع الوظائف میں بھی درج کئے ہیں جن میں سے ہر عمل تجربہ کی کسوٹی پر بارہا کا آزمایا ہوا بھی ہے علاوہ نہایت کامیاب بھی ہے۔

یہاں ہم **سورۃ المزمل** کے دو مزید طریقے بیان کر رہے ہیں اور طریقوں کے ضمن میں ان کے فوائد بھی آپ کے سامنے رکھ دیں گے:۔

پہلا طریقہ: یہ طریقہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء **قُدِّسَ اللّٰہ سِرُّہٗ** کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ اس میں روزانہ پڑھنے کی تعداد بھی گیارہ ہے، اول و آخر دو مختلف صیغوں کے درود شریف بھی گیارہ گیارہ بار پڑھے جاتے ہیں، درمیان میں ایک آیت مبارکہ اور ایک اسم ربانی بھی گیارہ بار اور آخر میں درود شریف سے پہلے ایک آیت بھی گیارہ بار دہرائی جاتی ہے اور اس کا آغاز بھی چاند کی گیارہ تاریخ کو کیا جاتا ہے۔

اس کا طریقہ اچھی طرح ذہن نشین کرلیں اور اللہ کا نام لے کر ایک بار یہ عمل کرلیں انشاء اللہ اپنی ذات کیلئے اور خلق خدا کے لئے آپ کی دعائیں بھی مستجاب ہوں گی ہر طرح کے مقصد کا حصول آسان تر ہو جائے گا۔

☆طریقہ یہ ہے کہ چاند کی گیارہ تاریخ کو (دسویں تاریخ گذار کر مغرب سے گیارہویں تاریخ شروع ہوجاتی ہے) عشاء کی نماز سے پہلے تازہ غسل کریں۔ نئے کپڑے پہنیں اور ان کپڑوں کو عمل کیلئے مخصوص کرلیں۔ روزانہ عمل کے وقت پہن لیں اور فارغ ہوکر اتار دیا کریں۔ اور زمینی خوشبو (گلاب، چنبیلی، خس، عود، حنا وغیرہ) لگا کر عشاء کی نماز شروع کریں۔ فرض اور دو سنتیں پڑھنے کے بعد وتر سے پہلے عمل شروع کرنا ہے اور بعد میں وتر پڑھنے ہیں۔

☆اب آپ اپنی آسانی دیکھ لیں کہ یہ عمل آپ مسجد میں کرنا چاہتے ہیں یا گھر میں؟

اگر عمل مسجد میں کرنا ہو تو سر پر پگڑی، ٹوپی وغیرہ پہن رکھیں اور اگر گھر پر کرنا ہو تو ننگے سر یہ عمل کریں۔

☆ پہلے روز یہ عمل کھڑے ہوکر کرنا ہے۔ پھر جب یہ دن ہفتے بعد دوبارہ جتنی بار آئے، اس دن کھڑے ہوکر کرنا ہے، باقی چھ دن بیٹھ کر کرنا ہے۔ یعنی اگر پیر کو عمل شروع کیا ہے تو پانچ پیر اکتالیس دن کے دوران آئیں گے۔ ہر پیر کو کھڑے ہوکر پڑھیں۔

☆عمل کا طریقہ یوں ہے کہ (۱) سب سے پہلے گیارہ بار یہ درود شریف پڑھیں:۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِ نَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَامُحَمَّدٍ مَّعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ وَمَنْبَعِ الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ وَالْحِكَمِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَيْهِمْ۔

(۲) پھر سورۃ المزمل شریف کی تلاوت شروع کردیں۔ اور جب اس آیت پر پہنچیں:۔

رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآاِلٰهَ اِلَّاهُوَفَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا

نوٹ: اس آیت مبارکہ کو گیارہ بار دہرائیں، پھر گیارہ بار یَارَبِّ یَاوَكِيْلُ پڑھ کر سورت مکمل کرلیں۔

(۳) سورۃ مکمل کرکے گیارہ بار: رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ پڑھیں۔

(۴) اس کے بعد گیارہ بار یہ درود شریف پڑھیں:۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَاوَنَبِيِّنَامُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَكُوْنُ لَنَافِیْ جَمِيْعِ الْاُمُوْرِ وَكِيْلَةً۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَكُوْنُ لِقَضَاءِ حَوَائِجِنَا كَفِيْلَةً۔ يَا رَبُّ يَاوَكِيْلُ۔

اس طرح آپ کا ایک بار کا تلاوت کا یہ خصوصی دور مکمل ہوگیا۔ اب دوبارہ پہلے والا درود شریف گیارہ بار پڑھ کر گذشتہ طریقے کے مطابق سورۃ مکمل کریں اور آیت اور آخری درود شریف گیارہ بار پڑھ کر دوسرا اور اسی طرح گیارہ بار یہ عمل مکمل کرلیں۔

سورۃ کا عمل مکمل کرکے وتر پڑھ لیں اور نماز سے فارغ ہوجائیں۔ آپ کا ایک دن کا وظیفہ مکمل ہوگیا۔ اسی طرح اکتالیس دن اس کی زکوٰۃ پوری کریں۔ پھر تین بار یومیہ اسی ترتیب پر معمول جاری رکھیں۔ ہر طرح کی حاجات ومقاصد کے لئے دو نفل قضائے حاجت کے پڑھ کر تین بار، سات بار یا گیارہ بار اس ترتیب سے سورت کی تلاوت کرکے دعا مانگیں، ان شاء اللہ ہر مقصد پورا ہوگا۔

علاوہ ازیں چلہ مکمل ہونے سے پہلے خلقت کے دل میں آپ کی محبت وعظمت کے دیپ جلنا شروع ہوجائیں گے، لوگ آپ سے رجوع کریں گے اور خلقت آپ کی اطاعت کرکے آسودگی محسوس کرے گی۔

اس عمل سے فتوحات کے دروازے خود بخود آپ کے لئے کھل جائیں گے اور رزق میں فراخی، مالی حالات میں فراوانی موسلا دھار بارش کی طرح آپ پر برسے گی۔ غرض اس چلے کے فوائد وفیوض کے اظہار سے زبان وقلم عاجز ہیں۔ مختصر یہ کہ آپ جس خیر کے بارے میں پوچھنا چاہیں، اس کا جواب ہاں میں ہے کہ وہ اس چلے سے آپ کو حاصل ہوکر رہے گی۔

دوسرا طریقہ: اس سے ملتا جلتا ایک طریقہ ہم نے جامع الوظائف میں بتلایا ہے کہ پانچ مقامات کو سات سات بار دہرا کر روزانہ صرف ایک بار سورۃ المزمل اور

اس کے بعد (۱۱۱) ایک سو گیارہ بار: یَامُغْنِیْ وتروں سے پہلے اکتالیس دن پڑھیں۔ بعد میں منزل شریف عام معمول کے مطابق روزانہ گیارہ بار جاری رکھیں۔

مالی مشکلات سے باہر نکلنے کے لئے وہ عمل بھی نہایت مجرب المجرب ہے۔ لیکن یہاں جو طریقہ دیئے گئے ہیں یہ فتوحات، مالی کشائش، رزق کی فراوانی، تنگدستی وافلاس کے خاتمہ، بندش کے توڑ اور رزق کے بند دروازوں کو کھولنے کے حوالے سے نہ صرف یہ کہ اکسیر کا درجہ رکھتا ہے بلکہ اکثر اوقات اس کی تلاوت کے دوران اس کے موکلات براہِ راست عامل کے سامنے آجاتے ہیں۔

ایسے موقعہ پر نہ تو عامل ان سے خوف زدہ ہو، نہ ہی ان سے کوئی امید لگائے یا درخواست کرے۔ امیدوں کا محور فقط اللہ کی ذات کو بنائے اور مدد صرف اسی سے مانگے۔ یہ تو الفاظ قرآنی کے خدام وموکلات ہیں اور اللہ کے حکم کے پابند۔ ان سے درخواست کرنے بیٹھ جانا نہ صرف یہ کہ شرکِ اکبر کے زمرے میں آتا ہے بلکہ بہت بڑی حماقت بھی ہے کہ ایک آدمی بادشاہت کے منصب پر فائز ہوکر اپنے نوکروں چاکروں کی منت سماجت کرنے بیٹھ جائے۔

ایک مؤمن کا دستِ سوال صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے آگے دراز ہونا چاہئے دیگر مخلوقات تو اس کی تابع اور خادم ہیں۔ ان پر حکم چلانے کی بجائے ان کے آگے گڑگڑانا فقط شرک نہیں بلکہ اپنی توہین اور اپنے منصب کی تذلیل بھی ہے۔

یہ عمل تھوڑا لمبا اور ذرا صبر آزما تو ضرور ہے مگر اس کے نتائج اتنے اعلیٰ وارفع اور ثمرات اتنے شیریں ولذیذ ہیں جس کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ فتوحات کی دیوی آپ کے در کی داسی بن جاتی ہے، ترقی واستحکام کی ملکہ آپ کے گھر کی چاکرانی بن جاتی ہے، مالی وسائل کی دلہن آپ سے ہم آغوش ہونے کو خود بیقرار ہوجاتی ہے، فراخی وکشائش کی حسینہ آپ سے ہم کنار ہونے کو اپنی بانہیں بیقرارانہ خود پھیلا دیتی ہے۔

مالی تنگدستی کا عفریت ہمیشہ کے لئے دور ہوجاتا ہے، پریشانیوں کا موسم خزاں

خوشحالی کی بہار سے بدل جاتا ہے اور آپ فقر وفاقہ کی چلچلاتی دھوپ سے یکدم مالی فراوانی کے گھنے پیڑ کے پرسکون اور ٹھنڈے سائے تلے آجاتے ہیں۔

☆اس کا طریقہ یہ ہے کہ عشاء کے بعد تنہا کمرے میں تازہ غسل کے ساتھ نئے کپڑے پہن کر روزانہ ایک سو گیارہ (۱۱۱) بار اس کا ورد اس طرح کریں کہ:۔

(۱) جب آیت مبارکہ: وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا پر پہنچیں تو تین بار: یَااَللّٰہُ پڑھیں۔

(۲) جب آیت مبارکہ: رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا پر پہنچیں تو اس آیت کا تین بار تکرار کریں۔

(۳) پھر دوسرے رکوع میں جب الفاظ: يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ پڑھیں تو ان کا بھی تین بار تکرار کریں۔

(۴) پھر جب آخر میں: وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ: پر پہنچیں تو ان کلمات کا بھی تین بار تکرار کریں۔ اس طرح آپ کی ایک بار سورۃ المزمل پوری ہوگئی۔ ایک سو گیارہ بار اسی ترتیب سے پڑھ کر آپ کا ایک دن کا عمل مکمل ہوگا اور اکتالیس دن میں زکوٰۃ پوری ہوگی۔

عمل کو قابو میں رکھنے کے لئے روزانہ گیارہ بار اسی ترتیب سے تلاوت جاری رکھیں۔ تسخیرِ عمومی اور رزق کی وسعت کے ایسے حالات پیدا ہوں گے جو آپ کے وہم وگمان میں بھی نہیں ہوں گے۔

کسی بھی خاص مقصد کیلئے بعد میں پڑھنا ہو تو گیارہ بار گیارہ دن تک یا کوئی بڑا کام ہو یا مشکل کام ہو تو اکیس دن تک اس نیت سے پڑھیں، انشاء اللہ ہر مقصد پورا اور ہر مسئلہ حل ہوگا۔

باب (۶)

سورۃ الاخلاص کی باموکل زکوٰۃ

یہ زکوۃ وہی لوگ ادا کر سکتے ہیں جنہوں نے پہلے کم ازکم (۱) منزل (۲) آیت الکرسی (۳) معوّذتین کی زکوۃ ہمارے طریق پر ادا کر رکھی ہو۔ وگرنہ اس میں کامیابی مشکل ہے۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ ذیل میں دیا ہوا سورۃ الاخلاص کا نقش لکھ کر اسے ایک ڈوری کے ذریعے اپنے سامنے یوں لٹکالیں کہ پڑھائی کے وقت یہ آپ کے سامنے رہے۔ نقش کھلا ہو، اسے لپیٹا نہ جائے۔

اس کا عمل نوچندی جمعرات کو شروع کریں اور روزانہ عمل شروع کرنے سے پہلے دو رکعت نفل عمل کی جگہ پر ادا کریں اور دونوں رکعات میں سورۃ الفاتحۃ ایک بار اور سورۃ الاخلاص گیارہ بار پڑھ کر درج ذیل دعوت اکتالیس (۴۱) بار پڑھیں اور اس کے بعد سورۃ الاخلاص ایک ہزار دو (۱۰۰۲) بار تلاوت کریں۔

عمل شروع کرنے سے پہلے کوئلے سلگا کر رکھ لیں اور پوری پڑھائی کے دوران ان پر لوبان مصطگی تھوڑے وقفے سے ڈالتے رہیں۔ ان کا دھواں مذکورہ ذیل نقش کو پہنچنا چاہئے۔

عمل تو اکتالیس دن کا ہے۔ لیکن اگر کسی کی کوتاہی کی وجہ سے اس کے

موکلات اکتالیس دن میں ظاہر نہ ہوں تو اسے بدستور اس وقت تک جاری رکھیں جب تک وہ سامنے نہ آجائیں۔

جس روز موکلات سامنے آئیں عامل ان کے آنے سے خوف نہ کھائے، نہ ہی فوری طور پر ان سے بات چیت کرے۔ بلکہ عامل پہلے اپنا عمل مکمل کرے پھر ان کی طرف سے گفتگو میں پہل کرنے کا انتظار کرے۔ جب وہ پوچھیں کہ ہمیں کیوں طلب کیا ہے تو کہے کہ میں آپ لوگوں سے جائز اور حلال امور میں معاونت کا خواستگار ہوں۔ وہ اپنی حاضری اور معاونت کی شرائط رکھیں گے۔ اگر کوئی شرط بہت سخت اور ناقابل عمل ہو تو اسے فوراً تسلیم نہ کرے بلکہ مذاکرات کر کے اسے نرم کرالے۔ کیونکہ جو شرط یہاں مان لے گا عامل کو زندگی بھر اس پر کاربند رہنا ہوگا۔ وگرنہ یہی موکلات اس کی فوری ہلاکت کا باعث بھی بن سکتے ہیں۔

نوٹ : اس عمل کے دوران مکمل جلالی و جمالی پرہیز ضروری ہے حیوانات سے پیدا ہونے والی ہر چیز سے عامل مکمل اجتناب کرے۔ لہسن، پیاز، مولی یا دیگر ایسی اشیا، نہ کھائے جن سے بدبو آتی ہو۔ خوشبو کا استعمال زیادہ کرے۔ بالخصوص عود اور شمامۃ العنبر کا) اور ہمہ وقتی باوضوء رہے۔ جب بھی وضوء ٹوٹے فوراً وضوء کرلے۔

علاوہ ازیں شرعی احکام اور حلال وحرام کا پورا پورا پاس رکھے۔ جو شخص شرعی حلال وحرام کی تمیز نہیں کرسکتا وہ قرآنی موکلات کا زندگی بھر عامل نہیں بن سکتا اور جو عامل قرآنی موکلات کی تسخیر کے بعد حلال وحرام پر عمل درآمد میں کوتاہی برتتا ہے اس کا انجام دوسروں کے لئے عبرت کا نمونہ بن جاتا ہے۔

اس لئے قرآنی موکلات کی تسخیر کیلئے وہی لوگ آگے بڑھیں جنہیں اپنے آپ پہ اعتماد ہو کہ وہ زندگی بھر ان شرائط پر پورا اتر سکیں گے وگرنہ اپنی موت کیلئے اپنے ہاتھوں سے کنواں نہ کھودیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ يَاذَاالْجَلَالِ

وَالْاِکْرَامِ یَا حَیُّ یَاقَیُّوْم۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ بِحَقِّ اِسْمِکَ الْاَعْظَمِ الْمُعَظَّمِ الْاَجَلِّ الْاَکْرَمِ الطَّاھِرِ الْمُطَھَّرِ الْمَخْزُوْنِ الْمَکْنُوْنِ اَنْتَ اللّٰہُ وَعِلْمُکَ فِیْ کُلِّ مَکَانٍ یَااَللّٰہُ یَااَللّٰہُ یَااَللّٰہُ یَامَنْ اَنْتَ الْاَبَدِیُّ الْاَوْحَدُالْوَاحِدُ الصَّمَدُ۔یَامَنْ رَفَعَ السَّمٰوٰاتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ۔وَبَسَطَ الْاَرْضِیْنَ عَلٰی مَاءٍ جَمَدٍ ۔ یَامَنْ خَلَقَ الْخَلَائِقَ

وَاَحْصَاھُمْ عَدَدً۔یَامَنْ قَسَمَ الْاَرْزَاقَ وَلَمْ یَنْسَ اَحَدً۔بِفَضْلِہٖ یَامَنْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ۔ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًااَحَدٌ۔اَسْاَلُکَ اللّٰھُمَّ یَامُطَّلِعًاعَلَیْنَااَنْ تَنْظُرَبِعَیْنِ عِنَایَتِکَ وَلُطْفِکَ اِلَیْنَاوَتُصَرِّفَنِیْ فِیْ جَمِیْعِ الْاَفْعَالِ الْعُلْوِیَّۃِ وَالسِّفْلِیَّۃِ وَسَخِّرْ لِیْ رُوْحَانِیَّۃَ خُدَّامِ ھٰذِہِ السُّوْرَۃِ الشَّرِیْفَۃِ بِسِرِّالْمَسَاجِدِ الْمَھْجُوْرَۃِ وَالْقُلُوْبِ الْمَکْسُوْرَۃِ مِنْ اَجْلِکَ وَالْبُیُوْتِ الْمَعْمُوْرَۃِ بِذِکْرِکَ بِحَقِّ قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ۔ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ۔ لَمْ یَلِدْوَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ۔اَجِبْ یَاعَبْدَالْوَاحِدِ وَاَنْتَ یَاعَبْدَ الرَّحْمٰنِ وَاَنْتَ یَاعَبْدَ الصَّمَدِ وَیَاعَبْدَ الْقُدُّوْسِ وَتَوَکَّلُوْا (بِکَذَا) بِحَقِّھَا عَلَیْکُمْ وَجَلَالَتِھَالَدَیْکُمْ وَبِحَقِّ مَنْ اُنْزِلَتْ عَلَیْہِ وَبِحَقِّ مَنْ قَالَ لِلسَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ ائْتِیَا طَوْعًا اَوْکَرْھًا قَالَتَا اَتَیْنَا طَائِعِیْنَ۔اَلْعَجَلَ بِحَقِّ مَنْ تَجَلّٰی لِلْجَبَلِ فَجَعَلَہٗ دَکًّا وَّخَرَّ مُوْسٰی صَعِقًاوَبِسِرِّلمقفنجل وَبِاَلِفِ اَلْفِ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّابِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔



قصیدۂ بردہ شریف

یوں تو نبی کریم ﷺ کی حیاتِ طیبہ کے دور سے آج تک لاکھوں شعراء نے آپؐ کی شانِ اقدس میں لاکھوں نعتیہ قصائد کہے۔ اور شاید ہی دنیا کی کوئی ایسی زبان ہو جس کے بولنے والوں میں مسلمان تو موجود ہوں مگر اس زبان میں آنحضور ﷺ کی شان میں نعت اور قصیدہ موجود نہ ہو۔

اور صرف مسلمانوں نے ہی نہیں بلکہ ہزاروں کفار نے بھی آپ کی بارگاہ میں ہدیۂ عقیدت پیش کرنا اور آپؐ کی نعت کہنا اپنے لئے موجب فخر وسعادت سمجھا اور مسلمانوں سے بھی بڑھ چڑھ کر آپ کی مدحت وتوصیف اور آپ سے گہری محبت وعقیدت کا اظہار کیا ہے۔

اہل ایمان میں سینکڑوں نعتوں اور قصائد نے مختلف زبانوں میں بہت پذیرائی حاصل کی۔ بعض کو تو ضرب المثل کی حیثیت حاصل ہوگئی اور کچھ قصائد ہر مجلس کی دائمی زینت بن گئے۔

لیکن ان قصائد کے درمیان قصیدۂ بردہ شریف کی حیثیت کو ہم قرآنی سورتوں کے مابین سورۃ الرحمن کی حیثیت سے تشبیہ دے سکتے ہیں کہ جس طرح قرآن پاک کی ہر سورت عظیم تر اور مبارک ترین ہے۔ لیکن سورۃ الرحمن کو اس کی زینت اور قرآن کا

سنگھار قرار دیا گیا ہے۔ اسی طرح دیگر تمام نعتیہ قصائد کی عظمت اپنی اپنی جگہ مسلّم! مگر ان کے مابین قصیدۂ بردہ شریف کو زینت القصائد کا رتبہ حاصل ہے۔

امام بُوصیریؒ اور قصیدۂ بردہ شریف:۔

شیخ الاسلام حضرت شرف الدین ابو عبد اللہ محمد بن سعید بن حماد البصیریؒ کا شمار وقت کے اقطاب اور چوٹی کے مشائخ میں ہوتا ہے۔

ایک مرتبہ فالج میں مبتلا ہوئے اور کافی علاج معالجہ کے باوجود صحت کے آثار نمودار نہ ہوئے۔ مرض بڑھتا گیا اور معالج بے بس ہوتے دکھائی دینے لگے۔ بیماری طول پکڑتی اور صحت کمزور پڑتی جا رہی تھی۔ ایک وقت آیا کہ ظاہری اسباب و حالات نے صحت یابی کے حوالے سے مایوسی کی کیفیت پیدا کر دی۔

آپ نے امید کا دامن نہ چھوڑا اور اللہ تعالیٰ کی رحمتِ کاملہ اور قدرتِ تامہ سے امید قائم رکھی اور اللہ کے دربار میں التجاؤں اور دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھا۔

اسی اثناء میں آپ کے قلبِ اطہر پر من جانب اللہ یہ القاء کیا گیا کہ آپ حضور اقدس ﷺ کی شانِ اقدس میں ایک نعتیہ قصیدہ کہیں۔ آپ نے اس سے پہلے بھی کئی نعتیں لکھی تھیں، چنانچہ قلب میں جب من جانب اللہ یہ نیا داعیہ پیدا ہوا تو ایک اور قصیدہ لکھنا شروع فرمایا۔

جب نیا قصیدہ مکمل کر چکے تو ایک دن خواب میں دیکھا کہ آنحضرت ﷺ ایک مجلس میں رونق افروز ہیں اور وہ اپنا قصیدہ حضور ﷺ کی خدمت پیش کرنے اور آپ کو سنانے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ آنحضرت ﷺ ان کے قصیدے سے بہت خوش ہو رہے ہیں۔ اور جب وہ اپنے اس شعر پر پہنچے: ؎

كَمْ اَبْرَأَتْ وَصِبًا بِاللَّمْسِ رَاحَتُهُ
وَاَطْلَقَتْ اَرَبًا مِنْ رِبْقَةِ اللَّمَمِ

تو حضور اقدس ﷺ نے اپنا دستِ اقدس امام بصیریؒ کے پورے جسم پر پھیرا اور قصیدے کے انعام کے طور پر ایک یمنی چادر عطاء فرمائی۔

امام بصیریؒ جب نیند سے بیدار ہوئے تو بیماری کا نام و نشان جسم میں باقی نہ تھا فالج کے آثار دور دور تک دکھائی نہیں دے رہے تھے اور آپ مکمل صحت یاب ہو چکے تھے۔ اور یہ دیکھ کر آپ حیران رہ گئے کہ خواب میں نبی کریم ﷺ نے جو یمنی چادر آپ کو عنایت فرمائی تھی وہی چادر آپ کے اوپر پڑی ہوئی تھی۔ یہ بھی منقول ہے کہ خواب میں چادر عطاء فرماتے وقت حضور اکرم ﷺ نے اس قصیدہ کا نام بھی قصیدہ بردہ (چادر والا قصیدہ) تجویز فرمایا۔

صبح امام بصیریؒ کسی ضرورت سے گھر سے باہر گئے تو دیکھنے والے حیرت واستعجاب کی تصویر بن کر رہ گئے کہ آپ تو اتنے عرصے سے فالج کا شکار اور چلنے پھرنے سے معذور تھے، آپ بازار میں اپنے قدموں پر چل کر کیسے آ گئے؟ انہیں بازار میں ایک بزرگ ملے اور آپ سے قصیدہ نقل کرنے کی اجازت چاہی۔ آپ نے فرمایا میں نے تو بہت قصائد کہے ہیں آپ کو کون سا قصیدہ نقل کرنا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جو قصیدہ: اَمِنْ تَذَكُّرِ جِيْرَانٍ بِذِي سَلَمٖ سے شروع ہوتا ہے، وہ قصیدہ نقل کرنا چاہتا ہوں۔

حضرت بصیریؒ نے فرمایا کہ ابھی تو یہ قصیدہ میں نے کسی کو نہ سنایا نہ اس کے بارے میں کسی کو بتلایا ہے۔ پھر آپ کو اس کی اطلاع کیسے ہو گئی؟ انہوں نے رات کے خواب کا پورا واقعہ من وعن امام بصیریؒ کو سنا دیا کہ آپ نے یہ قصیدہ حضور ﷺ کو سنایا اور آپ نے نہ صرف اس کو پسند فرمایا بلکہ آپ کے جسم پر ہاتھ پھیرا جس سے آپ اس بیماری سے شفایاب بھی ہوئے اور پھر آپ کو ایک یمانی چادر کا تحفہ بھی عنایت فرمایا!! اور فرمایا کہ اس وقت میں حضور نبی کریم ﷺ کی مجلس مبارک میں موجود تھا۔ یہ سن کر امام بصیریؒ نے اس قصیدہ کی ایک نقل انہیں دے دی۔

آہستہ آہستہ اس قصیدے اور اس کی بارہ گاہِ رسالت میں پذیرائی

اور آنحضرت ﷺ کی طرف سے یمانی چادر کی بخشش اور امام بوصیریؒ کی شفایابی کی خبر چہار اطراف میں پھیلنے لگی۔ لوگ اس قصیدے کی برکات سے فیضیاب ہونے کیلئے آپ کی خدمت میں جمع ہونے لگے۔

ملک ظاہر کے ایک وزیر شیخ بہاء الدین کو اس قصیدے کے احوال معلوم ہوئے تو وہ اپنے گھر سے حضرت شیخ کے گھر تک ننگے پاؤں، ننگے سر احتراماً پیدل چل کر آیا۔ آپ سے پہلے قصیدہ سنا۔ پھر اسے نہایت تعظیم وعقیدت سے اپنے سر پر اٹھایا اور اس سے تبرک حاصل کیا اور اس کی نقل حاصل کی۔

انہی وزیر موصوف کے ایک نائب سعد الدین فاروقی تھے جو نابینا ہو گئے تھے۔ ایک رات انہیں خواب میں حضور اقدس ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی تو آپؐ نے فرمایا کہ تم وزیر سے وہ قصیدہ لے کر آنکھوں سے لگاؤ، تمہاری بینائی لوٹ آئے گی۔ صبح بیدار ہوتے ہی انہوں نے وزیر کے گھر کا رخ کیا اور انہیں آنحضرت ﷺ کا حکم سناتے ہوئے ان سے قصیدہ شریف مانگا۔ اسے آنکھوں سے لگایا ہی تھا کہ بینائی بحال ہوگئی۔

اب تک دنیا میں لاکھوں لوگ اس متبرک قصیدے کے انوار وکمالات اور فضائل وبرکات فیض یاب ہو چکے ہیں۔ اور مشائخ کے بعض سلاسل میں اس کا ورد اہتمام سے کرایا جاتا ہے۔

یوں تو اپنی زندگی کو انوار خداوندی سے معمور وآباد کرنے اور رحمت خداوندی کی ہمہ پہلو برکات سمیٹنے کے لئے اس کا صبح وشام یا ہر نماز کے ساتھ اور بالخصوص تہجد کے بعد اس کا ورد نہایت اعلیٰ ومفید ترین عمل ہے۔ اس سے آخرت اور دنیا دونوں بنتے ہیں۔

آپ صرف آخرت اور قرب خداوندی کی نیت رکھیں۔ دنیا تو مفت میں حاصل ہوتی رہے گی۔ اور دنیا میں جو بنیادی ضروریات انسان کی مطلوبہ خواہش کہلا سکتی ہیں وہ آپ کو بن مانگے ملتی رہیں گی۔ شفائے امراض، قضائے حاجات، حل مشکلات، حصول مرادات، دفع اعداء، ازالۂ مصائب وآلام، بربادیٔ دشمنان، حفاظت از مکائد اعداء،

تحفظ از سحر وآسیب ونظر بد، آسانی ادائے قرض، تسخیر عمومی، محبت خصوصی اور سینکڑوں دیگر اہم مقاصد زندگی اس قصیدۂ مبارکہ کی برکت سے پورے ہوتے ہیں۔

چند اہم خواص:۔

یہاں ہم اس کے چند خواص کا ذکر کرنا مناسب سمجھتے ہیں تا کہ اس کی برکات سے کما حقہ استفادہ کرنا ہمارے قارئین کے لئے مزید آسان بھی ہو جائے اور مفید تر بھی!

اس کے خواص وفضائل کو ہم دو حصوں میں الگ الگ واضح کرنا چاہتے ہیں تا کہ بوقت ضرورت آپ کے لئے ان کا انتخاب بھی آسان ہو اور ان سے استفادہ بھی آسان ہو۔ ان میں سے کچھ خواص چند مخصوص ابیات واشعار سے متعلق ہیں، انہیں ہم خواص الابیات کے عنوان سے ذکر کریں گے، وباللہ التوفیق۔

خواص الابیات

عربی زبان:۔

جو لوگ عربی پر عبور حاصل کرنا چاہتے ہیں اور انہیں اس مقدس زبان کے سیکھنے میں دشواری محسوس ہوتی ہے۔ وہ اس قصیدہ کے پہلے دو ابیات (اَمِنْ تَذَكُّرِ اور اَمْ هَبَّتْ) کا کثرت سے ورد کیا کریں۔ انشاء اللہ بہت جلد عربی زبان پر دسترس حاصل ہو جائے گی۔ دینی مدارس کے اساتذہ اگر طلبہ کو ان دونوں ابیات کی تلقین فرمائیں تو طلبہ کو بہت فائدہ ہوگا۔ (ہر نماز کے بعد گیارہ یا اکیس بار پڑھا کریں)۔

آفات ومصائب:۔

برے حالات، آسمانی وزمینی آفات اور دیگر مصائب وبلیات سے بچنے اور محفوظ رہنے کے لئے اس قصیدے کی فصل ثالث کے دو اشعار (مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ اور هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِيْ) کا کثرت سے ورد کریں۔ انشاء اللہ ہر طرح کے مصائب آلام اور

آفات وبلیات سے حفاظت حاصل ہوگی۔ ان دونوں اشعار کو صبح وشام سو، سو بار اور ہر نماز کے بعد گیارہ، گیارہ بار ورد کریں۔

حضور اقدس ﷺ کی زیارت:۔

جو آدمی فصلِ اول کے اس بیت کا کثرت سے ورد کرے گا (نَعَمْ سَرٰی طَیْفُ الخ) اسے حضور اقدس ﷺ کی زیارت نصیب ہوگی۔ بالخصوص جمعرات کی رات پہلے آنحضرت ﷺ پر سو بار درود شریف بھیج کر پھر اسے پڑھتے پڑھتے سو جائے تو انشاء اللہ زیارت نصیب ہوگی۔

ایمان کی حفاظت:۔

ایک مومن کی سب سے قیمتی متاع اس کا ایمان ہے، اموال، اولاد اور جان کی حفاظت کیلئے ہم درجنوں وظائف پڑھتے اور عملیات کرتے ہیں، سب سے قیمتی متاع کی بھی فکر کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ دن بدن اس میں اضافہ فرمائیں اور اسے کسی بھی نقصان اور حادثے سے محفوظ فرمائیں۔

ایمانی سرمائے کی حفاظت کے لئے پہلے تین بار یہ درود شریف:۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى نَبِيِّكَ الْبَشِيْرِ الدَّاعِيْ اِلَيْكَ بِاِذْنِكَ السِّرَاجِ الْمُنِيْرِ۔

پھر دس بار فصل ثالث کا یہ شعر پڑھیں (دَعَا اِلَى اللّٰهِ الخ)

غلبہ بر دشمن:۔

مجاہدین اسلام کو دشمن پر غلبہ حاصل کرنے، مناظرین اسلام کو اسلام دشمن عناصر کے خلاف بحث وجدل اور مناظرہ میں غالب آنے اور کسی بھی مظلوم کو ظالم فریق پر غالب آنے کیلئے فصلِ ثالث ہی کے نو اشعار (فَاقَ النَّبِيِّيْنَ سے لے کر: لَوْنَا سَبَتْ تک) کثرت سے پڑھنا فائدہ دے گا۔ مخالف فریق کو بھاگنے اور پسپا ہونے کے سوا

راستہ کوئی نہیں ملے گا، بحول اللہ۔

شفائے امراض وخاتمۂ جنات:۔

(۱) اگر کسی شخص پر جنات کا سایہ ہو اور اسے جنات کے دورے پڑتے ہوں تو فصلِ خامس کے تین اشعار پہلے اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھیں۔ پھر یہی تین اشعار نیلے رنگ کے سوتی کپڑے پر لکھ کر اس کی بتی بنا کر مریض آسیب زدہ کو اس کا دھواں سنگھائیں۔ انشاء اللہ آسیب زدہ مریض فوراً ہوش میں آئے گا اور دوبارہ اسے کبھی آسیبی دورہ نہیں پڑے گا۔ مریض کے ہوش میں آنے کے بعد اس کی آنکھوں کے درمیان لکھے ہوئے یہ اشعار مٹا دیئے جائیں۔ (اشعار فصلِ خامس میں سے: تَبَارَكَ اللّٰهُ سے لے کر: كَمْ اَبْرَاَتْ الخ تک تین اشعار ہیں)۔

(۲) شفائے امراض، کے لئے یہی تین اشعار لکھ کر مریض کے بدن پر مل دیا کریں۔ پیچھے آپ پڑھ چکے ہیں کہ خواب میں جب امام بصیریؒ نے یہ قصیدہ حضور اقدس ﷺ کو سنایا تو جب آپ اس شعر (كَمْ اَبْرَاَتْ الخ) پر پہنچے تو نبی کریم ﷺ نے ان کے جسم پر اپنا دستِ اقدس پھیرا اور اس مبارک دستِ اقدس کی برکت سے آپ فالج کی اس شدید تکلیف اور بیماری سے مکمل طور پر شفایاب ہو گئے جس کے علاج سے تمام اطباء عاجز آچکے تھے۔

ملاحظہ:۔ آسیب زدہ کو یہی تین اشعار آیات الحفظ کے ساتھ لکھ کر اور مریض کو ہفت سلام اور آیاتِ شفاء کے ساتھ لکھ کر گلے میں بھی ڈالیں۔ انشاء اللہ دونوں کو اپنے اپنے آزار سے ہمیشہ کیلئے کلی نجات مل جائیگی۔

حفاظتِ اطفال:۔

بچوں کو آسیب، مسان، سوکھا، نظرِ بد وغیرہ سے بچانے کیلئے فصل سادس کے دو اشعار: كَمْ جَدَّلَتْ اور كَفَاكَ بِالْعِلْمِ لکھ کر ان کے گلے میں ڈال دیں انشاء اللہ وہ

آسیب، نظرِ بد وغیرہ سے محفوظ بھی رہیں گے اور اس بچے کا حافظہ بھی تیز ہوگا اور اس کے فہم و ذکاء میں بھی ترقی ہوگی۔

سانپ بچھو کا زہر:۔

اگر خدانخواستہ کسی کو سانپ، بچھو یا کوئی اور زہریلا جانور کاٹ لے تو اس کا زہر ختم کرنے کے لئے گلاب اور زعفران سے قصیدۂ بردہ کی پوری نویں فصل (خَلَفْتُهُ بِمَدِيْحٍ سے وَلَمْ أُرِدْ زَهْرَةَ الخ تک) لکھ کر متاثرہ شخص کو پلائیں۔ انشاء اللہ زہر اتر جائے گا۔

قضائے حاجات:۔

اور حلِ مشکلات کے لئے دو رکعت نفل قضائے حاجت پڑھ کر پہلے سو بار نبی اکرم ﷺ پر درود شریف بھیجیں۔ پھر فصلِ عاشر کے پہلے تین ابیات (يَا أَكْرَمَ الْخَلْقِ سے کر فَإِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الخ تک) سو بار پڑھ کر اللہ کی بارگاہ میں گڑگڑا کر حضور اکرم ﷺ کے وسیلے سے دعا مانگیں۔ اور جب دعاء سے فارغ ہوں تو ہاتھ اٹھاتے ہوئے آخر میں گیارہ بار کامل عقیدت کے ساتھ درود شریف پڑھ کر آمین کہیں اور ہاتھ چہرے پر پھیر لیں۔ قضائے حاجات میں یہ عمل اکسیر کا درجہ رکھتا ہے۔

خوفِ دشمن و حاکمِ ظالم:۔

اگر کسی آدمی کو دشمن کی طرف سے کسی شدید نقصان یا قتل وغیرہ کا اندیشہ ہو یا کسی افسر و حاکم وغیرہ کی طرف سے ناروا ظلم کا اندیشہ ہو تو وہ اٹھتے بیٹھتے قصیدۂ بردہ کی فصلِ ثالث کا یہ شعر پڑھتا رہے:۔ دَعَا إِلَى اللّٰهِ الخ۔ انشاء اللہ اس کا کوئی دشمن اسے ضرر نہیں پہنچا سکے گا۔ اور ظالم حاکم چاہنے کے باوجود اس کسی مشکل سے دوچار نہیں کر سکے گا۔

تسخیرِ عمومی:۔

اس قصیدہ کی فصلِ ثالث کے آخری سات اشعار (فَإِنَّهُ شَمْسُ فَضْلٍ سے آخرِ

فصل تک) صبح و شام گیارہ گیارہ بار پڑھنا تسخیرِ عمومی کے لئے نہایت مفید ہے۔ حکماء، وکلاء، عاملین اور پبلک ڈیلنگ سے تعلق رکھنے والے دیگر لوگوں کو اس سے بہت فائدہ ہو سکتا ہے۔

طاقتور سے طاقتور دشمن پر تغلب:۔

اگر کسی مضبوط سے مضبوط ترین دشمن سے پالا پڑ گیا ہو اور اس کا مقابلہ کرنے کی تاب نہ ہو، یا حالات و حوادث پے در پے اس طرح حملہ آور ہوں کہ ان سے نکلنے کی کوئی تدبیر بھائی نہ دے، یا ماتحتوں، دوستوں اور عزیزوں کی طرف سے محبت و الفت کی بجائے ایذاء و کلفت کی گرم آنچ آنے لگ جائے تو قصیدہ کی فصل ثامن کے یہ تین اشعار ورد زبان کر لیں (وَمَنْ تَكُنْ سے أَحَلَّ أُمَّتَهُ تک) انشاء اللہ بڑے سے بڑا اور مضبوط سے مضبوط دشمن بھی پٹ جائے گا اور شکست کھا جائے گا، مجاہدین اسلام ان اشعار کی برکت سے دشمنانِ اسلام کی صفیں چیر سکتے ہیں۔

خواص القصیدہ

ہر نماز کے بعد ایک بار یا صبح و شام کم از کم تین بار پڑھنے والے کو درج ذیل فوائد حاصل ہوں گے۔

آسیب سے حفاظت:۔

اس کے پڑھنے والے پر آسیب کبھی حملہ نہیں کر سکتا۔ اور اگر پہلے سے وہ آسیبی مریض ہے تو اس کے پڑھنے سے آسیب بھاگ جائیں گے۔

جادو سے حفاظت:۔

اس کا پڑھنا جادو سے بچنے کے لئے بہترین ڈھال ہے۔ اور مسحور شخص اگر صبح و شام اسے تین تین بار پڑھنا شروع کرے تو انشاء اللہ ہر طرح کا جادو ختم ہو جائے گا۔ بالخصوص کاروباری بندش کا نہ صرف اس سے خاتمہ ہوگا بلکہ اس کی بدولت کاروبار

کو عروج اور ایسی ترقی ملے گی جو اس سے پہلے حاصل نہ تھی۔

تجارت اور مال پر ترقی:۔

اس کا ورد رکھنے سے کاروبار اور اموال میں بہت زیادہ برکت اور ترقی حاصل ہوتی ہے۔ رزق دروازے توڑ کر آتا ہے۔ دکان پر بکری اور فروخت حد سے زیادہ بڑھ جاتی ہے۔

تسخیر عمومی:۔

یوں تو تسخیر عمومی کے اور بھی بہت سے مجرب عملیات موجود ہیں اور اپنی اپنی جگہ سب مفید ہیں۔ لیکن عمومی تسخیر اور عوامی ہر دلعزیزی کے لئے قصیدۂ بردہ شریف کے ہم پلہ شاید ہی کوئی عمل ہو۔ پہلے اکتالیس دن گیارہ گیارہ بار صبح وشام پھر اکتالیس دن تک سات بار صبح وشام اور پھر ہمیشہ کے لئے پانچ یا تین بار صبح وشام پڑھنا تسخیر عمومی کے لئے بہت کافی ہے۔

مذکورہ بالا طریقے پر تسخیر عمومی کے ساتھ ساتھ تسخیر خصوصی بھی حاصل ہو جاتی ہے۔ یعنی جو لوگ آپ کے پاس آنا جانا شروع کریں گے وہ آپ سے محبت وعقیدت اور الفت واطاعت کے رشتے میں بھی بندھ جائیں گے۔

تحفظ از آفات وبلیات:۔

ہر قسم کے آفات وبلیات اور مصائب وآلام سے بچنے کے لئے اس کا ورد اکسیر کا درجہ رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص کسی قسم کی مصیبت کا شکار ہے تو اس کے پڑھنے سے وہ دور ہو گی۔ اور اگر یہ پڑھتا رہے تو اس کی برکت سے آنے والی کئی مصیبتیں اللہ تعالیٰ کی رحمت وعنایت سے خود بخود دور ہوتی رہیں گی۔

شفائے امراض:۔

شروع میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ یہ قصیدہ ایک لاعلاج بیماری سے نکلنے کے لئے

من جانب اللہ تعالیٰ اشارے سے امام بصیری سے لکھوایا گیا اور جب انہوں نے اسے خواب میں آنحضرت محمد ﷺ کی خدمتِ اقدس میں پیش کیا تو دورانِ ساعت آپ ﷺ نے امام بصیریؒ کے جسم پر دستِ شفاء وشفقت پھیرا جس سے انہیں فالج سے فوری اور کلی شفاء حاصل ہو گئی۔

اگر کوئی لاعلاج مریض اس کو دن رات پڑھنا شروع کر دے اور اللہ تعالیٰ سے کامل امید وابستہ کر کے اس کی برکت حاصل کرے تو اسے لاعلاج مرض سے انشاء اللہ نجات مل جائے گی۔ مریض کو چاہیے کہ مرض کی شدت اور اپنی ہمت کے مطابق اس کی صبح وشام کی بھی زیادہ سے زیادہ مقدار مقرر کر لے اور دن کو بھی جب جب وقت ملے اور پڑھنے کی ہمت ہو تو قصیدۂ بردہ پڑھتا رہے۔ اور پڑھنے کے دوران اپنے اوپر گریہ وزاری کی کیفیت طاری کر کے اللہ تعالیٰ سے شفاء کا طلبگار ہو۔ اور آخر میں دونوں ہاتھوں پر پھونک مار کر پورے بدن پر شفائے کامل کی نیت سے ہاتھ پھیر لیا کرے اور دوبارہ ہاتھوں پر پھونک مار کر دعاء مانگنا شروع کر دے اور دیر تک اللہ تعالیٰ سے دعا مانگا کرے۔

اگر مریض خود نہ کر سکے تو گھر کا کوئی دوسرا فرد یہ عمل کر سکتا ہے۔ کامل اعتقاد اور پختہ یقین سے کر کے دیکھیں، انشاء اللہ سو فیصد نتائج آپ کی خواہش اور ضرورت کے مطابق حاصل ہوں گے۔

خاندان کی حفاظت:۔

قصیدۂ بردہ صبح وشام پڑھ کر گھر کے تمام افراد پر پھونک مار دیا کریں۔ اس سے خاندان جڑا رہے گا اور کسی قسم کا اندرونی یا بیرونی، ظاہری یا باطنی فتنہ خاندان کو توڑنے اور بکھرنے اور باہم شکر رنجیوں کا شکار نہیں کر سکے گا۔

اس کے معمول سے میاں بیوی، بہن بھائیوں اور والدین واولاد کے درمیان محبت والفت کا رشتہ استوار رہتا ہے اور آئے روز کی آپا دھاپی اور لے دے سے حفاظت رہتی ہے۔

حصولِ مقاصد:۔

کسی بھی قسم کی کوئی ضرورت آپڑی ہو، یا کوئی مصیبت ومشکل آگئی ہو، یا کوئی کام ایسا اٹک گیا ہو جو حل ہو کے نہ دیتا ہو، تو گیارہ دن تک صبح وشام گیارہ گیارہ بار اس کا ورد اس خاص مقصد کے لئے کریں۔ انشاء اللہ بڑے سے بڑا مقصد بھی (بشرطیکہ مقصد جائز ہو) ضرور پورا ہو گا۔

قید سے نجات:۔

قیدی اگر کثرت سے پڑھے تو انشاء اللہ اس کی رہائی کی صورت پیدا ہو جائے گی۔ قیدی کی نجات کے لئے اس کے گھر والے بھی تین دن متواتر روزانہ تین سو تیرہ بار پڑھیں۔

خاص مقصد کے لیے:۔

کسی خاص مقصد کیلئے شب جمعہ کو ستائیس (27) بار پڑھا جائے تو انشاء اللہ مقصد پورا ہو گا۔

ادائیگی قرض:۔

اگر کوئی شخص قرضوں میں ڈوب گیا ہو تو وہ چند دنوں میں تقسیم کر کے ایک ہزار بار اس کا ورد کرے۔ انشاء اللہ قرض کی ادائیگی کا کوئی راستہ نکل آئے گا۔

امساکِ باراں:۔

اگر موسم میں بارش نہ ہو رہی ہو اور فصلوں کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو تین سو بار چند لوگ مل جل کر پڑھیں اور اللہ تعالیٰ سے بارانِ رحمت کی دعاء مانگیں تو انشاء اللہ العزیز اللہ کا کرم ہو جائے گا۔

مصائب سے نجات:۔

مصائب سے نجات کے لئے ایک طریقہ یہ ہے کہ تین دن روزہ رکھ کر روزانہ اس قصیدہ کا اکیس (21) بار ورد کریں۔

ولادت میں آسانی:۔

زچہ کو عرقِ گلاب پر تین بار قصیدۂ مبارکہ پڑھ کر دیا جائے تو اس کے لئے وضع حمل نہایت آسان ہو جائے گا۔

خصوصی تاکید:۔

ویسے تو قرآن وسنت کے نورانی اعمال میں سے کسی بھی عمل کو ناجائز مقاصد کے لئے استعمال کرنا شرعاً حرام اور عملاً نہایت نقصان دہ ہے۔ لیکن دعائے حزب البحر اور قصیدۂ بردہ شریف کے حوالے سے ہم خصوصی طور پر تاکید کر رہے ہیں کہ ان کا کسی ناجائز مقصد کے لئے استعمال کیا گیا یا ان کا پڑھنے والا اگر فعلِ حرام (ترکِ نماز، رشوت خوری وغیرہ) کا مرتکب ہوا تو فائدے کی بجائے نقصان اور وہ بھی شدید ترین نقصان اٹھانا پڑے گا۔

بہتر ہو گا اگر ہمارے کہنے پر یقین کر لیں اور ان دونوں وظائف کو اپنانے کے بعد شریعت کی حرام کردہ کسی بھی چیز سے مکمل اجتناب اور پرہیز کریں اور ان دونوں وظائف کا ناجائز استعمال ہرگز نہ کریں۔ ورنہ وقت اور تجربہ آپ کو وہ سبق سکھائے گا کہ دنیا آپ سے عبرت پکڑے گی۔

نوٹ: اس کتاب میں ہم نے قصیدۂ بردہ شریف کے صرف چند عمومی خواص وفوائد پر اکتفاء کیا ہے۔ ہمارا ارادہ ہے کہ انشاء اللہ ہم قصیدہ کی ایک مکمل شرح لکھیں گے۔ اس میں بیسیوں وہ خواص جو بزرگوں سے سینہ بسینہ چلے آ رہے ہیں اور بالعموم جن کے افشاء سے منع کیا جاتا رہا ہے تاکہ نااہل لوگ انکا غلط استعمال نہ کریں، انھیں ہم اس شرح کی

زینت بنائیں گے۔

نیز قصیدہ کا ابھی ہم نے قلم برداشتہ ترجمہ کیا ہے جو بازاری تراجم سے تو ہزار درجہ بہتر ہے۔ مگر شرح میں ہم ترجمہ پر بھی نظر ثانی کریں گے اور اس کے اشعار کی معنوی وتاریخی تشریح کے ساتھ ساتھ بلاغت، صرف اور نحو کے حوالے سے بھی مفصل گفتگو کریں گے۔ واللہ المستعان قارئین کرام سے درخواست ہے کہ وہ ہمارے لئے دعاء فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کام کیلئے جلد از جلد ہمت اور توفیق عطا فرمائیں۔ وظائف قصیدۂ بردہ شریف کے کوئی بھی آدمی اجازت لے کر کر سکتا ہے اور مذکورہ بالا فوائد حاصل کر سکتا ہے۔ لیکن اس کی ریاضت کرنے والے کو جو دولت حاصل ہوتی ہے اس کا ہم الفاظ میں بیان نہیں کر سکتے۔

اصل لطف تو اس کی ریاضت کرنے اور پھر زندگی بھر اسے معمول بنانے میں ہی ہے۔ ہم اس کا عمل صرف انہی لوگوں کو کراتے ہیں جو ہمارے تعلیم کردہ وظائف کا پہلے عمل کر چکے ہوتے ہیں اور ہماری شرائط پہ پورے اتر رہے ہوتے ہیں۔

ان تمام وظائف (منزل، آیت الکرسی، معوذتین، سورۃ المزمل، سورۃ یٰسین، چھل کاف) کے بعد جب قصیدۂ بردہ شریف کا کوئی شخص عمل کرتا ہے تو اسے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے اس نے انوار وتجلیات کی ایک ایسی دنیا میں زندگی میں پہلی بار قدم رکھا ہے جس کا مشاہدہ اس سے پہلے اس نے زندگی بھر نہیں کیا تھا بلکہ جس کا اس سے پہلے وہ تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔

آخر میں ہم اس کی ریاضت کا طریق کار لکھ رہے ہیں اور ظاہر ہے کہ اس کی ریاضت ہم سے (یا ہم جسے اپنے بعد اجازت کے لئے نامزد کریں گے اس سے) اجازت سے ہی کی جائے گی۔

ریاضتِ قصیدۂ بردہ شریف

(1) پہلی ریاضت:۔

قصیدۂ بردہ شریف کی پہلی اور سب سے اعلیٰ ریاضت یہ ہے کہ چالیس دن متواتر دریا یا نہر کے کنارے جا کر ایک بار قصیدہ پڑھیں۔

چالیس دن کے بعد آپ عامل ہو جائیں گے اور اس کے تمام فیوض وبرکات سے پورا فائدہ خود بھی حاصل کر سکیں گے اور لوگوں کو بھی پہنچا سکیں گے۔

اس کے بعد فجر، عصر یا مغرب کے بعد ایک بار کسی بھی جگہ قصیدہ پابندی سے پڑھتے رہیں۔ اگر کسی دن کسی عذر کی وجہ سے ناغہ ہو جائے تو دوسرے دن دو بار پڑھیں۔

(2) دوسری ریاضت:۔

اس کی ریاضت کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ چاند کی پہلی جمعرات کو جلالی وجمالی پرہیز کے ساتھ خوشبو لگا کر اس کا وظیفہ شروع کرنے سے پہلے دو رکعت قضائے حاجت پڑھیں اور پھر ایک بار پورا قصیدہ اور تین سو تیرہ (313) بار روزانہ درج ذیل اشعار کا وظیفہ کریں۔

اول وآخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھیں۔ اگر درود تاریہ یاد ہو تو کیا ہی کہنے۔ وگرنہ کوئی سا بھی درود شریف پڑھ سکتے ہیں۔

تین سو تیرہ بار یہ دو اشعار پڑھنے ہیں:۔

هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِىْ تُرْجٰى شَفَاعَتُهٗ

لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

فائدہ:۔

اس ریاضت کے بعد عامل جس گھر میں ہوگا اس میں جنات داخل ہونے کی کبھی جرأت نہیں کریں گے۔ حتیٰ کہ اگر جنات کا کوئی مریض اس کے پاس لایا جائے تو اس کے جنات گھر سے باہر ہی رک جائیں گے۔ اور مریض عامل کے گھر میں داخل ہوتے ہی خود بخود ہوش میں آجائے گا۔

حاضری:۔

ہم ایک تعویذ اس کتاب میں دے رہے ہیں جس کا اصل فائدہ صرف انہی عاملین کو ہوگا جنہوں نے قصیدہ بردہ کی مذکورہ بالا ریاضت کی ہوگی۔ وہ تعویذ مریض کے ہاتھ میں پکڑائیں تو تعویذ پکڑتے ہی جنات حاضر ہو جائیں گے۔

حرقِ جنات:۔

اور اگر دوبارہ اس مریض کو وہی جنات تنگ کریں اور اپنے عہد سے پھر جائیں تو دوسرا چھوٹا سا تعویذ ہم اس کتاب میں دے رہے ہیں، اسے آپ صرف آسیب زدہ کے سامنے رکھ دیں۔ اس کے دیکھتے ہی جنات جلنا شروع ہو جائیں گے۔ آپ کو کچھ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔

شفائے امراض:۔

ریاضت کرنے کے بعد اس کا عامل جس مریض کو تین تین بار قصیدہ پڑھ کر تین دن دم کرے اسے انشاء اللہ کلی وفوری شفاء حاصل ہوگی۔ دم کے آخر میں مریض کے ہاتھوں پر دم کریں اور اس سے کہیں کہ وہ اپنے ہاتھ پورے بدن پر پھیر لے۔

(3) تیسری ریاضت:۔

جلالی جمالی پرہیز کے ساتھ وقت اور جگہ مقرر کر کے نوچندی جمعرات سے مقام خلوت میں قصیدہ گیارہ گیارہ بار روزانہ پڑھیں۔ اکتالیس دن کے بعد آپ اس کے عامل ہو جائیں گے۔ انشاء اللہ خلق خدا میں آپ کا فیض جاری ہوگا۔

قصیدہ بردہ شریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

الفصل الاول فی ذکر عشق رسول اللہ ﷺ

پہلی فصل رسول اللہ ﷺ کی محبت کے بیان میں

أَمِنْ تَذَكُّرِ جِيْرَانٍ بِذِيْ سَلَمٖ

کیا تجھے ہمسائے یاد آگئے ذی سلم کے

مَزَجْتَ دَمْعًا جَرٰى مِنْ مُّقْلَةٍ بِدَمٖ

کہ آنکھ سے بہنے والے آنسو میں تو نے خون بھی ملا دیا

أَمْ هَبَّتِ الرِّيْحُ مِنْ تِلْقَاءِ كَاظِمَةٍ

یا کاظمہ کی طرف سے ہوا چل پڑی

أَوْ أَوْمَضَ الْبَرْقُ فِي الظَّلْمَاءِ مِنْ إِضَمٖ

یا اندھیرے میں اضم کی طرف سے بجلی چمکی ہے

فَمَا لِعَيْنَيْكَ إِنْ قُلْتَ اكْفُفَا هَمَتَا

سو کیا ہوا تیری آنکھوں کو کہ تو کہتا ہے رک جاؤ تو وہ رو پڑتی ہیں

وَمَا لِقَلْبِكَ إِنْ قُلْتَ اسْتَفِقْ يَهِمٖ

اور کیا ہوا تیرے دل کہ تو کہتا ہے صبر کر تو وہ بے خود ہو جاتا ہے

أَيَحْسَبُ الصَّبُّ أَنَّ الْحُبَّ مُنْكَتِمٌ

کیا عاشق یہ سمجھتا ہے کہ محبت چھپ سکتی ہے؟

مَا بَيْنَ مُنْسَجِمٍ مِّنْهُ وَمُضْطَرِمٖ

جبکہ اس کے آنسو جاری ہوں اور دل بے چین ہو

لَوْ لَا الْهَوٰی لَمْ تُرِقْ دَمْعًا عَلٰی طَلَلٍ

اگر تجھے عشق نہ ہوتا تو آنسو نہ بہاتا کھنڈرات پر

وَلَا اَرِقْتَ لِذِکْرِ الْبَانِ وَالْعَلَمِ

اور نہ بے تاب ہوتا (درخت) بان اور علم کے ذکر سے

فَکَیْفَ تُنْکِرُ حُبًّا بَعْدَ مَا شَهِدَتْ

پس تو کیسے انکار کر سکتا ہے محبت سے۔ جبکہ گواہی دے چکے

بِهٖ عَلَیْکَ عُدُوْلُ الدَّمْعِ وَالسَّقَمِ

اس پر تیرے خلاف دو گواہ: آنسو اور بیماری

وَاَثْبَتَ الْوَجْدُ خَطَّیْ عَبْرَةٍ وَّضَنًی

اور ثابت کر دیا سرشاری کو آنسوؤں اور دبلے پن کی لکیروں (جھریوں) نے

مِثْلَ الْبَهَارِ عَلٰی خَدَّیْكَ وَالْعَنَمِ

تیرے رخساروں پر زرد اور سرخ پھول کی طرح

نَعَمْ سَرٰی طَیْفُ مَنْ اَهْوٰی فَاَرَّقَنِیْ

ہاں مجھے اس کا خیال آیا جس کا میں شائق ہوں تو میں بے تاب ہو گیا

وَالْحُبُّ یَعْتَرِضُ اللَّذَّاتِ بِالْاَلَمِ

اور محبت بدل دیتی ہیں لذتوں کو تکلیف سے

یَالَائِمِیْ فِی الْهَوَی الْعُذْرِیِّ مَعْذِرَةً

مجھے عشق پر ملامت کرنے والے، معاف رکھ

مِنِّیْ اِلَیْكَ وَلَوْ اَنْصَفْتَ لَمْ تَلُمِ

مجھے اس پر اور اگر تو انصاف کرتا تو ملامت نہ کرتا

عَدَتْكَ حَالِیَ لَا سِرِّیْ بِمُسْتَتِرٍ

میرا حال تجھ پر آشکارا ہو گیا، میرا راز چھپنے والا نہیں

عَنِ الْوُشَاةِ وَلَا دَآئِیْ بِمُنْحَسِمِ

چغل خوروں سے۔ اور نہ میرا مرض (عشق) دور ہونے والا ہے

مَحَضْتَنِی النُّصْحَ لٰکِنْ لَّسْتُ اَسْمَعُهٗ

مجھے تو نے پرخلوص نصیحت کی لیکن میں اسے نہیں سنتا

اِنَّ الْمُحِبَّ عَنِ الْعُذَّالِ فِیْ صَمَمِ

عاشق ملامت کرنیوالوں کی طرف سے بہرا ہوتا ہے

اِنِّی اتَّهَمْتُ نَصِیْحَ الشَّیْبِ فِیْ عَذَلِیْ

میں نے بڑھاپے کی نصیحت کو بھی ملامت کے بارے میں متہم کر دیا

وَالشَّیْبُ اَبْعَدُ فِیْ نُصْحٍ عَنِ التُّهَمِ

اور بڑھاپا بہت دور ہے نصیحت کرنے میں تہمت سے

الفصل الثانی فی منع هوی النفس

دوسری فصل، اپنے آپ کو خواہشات نفسانی سے منع کرنے میں

فَاِنَّ اَمَّارَتِیْ بِالسُّوْءِ مَا اتَّعَظَتْ

بے شک میرے برائی کے معاون نفس نے نصیحت نہیں حاصل کی

مِنْ جَهْلِهَا بِنَذِیْرِ الشَّیْبِ وَالْهَرَمِ

جہالت کی وجہ سے بڑھاپے اور آخری عمر کی جسمانی ٹوٹ پھوٹ سے

وَلَا اَعَدَّتْ مِنَ الْفِعْلِ الْجَمِیْلِ قِرٰی

اور نہ میں حاضر ہوا اچھے عملوں کی میزبانی کے ساتھ

ضَیْفٍ اَلَمَّ بِرَاْسِیْ غَیْرَ مُحْتَشِمِ

ایسے مہمان کے لئے جو میرے سر پر آ گیا اور اس کی عزت نہ رکھی

لَوْ کُنْتُ اَعْلَمُ اَنِّیْ مَا اُوَقِّرُهٗ

اگر میں جانتا کہ میں اس کی عزت نہ کروں گا

كَتَمْتُ سِرًّا بَدَالِیْ مِنْهُ بِالْكَتَمِ

تو میں راز کو چھپاتا جو ظاہر ہو گیا ہے خضاب کے ساتھ

مَنْ لِیْ بِرَدِّ جِمَاحٍ مِّنْ غَوَایَتِهَا

کون ہے ایسا جو روکے خودسری کو؟ جو (میرے نفس نے) کی

كَمَا یُرَدُّ جِمَاحُ الْخَیْلِ بِاللُّجُمِ

جیسے روکتے ہیں سرکش گھوڑے کو لگام سے

فَلَا تَرُمْ بِالْمَعَاصِیْ كَسْرَ شَهْوَتِهَا

پس نفس کی خواہشات کو توڑنے کیلئے گناہوں کا قصد نہ کر

اِنَّ الطَّعَامَ یُقَوِّیْ شَهْوَةَ النَّهِمِ

کیونکہ کھانا بھوک کی خواہش کو مزید مضبوط کرتا ہے

وَالنَّفْسُ كَالطِّفْلِ اِنْ تُهْمِلْهُ شَبَّ عَلٰی

اور نفس بچے طرح ہے اگر اسے ڈھیل دو گے تو وہ جوان ہوگا

حُبِّ الرَّضَاعِ وَاِنْ تَفْطِمْهُ یَنْفَطِمِ

دودھ پینے کی محبت میں اور اگر دودھ چھڑا دو گے تو چھوڑ دے گا

فَاصْرِفْ هَوَاهَا وَحَاذِرْ اَنْ تُوَلِّیَهٗ

پس اسے خواہش سے روک اور اسے مغلوب خواہش ہونے سے بچا

اِنَّ الْهَوٰی مَا تَوَلّٰی یُصْمِ اَوْیَصِمِ

جب خواہشیں غالب ہوتی ہیں تو مار ڈالتی ہیں یا عیب دار کر دیتی ہے

وَرَاعِهَا وَهْیَ فِی الْاَعْمَالِ سَائِمَةٌ

اور اس کی نگہبانی کر اور وہ (نفس) جانور کی طرح ہے

وَاِنْ هِیَ اسْتَحْلَتِ الْمَرْعٰی فَلَا تُسِمِ

اور وہ اگر (خواہش کی) چراگاہ کو لذیذ سمجھے تو اسے نہ چرنے دے

كَمْ حَسَّنَتْ لَذَّةً لِّلْمَرْءِ قَاتِلَةً

کئی بار نفس نے لذت کو فائدہ مند جانا حالانکہ وہ انسان کو مارنے والی ہے

مِنْ حَیْثُ لَمْ یَدْرِ اَنَّ السَّمَّ فِی الدَّسَمِ

نفس نے نہ جانا کہ چکنائی والی چیز میں (اس کے لیے) زہر ہے

وَاخْشَ الدَّسَائِسَ مِنْ جُوْعٍ وَّمِنْ شِبَعٍ

اور ڈر اس خرابی سے جو بھوک اور سیر ہو کر کھانے سے ملتی ہے

فَرُبَّ مَخْمَصَةٍ شَرٌّ مِّنَ التُّخَمِ

کیونکہ اکثر پیٹ کا خالی ہونا برا ہوتا ہے بدہضمی سے

وَاسْتَفْرِغِ الدَّمْعَ مِنْ عَیْنٍ قَدِ امْتَلَاَتْ

اور زور لگا کر نکال دے ان آنسوؤں کو جو آنکھوں میں بھر گئے ہیں

مِنَ الْمَحَارِمِ وَالْزَمْ حِمْیَةَ النَّدَمِ

حرام کی وجہ سے۔ اور آنکھوں کی حرام سے نگہبانی ضروری سمجھو

وَخَالِفِ النَّفْسَ وَالشَّیْطَانَ وَاعْصِهِمَا

اور مخالفت کر نفس اور شیطان کی اور ان دونوں کی نافرمانی کر

وَاِنْ هُمَا مَحَّضَاكَ النُّصْحَ فَاتَّهِمِ

اور اگر وہ دونوں تجھے خالص نصیحت کریں پھر بھی اسے جھوٹ سمجھ

وَلَا تُطِعْ مِنْهُمَا خَصْمًا وَّلَا حَكَمًا

ان دونوں کا کہنا نہ مان خواہ وہ فریق ہوں یا منصف

فَاَنْتَ تَعْرِفُ كَیْدَ الْخَصْمِ وَالْحَكَمِ

کیونکہ تو فریق مخالف اور منصف کی چالوں کو خوب جانتا ہے

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِنْ قَوْلٍ بِلَا عَمَلٍ

اللہ معاف فرمائے ایسے قول پر کہ جس پر خود عمل نہ ہو

لَقَدْ نَسَبْتُ بِهٖ نَسْلًا لِذِیْ عُقُمٍ

بے شک (یا ایسے ہے کہ) میں نے بانجھ کیلئے اولاد چاہت کی ہو

اَمَرْتُکَ الْخَیْرَ لٰکِنْ مَا ائْتَمَرْتُ بِهٖ

میں نے تجھے بھلائی کا کہا مگر میں نے اس پر خود عمل نہ کیا

وَمَا اسْتَقَمْتُ فَمَا قَوْلِیْ لَکَ اسْتَقِمِ

اور جب میں خود ہی اس پر قائم نہ ہوا تو میرا کہنا تجھے کیا قائم رکھے گا؟

وَلَا تَزَوَّدْتُ قَبْلَ الْمَوْتِ نَافِلَةً

اور موت سے پہلے نفلوں کی صورت میں آخرت کی کوئی تیاری نہیں کی

وَلَمْ اُصَلِّ سِوٰی فَرْضٍ وَّلَمْ اَصُمِ

اور نہ فرض روزے اور فرض نماز کے سوا کوئی عمل کیا

الفصل الثالث فی مدح رسول اللہ ﷺ

تیسری فصل رسول اللہ ﷺ کی تعریف میں

ظَلَمْتُ سُنَّةَ مَنْ اَحْیَی الظَّلَامَ اِلٰی

میں نے ظلم کیا نبی ﷺ کی سنت پر جو خود اس (عبادت) کیلئے تاریک راتوں میں جاگے

اَنِ اشْتَکَتْ قَدَمَاهُ الضُّرَّ مِنْ وَّرَمٍ

کہ آپ ﷺ کے قدم مبارک سوج کر ورم زدہ ہو گئے

وَشَدَّ مِنْ سَغَبٍ اَحْشَآءَهٗ وَطَوٰی

اور باندھا بھوک سے اپنے پیٹ کو اور لپیٹا

تَحْتَ الْحِجَارَةِ کَشْحًا مُّتْرَفَ الْاَدَمِ

پتھر سے اس شکم مبارک کو جس کی جلد بہت نازک تھی

وَرَاوَدَتْهُ الْجِبَالُ الشُّمُّ مِنْ ذَهَبٍ

اور پہاڑ سے آپ ﷺ کی آزمائش کے لیے سونے کے

عَنْ نَّفْسِهٖ فَاَرَاهَا اَیَّمَا شَمَمٍ

آپ (ﷺ) کے لیے پس اسے کیسا ہیچ سمجھا

وَاَکَّدَتْ زُهْدَهٗ فِیْهَا ضَرُوْرَتُهٗ

ضرورت ہونے کے باوجود سونے کے پہاڑوں سے آپ کی بے رغبتی نے یہ بات پختہ کر دی

اِنَّ الضَّرُوْرَةَ لَا تَعْدُوْا عَلَی الْعِصَمِ

کہ ضرورت کبھی عصمت خداوندی سے تجاوز نہیں کر سکتی

وَکَیْفَ تَدْعُوْا اِلَی الدُّنْیَا ضَرُوْرَةُ مَنْ

اور ضرورت کس طرح راغب کرے دنیا کی طرف اس ہستی کو

لَوْ لَاهُ لَمْ تَخْرُجِ الدُّنْیَا مِنَ الْعَدَمِ

کہ اگر وہ ہستی نہ ہوتی تو دنیا ہی پردۂ عدم سے وجود میں نہ آتی

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ

محمد ﷺ سردار ہیں دونوں جہانوں اور جنوں اور انسانوں کے

وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمٍ

اور عرب اور غیر عرب کے دونوں گروہوں کے (سردار ہیں)

نَبِیُّنَا الْاٰمِرُ النَّاهِیْ فَلَا اَحَدٌ

ہمارے نبی نیکی کا حکم کرنے والے اور برائیوں سے روکنے والے ہیں پس نہیں کوئی بھی

اَبَرَّ فِیْ قَوْلِ لَا مِنْهُ وَلَا نَعَمِ

آپ ﷺ سے سچا قول میں، نہ (باتوں کی) نفی میں اور نہ (ہاں کے) اثبات میں

هُوَ الْحَبِیْبُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُهٗ

وہ امت کے ایسے حبیب ہیں جن سے امید ہے ان کی شفاعت کی

لِکُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

ہر طرح کے لرزا دینے والے مصائب کے وقت

دعا الی اللہ فالمستمسکون بہ

انہوں نے اللہ کی طرف بلایا، پس جس نے انہیں مضبوط پکڑا

مستمسکون بحبل غیر منفصم

اس نے مضبوط رسی پکڑی جو نہ ٹوٹنے والی ہے

فاق النبیین فی خلق وفی خلق

نبیوں پر فوقیت لے گئے آپ (بہترین) تخلیق اور (بہترین) اخلاق کی وجہ سے

ولم یدانوہ فی علم ولا کرم

اور نہ ہی وہ آپ کے علم اور کرم کے قریب پہنچ سکے

وکلہم من رسول اللہ ملتمس

اور سب اللہ کے رسول میں سے آپ سے درخواست کرتے ہیں

غرفا من البحر او رشفا من الدیم

چلو بھر پانی کا دریا میں سے یا موسلا دھار بارش میں سے ایک گھونٹ پانی کا

وواقفون لدیہ عند حدہم

اور کھڑے ہیں آپ ﷺ کے سامنے اپنی حدود میں

من نقطۃ العلم او من شکلۃ الحکم

علم کے ایک نقطہ یا حکمت کی ایک مثال کے لئے

فہو الذی تم معناہ وصورتہ

پس یہ وہ ہیں جن پر مکمل ہو گئے کمالات ظاہری اور باطنی

ثم اصطفاہ حبیبا باری النسم

پھر انہیں منتخب کیا حبیب اپنا۔ جانداروں کو پیدا کرنے والے نے

منزہ عن شریک فی محاسنہ

آپ ﷺ اپنی اچھی خوبیوں میں کسی بھی شریک سے پاک ہیں

فجوہر الحسن فیہ غیر منقسم

آپ کی ذات اقدس کی خوبیوں کا جوہر تقسیم نہیں ہو سکتا

دع ما ادعتہ النصاری فی نبیہم

نصاریٰ نے اپنے نبی کے بارے میں جو دعوے کئے ان کو چھوڑ دو

واحکم بما شئت مدحا فیہ واحتکم

اور حضور ﷺ کی مدح سرائی میں جو چاہو کہو اور دانائی سے کہو

وانسب الی ذاتہ ما شئت من شرف

آپ ﷺ کی ذات عالی کی طرف جو شرف منسوب کرنا چاہو کرو

وانسب الی قدرہ ما شئت من عظم

اور آپ کی عالی قدر کی طرف جس عظمت کو چاہو منسوب کرو

فان فضل رسول اللہ لیس لہ

کیونکہ حضور ﷺ کی فضل و شرف کی کوئی حد ہی نہیں

حد فیعرب عنہ ناطق بفم

جسے کوئی بولنے والا اپنے منہ سے ادا کر سکے

لو ناسبت قدرہ آیاتہ عظما

اگر آپ ﷺ کے معجزات عظمت میں آپ کے مرتبہ کی طرح عظیم ہوتے

احیا اسمہ حین یدعی دارس الرمم

تو آپ کا نام ہی بوسیدہ ہڈیوں کو پکارے جانے پر زندہ کر دیتا

لم یمتحنا بما تعیا العقول بہ

آپ ﷺ نے ہمیں کسی ایسے امتحان میں نہیں ڈالا جسے عقلیں سمجھ نہ سکتیں

حرصا علینا فلم نرتب ولم نہم

حرص ہم پر مہربانی فرماتے ہوئے سو ہم نے نہ شک کیا اور نہ ہم مبتلائے حیرت ہوئے

أَعْيَى الْوَرٰى فَهْمُ مَعْنَاهُ فَلَيْسَ يُرٰى

آپ ﷺ کی حقیقت سمجھنے نے ساری خلقت کو عاجز کر دیا

لِلْقُرْبِ وَالْبُعْدِ فِيْهِ غَيْرُ مُنْفَحِمٖ

پس قریب اور دور سے ہر دیکھنے والا حیرت زدہ ہے

كَالشَّمْسِ تَظْهَرُ لِلْعَيْنَيْنِ مِنْ بُعُدٍ

جیسے سورج ظاہر ہوتا آنکھوں کو دور سے چھوٹا لگتا ہے

صَغِيْرَةً وَّتُكِلُّ الطَّرْفَ مِنْ أَمَمٖ

سامنا کرنے سے آنکھوں کو چندھیا دیتا ہے

وَكَيْفَ يُدْرِكُ فِي الدُّنْيَا حَقِيْقَتَهٗ

ایسے لوگ آپ کی حقیقت کا دنیا میں کیسے ادراک کر سکتے ہیں

قَوْمٌ نِيَامٌ تَسَلَّوْا عَنْهُ بِالْحُلُمٖ

جو آپ کے محض خیالات اور خوابوں سے مطمئن ہو بیٹھے ہیں

فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِيْهِ أَنَّهٗ بَشَرٌ

پس حضور ﷺ کے بارے میں علم کی انتہاء یہی ہے کہ وہ بیشک بشر ہیں

وَأَنَّهٗ خَيْرُ خَلْقِ اللّٰهِ كُلِّهِمٖ

اور بیشک وہ اللہ کی تمام مخلوق میں افضل ترین ہیں

وَكُلُّ اٰيٍ اَتَى الرُّسْلُ الْكِرَامُ بِهَا

اور وہ تمام معجزے جو انبیاء علیہم السلام لائے

فَإِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُّوْرِهٖ بِهِمٖ

وہ تمام آپ ﷺ کے نور کی وجہ سے انہیں حاصل ہوئے

فَإِنَّهٗ شَمْسُ فَضْلٍ هُمْ كَوَاكِبُهَا

کیونکہ آپ ﷺ فضیلت کے سورج ہیں اور وہ سب (انبیاء) اس کے ستارے ہیں

يُظْهِرْنَ أَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِي الظُّلَمٖ

جو تاریکیوں میں لوگوں کے لئے اپنی روشنی بکھیرتے ہیں

حَتّٰى إِذَا طَلَعَتْ فِي الْكَوْنِ عَمَّ هُدَاهَا

یہاں تک کہ جب طلوع ہوا دنیا میں عام ہوگئی ہدایت

لِلْعَالَمِيْنَ وَأَحْيَتْ سَائِرَ الْأُمَمٖ

تمام جہانوں کے لیے۔ اور زندہ کر دیں تمام امتیں

أَكْرِمْ بِخَلْقِ نَبِيٍّ زَانَهٗ خُلُقٌ

آپ کی صورت مبارکہ کتنی قابل تکریم ہے جسے اخلاق فاضلہ نے مزین کر دیا

بِالْحُسْنِ مُشْتَمِلٍ بِالْبِشْرِ مُتَّسِمٖ

جو حسن کا مرقع اور (آویزہ) مسکراہٹ سے روشن ہے

كَالزَّهْرِ فِي تَرَفٍ وَّالْبَدْرِ فِي شَرَفٍ

نزاکت میں پھول کی طرح اور عظمت میں چاند کی مانند

وَالْبَحْرِ فِي كَرَمٍ وَّالدَّهْرِ فِي هِمَمٖ

سخاوت میں سمندر کی طرح اور عالی ہمت میں زمانے کی طرح ہیں

كَأَنَّهٗ وَهُوَ فَرْدٌ فِي جَلَالَتِهٖ

جب آپ اکیلے ہوں تب بھی آپ کی جلالت کی وجہ سے یوں لگتا ہے

فِي عَسْكَرٍ حِيْنَ تَلْقَاهُ وَفِي حَشَمٖ

جیسے آپ بہت بڑے لشکر کے ساتھ ہیں

كَأَنَّمَا اللُّؤْلُؤُ الْمَكْنُوْنُ فِي صَدَفٍ

یوں لگتا ہے جیسے موتی پوشیدہ ہو سیپ میں

مِنْ مَّعْدِنَيْ مَنْطِقٍ مِّنْهُ وَمُبْتَسَمٖ

آپ کی گفتار اور مسکراہٹ کی دو کانوں سے

لَا طِيبَ يَعْدِلُ تُرْبًا ضَمَّ أَعْظُمَهُ

دنیا کی کوئی خوشبو اس مٹی کی ہمسری نہیں کر سکتی جو آپ کے جسد اطہر سے لگی ہے

طُوبَى لِمُنْتَشِقٍ مِنْهُ وَمُلْتَثِمِ

کیا خوش نصیب ہے وہ شخص جس نے اسے سونگھا اور بوسہ دیا

الفصل الرابع فی مولد النبی ﷺ

چوتھی فصل نبی ﷺ کی ولادت کے بارے میں

أَبَانَ مَوْلِدُهُ عَنْ طِيبِ عُنْصُرِهِ

آپ کی ولادت مبارکہ پاک طینت عنصر کے ساتھ ظاہر ہوئی

يَا طِيبَ مُبْتَدَإٍ مِنْهُ وَمُخْتَتَمِ

کیا خوب آپ کی ابتداء اور اختتام ہے

يَوْمٌ تَفَرَّسَ فِيهِ الْفُرْسُ أَنَّهُمُ

اس دن اہل فارس سمجھ گئے کہ انہیں

قَدْ أُنْذِرُوا بِحُلُولِ الْبُؤْسِ وَالنِّقَمِ

تباہی اور خوف کا ڈراوا آ گیا ہے

وَبَاتَ إِيوَانُ كِسْرَى وَهْوَ مُنْصَدِعٌ

اور کسریٰ کے محل میں دراڑیں پڑ گئیں

كَشَمْلِ أَصْحَابِ كِسْرَى غَيْرَ مُلْتَئِمِ

کسریٰ کے ساتھیوں کی طرح جو بکھرنے کے بعد منظم نہ ہو سکے

وَالنَّارُ خَامِدَةُ الْأَنْفَاسِ مِنْ أَسَفٍ

اور آگ نے افسوس کے مارے بجھتے ہوئے سانس لی

عَلَيْهِ وَالنَّهْرُ سَاهِي الْعَيْنِ مِنْ سَدَمِ

اور حیرت کے مارے دریا کے سرچشمے خشک ہو گئے

وَسَاءَ سَاوَةَ أَنْ غَاضَتْ بُحَيْرَتُهَا

بحیرۂ ساوہ والے پریشان ہو گئے کہ ان کی جھیل کا پانی اتر گیا

وَرُدَّ وَارِدُهَا بِالْغَيْظِ حِينَ ظَمِي

اور پیاسے لوگ وہاں سے غیظ و غضب میں واپس لوٹے

كَأَنَّ بِالنَّارِ مَا بِالْمَاءِ مِنْ بَلَلٍ

گویا غم کے مارے آگ کو پانی کی تری مل گئی

حُزْنًا وَبِالْمَاءِ مَا بِالنَّارِ مِنْ ضَرَمِ

اور پانی کو افسوس کے مارے آگ کی تپش مل گئی

وَالْجِنُّ تَهْتِفُ وَالْأَنْوَارُ سَاطِعَةٌ

اور جن ڈھنڈورا پیٹتے تھے اور آپ ﷺ کے انوار بلند ہوتے تھے

وَالْحَقُّ يَظْهَرُ مِنْ مَعْنًى وَمِنْ كَلِمِ

اور حق ظاہر ہوتا تھا معنی اور کلام سے

عَمُوا وَصَمُّوا فَإِعْلَانُ الْبَشَائِرِ لَمْ

اندھے اور بہرے ہو گئے پس اعلان خوش خبریوں کے نہیں سنے

تُسْمَعْ وَبَارِقَةُ الْإِنْذَارِ لَمْ تُشَمِ

اور ڈراوے کی بجلیوں کی چمک نہ دیکھ سکے

مِنْ بَعْدِ مَا أَخْبَرَ الْأَقْوَامَ كَاهِنُهُمْ

بعد اس کے کہ قوم کے کاہن نے انہیں بتلا دیا تھا

بِأَنَّ دِينَهُمُ الْمُعْوَجَّ لَمْ يَقُمِ

کہ اب ان کا ٹیڑھا دین قائم نہیں رہ سکے گا

وَبَعْدَ مَا عَايَنُوا فِي الْأُفْقِ مِنْ شُهُبٍ

اور بعد اس کے کہ انہوں نے افق میں ستاروں کو

مُنْقَضَّةٍ وِّفْقَ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ صَنَمِ

ایسے ہی گرتے دیکھا جیسے ان کے بت (گرنے والے تھے)

حَتّٰى غَدَا عَنْ طَرِيْقِ الْوَحْيِ مُنْهَزِمٌ

یہاں تک کہ شیاطین وحی کے راستے سے

مِنَ الشَّيَاطِيْنِ يَقْفُوْا اِثْرَ مُنْهَزِمِ

اوپر نیچے بھاگنے لگے

كَاَنَّهُمْ هَرَبًا اَبْطَالُ اَبْرَهَةٍ

گویا بھاگنے میں وہ ابرہہ کے سورما تھے

اَوْ عَسْكَرٌ بِالْحَصٰى مِنْ رَّاحَتَيْهِ رُمِيْ

یا اس لشکر کی طرح تھے جسے حضور ﷺ کی ہتھیلیوں سے کنکر مارے گئے

نَبْذًا بِهٖ بَعْدَ تَسْبِيْحٍ بِبَطْنِهِمَا

آپ ﷺ نے تسبیح کے بعد انہیں یوں پھینکا

نَبْذَ الْمُسَبِّحِ مِنْ اَحْشَاءِ مُلْتَقِمِ

جیسے حضرت یونس کو مچھلی نے اپنی انتڑیوں سے پھینک دیا تھا

الفصل الخامس فی ذکرمن دعوته ﷺ

پانچویں فصل آپ ﷺ کی دعوت کی برکات کے بیان میں

جَاءَتْ لِدَعْوَتِهِ الْاَشْجَارُ سَاجِدَةً

آپ ﷺ کے بلانے پر درخت سجدہ کرتے ہوئے آئے

تَمْشِيْ اِلَيْهِ عَلٰى سَاقٍ بِلَا قَدَمِ

پیروں کے بغیر چلے ان کی طرف تنوں پر چلتے ہوئے

كَاَنَّمَا سَطَرَتْ سَطْرًا لِّمَا كَتَبَتْ

گویا انہوں نے لکیر کھینچی اس خوشنویسی کے لئے

فُرُوْعُهَا مِنْ بَدِيْعِ الْخَطِّ فِي اللَّقَمِ

جو ان کی ٹہنیوں نے نہایت باکمال لکھی تھی

مِثْلَ الْغَمَامَةِ اَنّٰى سَارَ سَائِرَةً

بادل کی اس ٹکڑی کی طرح کہ حضور ﷺ جہاں تشریف لے جاتے

تَقِيْهِ حَرَّ وَطِيْسٍ لِّلْهَجِيْرِ حَمِيْ

وہ آپ کو دوپہر کی گرمی کی شدت سے بچاتی

اَقْسَمْتُ بِالْقَمَرِ الْمُنْشَقِّ اِنَّ لَهٗ

میں قسم کھاتا ہوں دو ٹکڑے ہونے والے چاند کی، بے شک اس کی

مِنْ قَلْبِهٖ نِسْبَةً مَّبْرُوْرَةَ الْقَسَمِ

آپ ﷺ کے دل سے وہ نسبت ہے جس کی وجہ سے اس کی قسم پوری ہوتی ہے

وَمَا حَوَى الْغَارُ مِنْ خَيْرٍ وَّمِنْ كَرَمِ

اور غار نے خیر و فضیلت کو آغوش میں لے لیا

وَكُلُّ طَرْفٍ مِّنَ الْكُفَّارِ عَنْهُ عَمِيْ

اور کفار کی ہر آنکھ آپ ﷺ کو دیکھنے سے اندھی ہو گئی

فَالصِّدْقُ فِي الْغَارِ وَالصِّدِّيْقُ لَمْ يَرِمَا

پھر صدق (حضور ﷺ) اور حضرت (ابوبکر) صدیق غار میں تھے مگر انہیں کوئی دیکھ نہ سکا

وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا بِالْغَارِ مِنْ اَرِمِ

اور وہ (کافر) کہتے تھے نہیں غار میں کوئی بھی نہیں

ظَنُّوا الْحَمَامَ وَظَنُّوا الْعَنْكَبُوْتَ عَلٰى

گمان کیا کبوتر پر اور گمان کیا مکڑی پر کہ انہوں نے

خَيْرِ الْبَرِيَّةِ لَمْ تَنْسُجْ وَلَمْ تَحُمِ

حضور ﷺ (کی موجودگی میں) جالا نہیں بنا اور نہ کبوتری نے انڈے دیئے

وِقَايَةُ اللّٰهِ اَغْنَتْ عَنْ مُضَاعَفَةٍ

اللہ کی حفاظت نے آپ ﷺ کو بے نیاز کر دیا دوگنی چکنی

مِنَ الدُّرُوْعِ وَعَنْ عَالٍ مِّنَ الْاُطُمِ

زرہوں سے اور بلند وبالا ہوئے قلعوں سے

مَاسَامَنِی الدَّهْرُ ضَيْمًا وَّاسْتَجَرْتُ بِهٖ

جب رنجیدہ کیا مجھے زمانے کے مظالم نے اور میں نے آپ ﷺ کی پناہ چاہی

اِلَّا وَنِلْتُ جِوَارًا مِّنْهُ لَمْ يُضَمِ

تو مجھے ایسی پناہ ملی جسے کوئی توڑ نہ سکا

وَلَا الْتَمَسْتُ غِنَى الدَّارَيْنِ مِنْ يَّدِهٖ

اور میں نے جب بھی آپ ﷺ کے دستِ مبارک سے دونوں جہاں کی دولت مانگی

اِلَّا اسْتَلَمْتُ النَّدٰى مِنْ خَيْرِ مُسْتَلَمِ

تو میں نے سخاوت کے خزانے اس ذات سے حاصل کئے جو سب سے افضل ہستی ہے

لَا تُنْكِرِ الْوَحْيَ مِنْ رُّؤْيَاهُ اِنَّ لَهٗ

نہ انکار کر وحی کا ان کے خواب میں۔ بے شک ان کا

قَلْبًا اِذَا نَامَتِ الْعَيْنَانِ لَمْ يَنَمِ

دل۔ جب سوتی تھیں آنکھیں۔ نہیں سوتا تھا

وَذَاكَ حِيْنَ بُلُوْغٍ مِّنْ نُّبُوَّتِهٖ

اور یہ حال نبوت میں عمر بلوغ کو پہنچنے کا تھا

فَلَيْسَ يُنْكَرُ فِيْهِ حَالُ مُحْتَلِمِ

ایسے میں تو کسی بالغ کے حال کا بھی انکار نہیں کیا جاتا

تَبَارَكَ اللّٰهُ مَا وَحْيٌ بِمُكْتَسَبٍ

اللہ کی ذات برکتوں والی ہے، وحی محنت وریاضت سے نہیں حاصل ہوتی

وَّلَا نَبِیٍّ عَلٰى غَيْبٍ بِمُتَّهَمِ

اور نہ ہی کسی نبی پر غیب کی خبریں بتانے پر (جھوٹ کی) تہمت لگائی گئی ہے

اٰيَاتُهُ الْغُرُّ لَا يَخْفٰى عَلٰى اَحَدٍ

آپ ﷺ کی لائی ہوئی چمکدار آیات کسی پر مخفی نہیں

بِدُوْنِهَا الْعَدْلُ بَيْنَ النَّاسِ لَمْ يَقُمِ

ان کے بغیر لوگوں کے درمیان عدل قائم نہیں کیا جاسکتا

كَمْ اَبْرَاَتْ وَصِبًا بِاللَّمْسِ رَاحَتُهٗ

کتنے مصیبت زدوں کو آپ کی ہتھیلی نے لمس سے صحت یاب کیا

وَاَطْلَقَتْ اَرِبًا مِّنْ رِّبْقَةِ اللَّمَمِ

اور کتنے لوگوں کو گناہوں اور جنات کی زنجیروں سے آزاد کیا

وَاَحْيَتِ السَّنَةَ الشَّهْبَاءَ دَعْوَتُهٗ

آپ کی دعاء کی برکت سے قحط کا سال خوشحالی میں بدل گیا

حَتّٰى حَكَتْ غُرَّةً فِی الْاَعْصُرِ الدُّهُمِ

حتی کہ تاریک زمانوں میں وہ زمانہ چمکنے لگا

بِعَارِضٍ جَادَ اَوْ خِلْتَ الْبِطَاحَ بِهَا

(آپ کی دعاء سے) بادل یوں برسا کہ اسکی وجہ سے تم نے پتھریلی زمین کو

سَيْبًا مِّنَ الْيَمِّ اَوْ سَيْلًا مِّنَ الْعَرِمِ

بارش کا سمندر یا ٹوٹے ہوئے بند کا سیلاب سمجھا

الفصل السادس فی ذکر شرف القرآن

چھٹی فصل قرآن کی عظمت میں

دَعْنِیْ وَوَصْفِیْ اٰيَاتٍ لَّهٗ ظَهَرَتْ

مجھے اور میرے اس بیان کو چھوڑ کر آپ ﷺ کے معجزات یوں نمایاں ہوئے

ظُهُوْرَ نَارِ الْقِرٰى لَيْلًا عَلٰى عَلَمِ

جیسے مہمانی کی آگ رات کے وقت پہاڑ کی چوٹی پر روشن ہوتی ہے

فَالدُّرُّ يَزْدَادُ حُسْنًا وَّهُوَ مُنْتَظِمٌ

چنانچہ موتی کا حسن اور بڑھ جاتا ہے جب وہ پرویا ہوا ہو

وَلَيْسَ يَنْقُصُ قَدْرًا غَيْرَ مُنْتَظِمِ

اور جب پرویا ہوا نہ ہو تو اس سے اس کی وقعت کم نہیں ہوتی

فَمَا تَطَاوُلُ اٰمَالِ الْمَدِيْحِ اِلٰى

پس تعریف کرنے والے کی آرزوئیں کیوں نہ بڑھیں

مَا فِيْهِ مِنْ كَرَمِ الْاَخْلَاقِ وَالشِّيَمِ

آپ ﷺ کے کریمانہ اخلاق اور مبارک عادات کے بیان کے لئے

اٰيَاتُ حَقٍّ مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثَةٌ

یہ خدائے رحمان کی سچی آیات ہیں جو ظاہر ہوئی ہیں

قَدِيْمَةٌ صِفَةُ الْمَوْصُوْفِ بِالْقِدَمِ

اور قدیم ہیں جس طرح موصوف قدیم ہونے سے متصف ہے

لَمْ تَقْتَرِنْ بِزَمَانٍ وَّهِيَ تُخْبِرُنَا

یہ آیات کسی زمانے سے مختص نہیں مگر بتلاتی ہیں

عَنِ الْمَعَادِ وَعَنْ عَادٍ وَّعَنْ اِرَمِ

ہمیں آخرت اور قوم عاد اور ارم کے بارے میں

دَامَتْ لَدَيْنَا فَفَاقَتْ كُلَّ مُعْجِزَةٍ

یہ ہمیشہ کے لئے ہمارے سامنے ہیں اور ہر نبی کے معجزے پر فائق ہیں

مِّنَ النَّبِيِّيْنَ اِذْ جَاءَتْ وَلَمْ تَدُمِ

کہ ان کے معجزات آئے تو سہی مگر دائمی نہیں تھے

مُحْكَمَاتٌ فَمَا يُبْقِيْنَ مِنْ شُبَهٍ

وہ ایسی محکم ہیں کہ کسی دشمن کے لئے شبہ کی گنجائش نہیں

لِذِيْ شِقَاقٍ وَّلَا يَبْغِيْنَ مِنْ حَكَمِ

اور نہ ہی کسی ثالث کے فیصلے کی منتظر ہیں

مَا حُوْرِبَتْ قَطُّ اِلَّا عَادَ مِنْ حَرَبٍ

جب کبھی ان آیات سے کسی بڑے سے بڑے دشمن نے جنگ کی

اَعْدَى الْاَعَادِيْ اِلَيْهَا مُلْقِيَ السَّلَمِ

تو وہ صلح کرتے ہوئے خود ہی ان کی طرف لوٹ آیا

رَدَّتْ بَلَاغَتُهَا دَعْوٰى مُعَارِضِهَا

اس کی بلاغت نے اس کے مخالفین کے معارضہ کو رد کیا

رَدَّ الْغَيُوْرِ يَدَ الْجَانِيْ عَنِ الْحُرَمِ

جیسے کوئی غیرت مند اپنی ناموس کی طرف بڑھنے والے ہاتھ کو رد کرتا ہے

لَهَا مَعَانٍ كَمَوْجِ الْبَحْرِ فِيْ مَدَدٍ

ان (آیات) کے مطالب ایسے ہیں جیسے سمندر کی لہر ایک دوسرے کی مدد کرتی ہیں

وَفَوْقَ جَوْهَرِهٖ فِي الْحُسْنِ وَالْقِيَمِ

اور بڑھ کر ہوتی ہے اس کی افادیت حسن اور قیمت میں

فَمَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصٰى عَجَائِبُهَا

نہیں شمار ہو سکتے اور نہ بیان ہو سکتے ہیں ان کے عجائب

وَلَا تُسَامُ عَلَى الْاِكْثَارِ بِالسَّاَمِ

اور نہ ہی قیمت زیادہ لگا کر انہیں خریدا جا سکتا ہے

قَرَّتْ بِهَا عَيْنُ قَارِيْهَا فَقُلْتُ لَهٗ

اس کے پڑھنے والے کی آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں پس میں نے اس کے پڑھنے والے سے کہا

لَقَدْ ظَفِرْتَ بِحَبْلِ اللّٰهِ فَاعْتَصِمِ

بے شک تو نے پالی ہے اللہ کی رسی پس مضبوطی سے پکڑ لے

اِنْ تَتْلُهَا خِيفَةً مِّنْ حَرِّ نَارِ لَظٰى

اگر تو نے ان (آیات) کو تلاوت کیا جہنم کی دہکتی آگ کی گرمی کے خوف سے

اَطْفَاْتَ حَرَّ لَظٰى مِنْ وِّرْدِهَا الشَّبِمِ

بجھا دیا تو نے بھڑکتی ہوئی آگ کو ان (آیات) کے پڑھنے سے سرد پانی کی طرح

كَاَنَّهَا الْحَوْضُ تَبْيَضُّ الْوُجُوْهُ بِهٖ

گویا وہ (آیات) حوض ہیں جس سے چہرے سفید ہو جاتے ہیں

مِنَ الْعُصَاةِ وَقَدْ جَآءُوْهُ كَالْحُمَمِ

گناہوں والے۔ حالانکہ وہ آئے ہوں کوئلے کی طرح سیاہ

وَ كَالصِّرَاطِ وَ كَالْمِيْزَانِ مَعْدِلَةً

اور وہ (آیات) پل صراط کی طرح اور ترازو کی طرح ہیں انصاف پروری میں

فَالْقِسْطُ مِنْ غَيْرِهَا فِي النَّاسِ لَمْ يَقُمِ

پس انصاف ان کے بغیر لوگوں میں قائم نہیں ہو سکتا

لَا تَعْجَبَنْ لِحَسُوْدٍ رَّاحَ يُنْكِرُهَا

نہ حیران ہو حاسد سے اگر وہ انکار کرے ان کا

تَجَاهُلًا وَّهُوَ عَيْنُ الْحَاذِقِ الْفَهِمِ

جان بوجھ کر۔ حالانکہ وہ بہت ماہر ہے انہیں سمجھنے میں

قَدْ تُنْكِرُ الْعَيْنُ ضَوْءَ الشَّمْسِ مِنْ رَّمَدٍ

بعض دفعہ نہیں دیکھ سکتی آنکھ سورج کی روشنی آشوب چشم میں

وَيُنْكِرُ الْفَمُ طَعْمَ الْمَآءِ مِنْ سَقَمِ

اور انکار کرتا ہے منہ پانی کے ذائقے کا۔ بیماری کی وجہ سے

الفصل السابع فی ذکر معراج النبی ﷺ

ساتویں فصل نبی ﷺ کے معراج کے بارے میں

يَا خَيْرَ مَنْ يَّمَّمَ الْعَافُوْنَ سَاحَتَهٗ

اے سب سے بہتر کہ جس کا ارادہ کرتے ہیں عافیت کے طلب گار

سَعْيًا وَّفَوْقَ مُتُوْنِ الْاَيْنُقِ الرُّسُمِ

دوڑتے ہوئے اور اونٹوں پر سوار پے در پے

وَمَنْ هُوَ الْاٰيَةُ الْكُبْرٰى لِمُعْتَبِرٍ

اور وہ جو بہت بڑی نشانی ہے غور کرنے والے کے لیے

وَمَنْ هُوَ النِّعْمَةُ الْعُظْمٰى لِمُغْتَنِمِ

اور وہ عظیم نعمت ہے غنیمت سمجھنے والے کے لیے

سَرَيْتَ مِنْ حَرَمٍ لَّيْلًا اِلٰى حَرَمٍ

آپ ﷺ نے سفر کیا حرم کعبہ سے ایک رات میں بیت المقدس تک

كَمَا سَرَى الْبَدْرُ فِيْ دَاجٍ مِّنَ الظُّلَمِ

جیسے سفر کرتا ہے چودھویں کا چاند اندھیری رات میں

وَبِتَّ تَرْقٰى اِلٰى اَنْ نِّلْتَ مَنْزِلَةً

اور آپ بلندی پر فائز ہوتے گئے یہاں تک کہ پالی منزل

مِّنْ قَابَ قَوْسَيْنِ لَمْ تُدْرَكْ وَلَمْ تُرَمِ

قاب قوسین کی جسے نہ تو کوئی پا سکا اور نہ ہی کوئی اس کا قصد کر سکا

وَقَدَّمَتْكَ جَمِيْعُ الْاَنْبِيَآءِ بِهَا

اور آگے کیا آپ ﷺ کو تمام انبیاء علیہم السلام

وَالرُّسْلِ تَقْدِيْمَ مَخْدُوْمٍ عَلٰى خَدَمِ

اور رسولوں نے، جیسے آگے کرتے ہیں مخدوم کو خادم پر

وَاَنْتَ تَخْرِقُ السَّبْعَ الطِّبَاقَ بِهِمْ

اور آپ ﷺ نے شگاف کیا ساتوں آسمانوں میں اس طرح

فِيْ مَوْكِبٍ كُنْتَ فِيْهِ صَاحِبَ الْعَلَمِ

جلوس کے ساتھ جیسے اس میں جھنڈے والے آپ ﷺ تھے

حَتّٰى اِذَا لَمْ تَدَعْ شَاْوًا لِمُسْتَبِقٍ

یہاں تک کہ جب نہ دی بلند آواز آگے بڑھنے والی

مِنَ الدُّنُوِّ وَلَا مَرْقًى لِمُسْتَنِمِ

قربت میں اور نہ زیادہ رتبے میں بلند

خَفَضْتَ كُلَّ مَقَامٍ بِالْاِضَافَةِ اِذْ

پست کیا ہر مقام کو جیسے اضافت سے (خفض دیا جاتا ہے) جب

نُوْدِيْتَ بِالرَّفْعِ مِثْلَ الْمُفْرَدِ الْعَلَمِ

آپ ﷺ بلائے گئے معراج میں۔ مفرد علم (منادی) کی طرح

كَيْمَا تَفُوْزَ بِوَصْلٍ اَيِّ مُسْتَتِرٍ

یہاں تک کہ کامیاب ہوئے دیدار سے جو چھپا ہوا ہے

عَنِ الْعُيُوْنِ وَسِرٍّ اَيِّ مُكْتَتِمِ

آنکھوں سے اور ایسے راز سے جو بہت چھپا ہوا ہے

فَحُزْتَ كُلَّ فِخَارٍ غَيْرَ مُشْتَرَكٍ

پس حاصل کئے ہر طرح کے فخر یہ جن میں کوئی شریک نہیں

وَجُزْتَ كُلَّ مَقَامٍ غَيْرَ مُزْدَحِمِ

اور گزرے ہر اس مقام سے جہاں سے کسی اور کا گزر نہ ہو سکا

وَجَلَّ مِقْدَارُ مَا وُلِّيْتَ مِنْ رُتَبٍ

اور جو رتبے آپ کو عطا کئے گئے ان کی مقدار بہت زیادہ ہے

وَعَزَّ اِدْرَاكُ مَا اُوْلِيْتَ مِنْ نِعَمِ

اور دشوار ہے سمجھ میں آنا ان نعمتوں کا جو آپ کو عطا کی گئیں

بُشْرٰى لَنَا مَعْشَرَ الْاِسْلَامِ اِنَّ لَنَا

خوشخبری ہے ہمارے لیے اے گروہ اسلام والو۔ بے شک ہمیں

مِنَ الْعِنَايَةِ رُكْنًا غَيْرَ مُنْهَدِمِ

ایسا ستون دیا گیا ہے جو کبھی منہدم نہیں ہو گا

لَمَّا دَعَى اللّٰهُ دَاعِيَنَا لِطَاعَتِهِ

جب اللہ نے ہمارے داعی کو ان کی اطاعت کی وجہ سے پکارا

بِاَكْرَمِ الرُّسُلِ كُنَّا اَكْرَمَ الْاُمَمِ

اکرم الرسل کے خطاب سے تو ہم (اس وجہ سے) اکرم الامم بن گئے

الفصل الثامن فی ذکر جهاد النبی ﷺ

آٹھویں فصل نبی ﷺ کے جہاد کے ذکر میں

رَاعَتْ قُلُوْبَ الْعِدَا اَنْبَاءُ بِعْثَتِهِ

دشمنوں کے دل آپ ﷺ کے معبوث ہونے کی خبر سے خوف زدہ ہو گئے

كَنَبْأَةٍ اَجْفَلَتْ غُفْلًا مِنَ الْغَنَمِ

جیسے خوفزدہ بکری ریوڑ سے بھاگتی پھرتی ہے

مَا زَالَ يَلْقَاهُمْ فِيْ كُلِّ مُعْتَرَكٍ

آپ ہمیشہ کفار سے جہاد کرتے رہے ہر معرکہ میں

حَتّٰى حَكَوْا بِالْقَنَا لَحْمًا عَلٰى وَضَمِ

یہاں تک کہ کافر نیزوں پر یوں معلوم ہوتے تھے جیسے گوشت لٹکا ہوا ہے

وَدُّوا الْفِرَارَ فَكَادُوْا يَغْبِطُوْنَ بِهِ

بھاگنے کو وہ پسند کرتے تھے پس شکست خوردہ رشک کرتے تھے ان پر

أَشْلَاءَ شَالَتْ مَعَ الْعِقْبَانِ وَالرَّخَمِ

جبکہ ان کے جسمانی اعضاء کو عقاب اور پرندے اڑا لے گئے

تَمْضِي اللَّيَالِيْ وَلَا يَدْرُوْنَ عِدَّتَهَا

گزرتی تھیں راتیں اور کفار نہ جانتے تھے اس کا شمار

مَا لَمْ تَكُنْ مِنْ لَيَالِي الْأَشْهُرِ الْحُرُمِ

جب تک کہ نہ آتیں راتیں محترم مہینوں میں سے

كَأَنَّمَا الدِّيْنُ ضَيْفٌ حَلَّ سَاحَتَهُمْ

جیسا کہ دین (اسلام) مہمان تھا جو اترا ان کے صحنوں میں

بِكُلِّ قَرْمٍ إِلَى لَحْمِ الْعِدٰى قَرِمِ

تمام سرداروں کے ساتھ جو دشمنوں کے گوشت کے شدید خواہش مند تھے

يَجُرُّ بَحْرَ خَمِيْسٍ فَوْقَ سَابِحَةٍ

کھینچتا ہے دریا لشکروں کا تیز گھوڑوں پر

تَرْمِيْ بِمَوْجٍ مِّنَ الْأَبْطَالِ مُلْتَطِمِ

پھینکتا ہے جوش کے ساتھ بہادروں کی تھپیڑوں جیسی موجیں

مِنْ كُلِّ مُنْتَدِبٍ لِلّٰهِ مُحْتَسِبٍ

ان میں سے ہر بہادر اللہ کی طرف اجابت کرنے اور اس سے امید رکھنے والا ہے

يَسْطُوْا بِمُسْتَأْصِلٍ لِلْكُفْرِ مُصْطَلِمِ

اور وہ دشمن پر جڑ سے اکھیڑ دینے والا حملہ کرتا ہے

حَتّٰى غَدَتْ مِلَّةُ الْإِسْلَامِ وَهِيَ بِهِمْ

یہاں تک کہ جو ملت اسلام غریب الوطن تھی

مِنْ بَعْدِ غُرْبَتِهَا مَوْصُوْلَةَ الرَّحِمِ

غریب الوطنی کے بعد ملا دیے اسے رشتہ دار

مَكْفُوْلَةً أَبَدًا مِّنْهُمْ بِخَيْرِ أَبٍ

کفالت ہو گی ہمیشہ کے لیے ان (دشمنوں) سے اچھے باپ کے ساتھ

وَخَيْرِ بَعْلٍ فَلَمْ تَيْتَمْ وَلَمْ تَئِمِ

اور اچھے شوہر کے ساتھ۔ پس نہیں ہوگی یتیم اور نہ ہوگی بیوہ

هُمُ الْجِبَالُ فَسَلْ عَنْهُمْ مُّصَادِمَهُمْ

وہ پہاڑ تھے پوچھ ان کے بارے میں ان مقامات سے جہاں انہوں نے معرکے لڑے

مَاذَا رَأٰى مِنْهُمْ فِيْ كُلِّ مُصْطَدَمِ

کیا کفار نے دیکھا ان سے ہر اس جگہ جہاں وہ لڑے

فَسَلْ حُنَيْنًا وَّسَلْ بَدْرًا وَّسَلْ أُحُدًا

پس پوچھ حنین اور پوچھ بدر اور اُحد پہاڑ سے

فُصُوْلَ حَتْفٍ لَّهُمْ أَدْهٰى مِنَ الْوَخَمِ

کہ کافروں کے لئے موت کے موسم وباء سے زیادہ لرزہ خیز ہو گئے

اَلْمُصْدِرِي الْبِيْضِ حُمْرًا بَعْدَ مَا وَرَدَتْ

وہ دشمنوں کے خون سے تلواروں کو لہو رنگ کر کے نکالتے تھے

مِنَ الْعِدٰى كُلَّ مُسْوَدٍّ مِّنَ اللِّمَمِ

دشمن کے سیاہ بالوں کو کاٹنے کے بعد

وَالْكَاتِبِيْنَ بِسُمْرِ الْخَطِّ مَا تَرَكَتْ

وہ لکھنے والے تھے نیزوں سے نہیں چھوڑا

أَقْلَامُهُمْ حَرْفَ جِسْمٍ غَيْرَ مُنْعَجِمِ

ان کی قلموں (نیزوں) نے کوئی حرف جسم کا بغیر (ضرب کا) نقطہ لگائے

شَاكِي السِّلَاحِ لَهُمْ سِيْمَا تُمَيِّزُهُمْ

ان کے سونتے ہوئے ہتھیار ان کی امتیازی علامت تھے

وَالْوَرْدُ يَمْتَازُ بِالسِّيمَا مِنَ السَّلَمِ

اور گلاب کا پھول ممتاز ہوتا ہے اپنی علامت میں ببول سے

يُهْدِي إِلَيْكَ رِيَاحَ النَّصْرِ نَشْرَهُمُ

ہدیہ بھیجتی ہے تیری طرف فتح کی ہوا پھیلتے ہوئے

فَتَحْسِبُ الْوَرْدَ فِي الْأَكْمَامِ كُلَّ كَمِي

پس تو سمجھ لے گلاب کا پھول غلاف میں ہر بہادر کو

كَأَنَّهُمْ فِي ظُهُورِ الْخَيْلِ نَبْتُ رُبًا

گھوڑے کی پیٹھ پر وہ ایسے لگتے ہیں جیسے اُگا ہوا درخت ہو

مِنْ شِدَّةِ الْحَزْمِ لَا مِنْ شِدَّةِ الْحُزُمِ

اپنے مضبوط اور بلند عزم کی وجہ سے نہ اس وجہ سے کہ زین ان پر تنگ ہے

طَارَتْ قُلُوبُ الْعِدَى مِنْ بَأْسِهِمْ فَرَقًا

خوف کے مارے دشمنوں کے دل اڑے جا رہے ہیں

فَمَا تُفَرِّقُ بَيْنَ الْبَهْمِ وَالْبُهُمِ

پس تم آدمی اور جانور میں (خوف کی وجہ سے) فرق نہیں کر سکتے

وَمَنْ تَكُنْ بِرَسُولِ اللهِ نُصْرَتُهُ

اور جنہیں رسول اللہ ﷺ کی مدد حاصل ہو

إِنْ تَلْقَهُ الْأُسْدُ فِي آجَامِهَا تَجِمِ

اگر اسے شیر اپنی کچھار میں ملیں تو ڈر کے مارے وہ بھی تابع ہو جائیں

وَلَنْ تَرَى مِنْ وَلِيٍّ غَيْرَ مُنْتَصِرٍ

اور ہرگز نہیں دیکھے گا تو آپ ﷺ کے دوست کو مدد نہ ملے

بِهِ وَلَا مِنْ عَدُوٍّ غَيْرَ مُنْقَصِمِ

آپ ﷺ کی اور نہ آپ کے دشمن کو کہ ٹکڑے ٹکڑے نہ ہو

أَحَلَّ أُمَّتَهُ فِي حِرْزِ مِلَّتِهِ

اتاری اپنی امت اپنے دین کے قلعے میں

كَاللَّيْثِ حَلَّ مَعَ الْأَشْبَالِ فِي أَجَمِ

جیسے شیر اترتا ہے بچوں کے ساتھ اپنے کچھار میں

كَمْ جَدَّلَتْ كَلِمَاتُ اللهِ مِنْ جَدِلٍ

پھر مٹی میں ڈالا اللہ کے کلام نے جھگڑا کرنے والوں کو

فِيهِ وَكَمْ خَصَمَ الْبُرْهَانُ مِنْ خَصِمِ

آپ ﷺ سے اور غالب ہوئیں دلیلیں مدِ مقابل پر

كَفَاكَ بِالْعِلْمِ فِي الْأُمِّيِّ مُعْجِزَةً

کافی ہے تجھ کو علم بغیر پڑھے لکھے معجزہ کے طور پر

فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالتَّأْدِيبِ فِي الْيُتُمِ

دورِ جاہلیت میں اور بہترین تربیت یتیمی میں

الفصل التاسع فی طلب مغفرة من الله تعالى وشفاعة من رسول الله

نویں فصل اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگنے میں

اور رسول اللہ ﷺ کی شفاعت حاصل کرنے میں

خَدَمْتُهُ بِمَدِيحٍ أَسْتَقِيلُ بِهِ

خدمت کی میں نے آپ ﷺ کی تعریف کے ذریعہ تاکہ معاف ہوں اس سے

ذُنُوبَ عُمْرٍ مَضَى فِي الشِّعْرِ وَالْخِدَمِ

گناہ جو عمر گزشتہ میں ہوئے (الغو) شعروں کے ذریعہ اور (دنیاداروں) کی خوشامد میں ہوئے

إِذْ قَلَّدَانِيَ مَا تُخْشَى عَوَاقِبُهُ

کیونکہ (ان دونوں) نے میری گردن میں ان کے برے انجام کے خوف کا طوق ڈال دیا

كَأَنَّنِيْ بِهِمَا هَدْيٌ مِّنَ النَّعَمِ

گویا کہ میں چوپایہ ہوں قربانی کے چوپایوں میں سے

أَطَعْتُ غَيَّ الصِّبَا فِي الْحَالَتَيْنِ وَمَا

میں نے بچپن کی گمراہی کی پیروی کی دونوں حالتوں میں

حَصَلْتُ إِلَّا عَلَى الْآثَامِ وَالنَّدَمِ

مگر گناہ اور ندامت کے سوا مجھے کچھ نہ ملا

فَيَا خَسَارَةَ نَفْسِيْ فِيْ تِجَارَتِهَا

پس افسوس نقصان ہوا میرے نفس کو اس تجارت میں

لَمْ تَشْتَرِ الدِّيْنَ بِالدُّنْيَا وَلَمْ تَسُمِ

نہ خریدا دین کو دنیا کے بدلے اور نہ اس کی قیمت لگائی

وَمَنْ يَّبِعْ اٰجِلًا مِّنْهُ بِعَاجِلِهٖ

اور جو پیچھے دیر سے ملنے والے (ثواب) کو اس جلدی ملنے والی (دنیا) کے بدلے

يَبِنْ لَهُ الْغَبْنُ فِيْ بَيْعٍ وَّفِيْ سَلَمِ

لازماً ظاہر ہوگا اسے دھوکہ موجودہ خرید میں اور آئندہ کی خرید میں

وَإِنْ اٰتِ ذَنْبًا فَمَا عَهْدِيْ بِمُنْتَقِضٍ

اور اگر کروں میں گناہ تو نہیں میرا عہد ٹوٹنے والا

مِنَ النَّبِيِّ وَلَا حَبْلِيْ بِمُنْصَرِمِ

نبی ﷺ سے اور نہیں میری (عقیدت کی) رسی ٹوٹنے والی

فَإِنَّ لِيْ ذِمَّةً مِّنْهُ بِتَسْمِيَتِيْ

کیونکہ میرے لیے ذمہ لیا ہے آپ ﷺ نے میرے نام کی وجہ سے

مُحَمَّدًا وَّهُوَ اَوْفَى الْخَلْقِ بِالذِّمَمِ

جو کہ محمد ہے اور وہ زیادہ وفا کرنے والے ہیں تمام مخلوق سے وعدوں کو

إِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْ مَعَادِيْ اٰخِذًا بِيَدِيْ

اگر نہ ہوں وہ میرے مرنے کے بعد تھامنے والے میرا ہاتھ

فَضْلًا وَّإِلَّا فَقُلْ يَا زَلَّةَ الْقَدَمِ

اپنے فضل سے۔ تو تم کہنا کہ ہائے بدنصیبی قدم پھسل گئے

حَاشَاهُ أَنْ يُّحْرَمَ الرَّاجِيْ مَكَارِمَهٗ

ہرگز نہیں ہو سکتا کہ محروم کرے امیدوار کو ان کی بخشش

أَوْ يَرْجِعَ الْجَارُ مِنْهُ غَيْرَ مُحْتَرَمِ

یا ان سے پناہ مانگنے والے بے توقیر واپس آئے

وَمُنْذُ أَلْزَمْتُ أَفْكَارِيْ مَدَائِحَهٗ

اور جب سے لازم کیا میں نے اپنی سوچوں پر ان کی تعریف کرنے کو

وَجَدْتُّهٗ لِخَلَاصِيْ خَيْرَ مُلْتَزَمِ

اسے میں نے اپنی نجات کے لیے بہتر ذمہ دار پایا

وَلَنْ يَّفُوْتَ الْغِنٰى مِنْهُ يَدًا تَرِبَتْ

اور خاک آلود ہاتھ آپ ﷺ کی عطا سے کبھی محروم نہیں ہوگا

إِنَّ الْحَيَا يُنْبِتُ الْأَزْهَارَ فِي الْأَكَمِ

بے شک الفت اگاتی ہے پھولوں کو ٹیلوں میں

وَلَمْ أُرِدْ زَهْرَةَ الدُّنْيَا الَّتِي اقْتَطَفَتْ

اور نہیں میں چاہتا رونق دنیا کی جو کہ چن لی

يَدَا زُهَيْرٍ بِمَا أَثْنٰى عَلٰى هَرِمِ

زھیر کے ہاتھوں نے ھرم کی مدح و توصیف کر کے

الفصل العاشر فی ذکر المناجات وعرض الحاجات

دسویں فصل مناجات کے ذکر میں اور حاجات کے پیش کرنے میں

يَا أَكْرَمَ الْخَلْقِ مَا لِي مَنْ أَلُوذُ بِهِ

اے تمام مخلوق سے زیادہ بزرگ نہیں میرے لیے جس کی پناہ لوں

سِوَاكَ عِنْدَ حُلُولِ الْحَادِثِ الْعَمَمِ

سوائے تیرے عام مصیبت کے موقع پر

وَلَنْ يَضِيقَ رَسُولَ اللهِ جَاهُكَ بِي

اور ہرگز تنگ نہ ہوگا اے رسول ﷺ آپ کا مرتبہ میرے لیے

إِذَا الْكَرِيمُ تَجَلَّى بِاسْمِ مُنْتَقِمِ

جب اللہ کریم جب تجلی فرمائیں گے بدلہ دینے والے کے نام کے ساتھ

فَإِنَّ مِنْ جُودِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا

پس بیشک آپ ﷺ کی بخشش میں سے ہی دنیا اور آخرت ہے

وَمِنْ عُلُومِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

اور آپ ﷺ کے علوم میں سے لوح و قلم ہے

يَا نَفْسُ لَا تَقْنَطِي مِنْ زَلَّةٍ عَظُمَتْ

اے نفس! نہ مایوس ہو بڑے گناہوں کی وجہ سے

إِنَّ الْكَبَائِرَ فِي الْغُفْرَانِ كَاللَّمَمِ

کیونکہ بڑے گناہ بخشنے میں چھوٹے ہو جاتے ہیں

لَعَلَّ رَحْمَةَ رَبِّي حِينَ يَقْسِمُهَا

شاید کہ رحمت میرے رب کی جب تقسیم ہو

تَأْتِي عَلَى حَسَبِ الْعِصْيَانِ فِي الْقِسَمِ

گناہوں کے حساب سے آئے کہ زیادہ گناہگاروں پر زیادہ رحمت ہو

يَا رَبِّ وَاجْعَلْ رَجَائِي غَيْرَ مُنْعَكِسٍ

اے پروردگار! میری امید کو پورا کرنا الٹا کیے بغیر

لَدَيْكَ وَاجْعَلْ حِسَابِي غَيْرَ مُنْخَرِمِ

اپنے سامنے اور میرا حساب پورا کر دینا

وَالْطُفْ بِعَبْدِكَ فِي الدَّارَيْنِ إِنَّ لَهُ

اور عنایت کر اپنے بندے پر دنیا اور آخرت میں کیونکہ اس کا

صَبْرًا مَتَى تَدْعُهُ الْأَهْوَالُ يَنْهَزِمِ

صبر ایسا ہے کہ جب مصیبت آتی ہے تو بھاگ کھڑا ہوتا ہے

وَائْذَنْ لِسُحْبِ صَلَاةٍ مِنْكَ دَائِمَةٍ

اور اجازت دے درود کے بادلوں کو کہ برسیں تیری طرف سے ہمیشہ

عَلَى النَّبِيِّ بِمُنْهَلٍّ وَمُنْسَجِمِ

نبی ﷺ پر موسلادھار اور روانی سے

وَالْآلِ وَالصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِينَ لَهُمْ

اور آل پر اور صحابہ کرام پر پھر ان کی اتباع کرنے والوں پر

أَهْلِ التُّقَى وَالنُّقَى وَالْحِلْمِ وَالْكَرَمِ

جو پرہیزگار ہیں اور برگزیدہ ہیں اور بردبار اور عزت والے ہیں

ثُمَّ الرِّضَا عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعَنْ عُمَرَ

پھر راضی ہو حضرت ابوبکرؓ سے اور حضرت عمرؓ سے

وَعَنْ عَلِيٍّ وَعَنْ عُثْمَانَ ذِي الْكَرَمِ

اور حضرت علیؓ سے اور حضرت عثمانؓ سے جو سب عزت والے ہیں

مَا رَنَّحَتْ عَذَبَاتِ الْبَانِ رِيحُ صَبًا

جب تک بان کے درختوں کی شاخوں کو بادِ صبا ہلائے

وَأَطْرَبَ الْعِيسَ حَادِي الْعِيسِ بِالنَّغَمِ

اور جب تک خوش کرتا رہے اونٹوں کو ہانکنے والا اونٹوں کو نغموں کے ساتھ

فَاغْفِرْ لِنَاشِدِهَا وَاغْفِرْ لِقَارِيهَا

پس اس قصیدہ کے شاعر اور کے پڑھنے والے کو بخش دے

سَأَلْتُكَ الْخَيْرَ يَا ذَا الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ

میں تجھ سے بھلائی کا سوال کرتا ہوا اے بہت بخشش اور کرم کرنیوالے

تَمَّتْ بِالْخَيْرِ

باب (۸)

اسلام میں دم جھاڑہ کا جواز اور ثبوت

سابقہ ابواب میں ضمنی طور پر کئی احادیث اس مضمون کی گزر چکی ہیں کہ آنحضورﷺ نے اور صحابہ کرامؓ نے مختلف امراض یا جادو یا آسیب سے نجات کے لئے خود دم کیا بھی ہے اور دوسروں کے دم کروایا بھی ہے۔

لیکن بعض مخصوص حلقوں کی ذہنی تسکین اور ان کی طمانیت قلبی کے لئے ہم یہ ضرورت محسوس کرتے ہیں کہ ایک باب صرف دم جھاڑے کے جواز اور ثبوت پر تحریر کر دیں تاکہ جو لوگ اس وجہ سے دم جھاڑے کو درست نہیں سمجھتے کہ ان کے خیال میں قرآن پاک انسانی ہدایت کے لئے نازل ہوا ہے۔ یہ دم جھاڑے اور منتر جنتر کی کتاب نہیں ہے، ان کی سوچ کو بھی قرآن عزیز کے وسیع تر فوائد و برکات اور اس کے کثیر الجہتی منافع و انوار سے روشناس کرایا جا سکے اور جو لوگ اس غلط فہمی میں ہیں کہ خدانخواستہ دم جھاڑہ کرنا کوئی شرکیہ عمل ہے، انہیں بھی معلوم ہو سکے کہ یہ شرکیہ عمل نہیں بلکہ حضور اقدسﷺ کی مستقل سنت مبارکہ اور تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا روز مرہ کا معمول تھا۔

نیز جن لوگوں کو دم جھاڑہ کرنا توکل اور اللہ پر یقین کرنے سے متضاد نظر آ رہا ہے اور وہ اس وجہ سے اس سے بچنا چاہتے ہیں ان کی بھی ذہنی و فکری اصلاح ہو جائے کہ وہ خدانخواستہ صحابہ کرامؓ یا امہات المومنین سے زیادہ اللہ پر توکل کرنے والے نہیں ہیں کہ

انہوں نے تو دم جھاڑہ کیا بھی اور کروایا بھی! اور یہ لوگ اتنے بڑے متوکلین آ گئے ہیں کہ یہ اسے خلاف توکل یا خلاف عقیدۂ توحید سمجھنے لگ گئے ہیں۔

ہم محض ان غلط فہمیوں کے ازالے کے لئے چند احادیث کا ذکر کرنے پر اکتفاء کریں گے جن سے (۱) حضور ﷺ کا خود کو دم کرنا ثابت ہوتا ہے (۲) حضور ﷺ کا دوسروں کو دم جھاڑہ کرنا ثابت ہوتا ہے (۳) حضور ﷺ کا دوسروں سے دم کروانا یا کسی اور کا حضور ﷺ کو دم کرنا ثابت ہوتا ہے (۴) حضور ﷺ کی طرف سے صحابۂ کرام کو یہ حکم دینا ثابت ہوتا ہے کہ دم جھاڑہ کرواؤ، (۵) صحابۂ کرام کا دم جھاڑہ بلا تکلف کرنا اور کروانا ثابت ہوتا ہے (۶) دم جھاڑہ پر اجرت لینے کا جواز ثابت ہوتا ہے (۷) دم جھاڑے کی پہلے سے اجرت مقرر کرنا ثابت ہوتا ہے (۸) جن لوگوں نے اجرت طے کر کے دم جھاڑہ کیا ان سے حضور ﷺ کا اپنا حصہ مانگنا ثابت ہوتا ہے (۹) یہ ثابت ہوتا ہے کہ دم جھاڑے کیلئے مختلف قرآنی آیات اور سورتوں کا پڑھنا یا حضور ﷺ سے منقول دعاؤں کا پڑھنا جس طرح جائز ہے اسی طرح ہر ایسے کلام سے دم کرنا جائز ہے جس سے لوگوں کو فائدہ پہنچتا ہو تا وقتیکہ اس میں شرک کا شائبہ داخل نہ ہو جائے (۱۰) جس طرح کلام پڑھ کر دم کرنا جائز ہے اسی طرح لکھ کر تعویذ گلے میں ڈالنا بھی جائز ہے۔

اور ہماری کوشش ہو گی کہ زیادہ تر احادیث صرف صحاح ستہ سے براہ راست نقل کریں۔ البتہ ان کی تائید میں چند روایات ان کے علاوہ دیگر مسانید و معاجم یا مصنفات سے بھی ضمنی طور پر ذکر کریں گے۔ هذا وبالله التوفيق وهو المستعان ۔

حضور ﷺ کا دم:۔

یہ عنوان ہم نے اپنے طور سے نہیں باندھا بلکہ امام بخاریؒ نے اپنی صحیح میں اس عنوان سے ایک مستقل باب باندھا ہے "بَابُ رُقْيَةِ النَّبِيِّ ﷺ"

(۱) حضرت عبد العزیز فرماتے ہیں کہ میں اور ثابت حضرت انس بن مالکؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت ثابتؒ نے کہا کہ اے ابو حمزہ! میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔ حضرت انسؓ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں وہ دم نہ کردوں۔

جو حضور ﷺ کیا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں! تو حضرت انسؓ نے:

(۱) اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَاشَافِيَ اِلَّا اَنْتَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا ۔ (صحیح بخاری)

اے اللہ! اے لوگوں کے پروردگار! شفاء نصیب فرما کہ تو ہی شفاء دینے والا ہے۔ تیرے سوا شفاء دینے والا کوئی نہیں۔ ایسی شفاء دے جس کے بعد بیماری باقی نہ رہے۔

یہ کلمات پڑھ کر ان پر دم کیا۔

(۲) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُعَوِّذُ بَعْضَ اَهْلِهٖ يَمْسَحُ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى وَيَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ اَذْهِبِ الْبَاْسَ اِشْفِهٖ وَاَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا۔ (صحیح بخاری)

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ اپنے اہل خانہ میں سے بعض کو یوں دم کیا کرتے تھے کہ داہنے ہاتھ کو پھیرتے جاتے اور ان الفاظ سے دم فرماتے تھے:
اللهم رب الناس الخ۔

(۳) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يرقي يقول: اَمْسِحِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ بِيَدِكَ الشِّفَاءُ لَا كَاشِفَ لَهٗ اِلَّا اَنْتَ۔

حضرت عائشہ ہی سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ یوں دم فرمایا کرتے تھے کہ:
اَمْسِحِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ الخ۔

(۴) عَنْ عَائِشَةَؓ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ لِلْمَرِيْضِ: بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا يُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا۔ (صحیح بخاری)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ مریض پر یوں دم کیا کرتے تھے: بسم الله تربة ارضنا الخ۔

ف: امام بخاریؒ نے اس حدیث کو مختصر بیان فرمایا ہے۔ دیگر کتب حدیث میں اس کی یہ تفصیل مذکور ہے کہ اگر کسی کو پھوڑا پھنسی وغیرہ کی شکایت ہوتی تو آنحضور ﷺ پاک مٹی لے کر اپنا لعاب مبارک انگلی پر تھکارتے ہوئے اس لعاب سے مٹی انگلی پر لگاتے

اور پھوڑے کے اردگرد انگشت مبارک پھیرتے ہوئے ان کلمات مبارکہ سے دم فرمایا کرتے تھے۔ اس حدیث کے کلمات: تربة ارضنا اور: بریقة بعضنا اس تفصیل پر خود دلالت بھی کر رہے ہیں۔ اور یہ ہمارا تجربہ ہے اور بارہا کا آزمایا ہوا عمل ہے کہ کسی بھی قسم کے پھوڑے پھنسی پر پاکیزہ مٹی شہادت کی انگلی پر لگا کر اس کے اردگرد تین تین بار ان مبارک کلمات سے دم کیا جائے تو ان کا نام ونشان ختم ہو جاتا ہے۔ زیادہ سے زیادہ تین دن دم کرنے کی ضرورت پڑتی ہے۔

دم جھاڑے میں پھونک مارنے کا ثبوت:۔

(۵) عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا قَتَادَةَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: اَلرُّؤْيَا مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطٰنِ۔ فَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهٗ فَلْيَنْفُثْ حِيْنَ يَسْتَيْقِظُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَّيَتَعَوَّذُ مِنْ شَرِّهَا فَاِنَّهَا لَا تَضُرُّهٗ۔ (صحیح بخاری)

حضرت ابو قتادہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے کہ اچھا خواب اللہ کی طرف سے (اکرام) ہوتا ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے (شرارت) ہوتا ہے۔ سو اگر تم میں سے کوئی شخص خواب میں کوئی ناگوار بات دیکھے تو وہ تین بار پھونک مار دیا کرے۔ اس طرح اس خواب کا اسے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔

ف: امام بخاریؒ نے یہ حدیث مختصر بیان فرمائی ہے، آگے اس کی تفصیل آرہی ہے۔

(۶) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ نَفَثَ فِيْ كَفَّيْهِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَّبِالْمُعَوِّذَتَيْنِ جَمِيْعًا ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهٗ وَمَا بَلَغَتْ يَدَاهُ مِنْ جَسَدِهٖ۔ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَلَمَّا اشْتَكٰى كَانَ يَاْمُرُنِيْ اَنْ اَفْعَلَ ذٰلِكَ بِهٖ۔

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ جب آنحضرت ﷺ اپنے بستر پر لیٹتے تو آخری تین سورتیں پڑھ کر اپنی دونوں ہتھیلیوں پر دم فرماتے پھر ان ہتھیلیوں کو اپنے چہرۂ انور اور جہاں جہاں جسم پر ہاتھ پہنچ سکے وہاں تک پھیر دیتے۔ پھر جب آپ بیمار ہوئے تو آپ نے مجھے حکم دیا کہ میں ایسے کروں۔

متاثرہ یا مطلوبہ مقام پر ہاتھ پھیرنا:۔

سابقہ حدیث مبارک سے اتنا ثابت ہوتا ہے کہ آپ ﷺ آخری تینوں سورتیں پڑھ کر روزانہ سونے سے پہلے اپنے ہاتھوں پر پھونک مار کر رخ اقدس اور پورے بدن پر ہاتھ پھیر لیا کرتے تھے۔ گویا قرآنی سورتوں اور آیات کی برکات جسم تک پہنچانے کیلئے جیسے پھونک مارنا فائدہ مند ہوسکتا ہے، اسی طرح ہاتھ کا پھیرنا بھی فائدہ دیتا ہے۔

اس حدیث کی مزید وضاحت اگلی حدیث میں آرہی ہیں نیز ہاتھ پھیرنے سے متعلق مزید چند احادیث کا ذکر آگے بھی آرہا ہے۔

(۶) عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَنْفُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ قُبِضَ فِيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ۔ فَلَمَّا ثَقُلَ كُنْتُ اَنَا اَنْفُثُ عَلَيْهِ بِهِنَّ فَاَمْسَحُ بِيَدِ نَفْسِهٖ لِبَرَكَتِهَا۔ فَسَاَلْتُ ابْنَ شِهَابٍ: كَيْفَ كَانَ يَنْفُثُ؟ قَالَ: يَنْفُثُ عَلٰى يَدَيْهِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهٗ۔ (صحیح بخاری)

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ حضور اقدس ﷺ مرض الوفات میں معوذات (سابقہ حدیث کی روشنی اور صیغۂ جمع کے قرینہ سے شاید آخری تینوں سورتیں مراد ہیں۔ واللہ اعلم) پڑھ کر پھونک مارا کرتے تھے۔ جب آپ پر مرض کی گرانی بڑھ گئی تو یہ سورتیں پڑھ کر پھونک میں مار دیا کرتی تھی مگر آپ کے جسد اطہر پر ہاتھ خود نبی کریم ﷺ ہی کا پھیرا کرتی تھی کیونکہ اس کی برکت بہت اعلیٰ ہے۔

حضرت معمرؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ابن شہاب زھریؒ سے پوچھا کہ آپ ﷺ پھونک کس طرح مارتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ دونوں ہاتھوں پر پھونک مار کر انہیں چہرۂ انور پر پھیر لیتے تھے۔

(۷) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَوِّذُ بَعْضَهُمْ يَمْسَحُهُ بِيَمِينِهِ: أَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا۔ (صحیح البخاری)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ جب کسی کو دم فرماتے تو اپنا داہنا ہاتھ اس پر پھیرتے ہوئے یہ مبارک کلمات ارشاد فرماتے: أَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ ...... الخ

(۸) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا اشْتَكَى الْإِنْسَانُ الشَّيْءَ مِنْهُ أَوْ كَانَتْ بِهِ قَرْحَةٌ أَوْ جُرْحٌ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ بِإِصْبَعِهِ هٰكَذَا: وَوَضَعَ سُفْيَانُ سَبَّابَتَهُ بِالْأَرْضِ ثُمَّ رَفَعَهَا: بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيقَةِ بَعْضِنَا يُشْفَى بِهِ سَقِيْمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا۔ قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: يُشْفَى سَقِيْمُنَا وَقَالَ زُهَيْرٌ: لِيُشْفَى سَقِيْمُنَا۔

(صحیح مسلم)۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ جب کوئی آدمی بیمار ہوتا یا اسے پھوڑا پھنسی یا زخم آتا تو حضور اقدس ﷺ اپنی انگشتِ مبارک سے یوں کہتے۔ یہاں حضرت سفیان ثوری نے اپنی شہادت کی انگلی زمین پر رکھ کر پھر اٹھاتے ہوئے کہا کہ آپ انگلی اٹھا کر فرماتے: بسم الله تربة الخ ۔ امام مسلم فرماتے ہیں کہ ابن ابی شیبہ نے اسے يُشْفَى سَقِيْمُنَا کے الفاظ سے روایت کیا ہے جبکہ زھیر نے: لِيُشْفَى سَقِيْمُنَا کے الفاظ سے روایت کیا ہے۔

ف: پیچھے مختصر طور پر یہ حدیث امام بخاری کی روایت سے گذر چکی ہے۔ یہاں انگلی اور مٹی کی وہ وضاحت بھی آگئی ہے جس کا ہم نے وہاں ذکر کیا تھا۔

(۹) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ ؓ أَنَّهُ شَكَا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَجَعًا يَجِدُهُ فِي جَسَدِهِ مُنْذُ أَسْلَمَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِي يَأْلَمُ مِنْ جَسَدِكَ وَقُلْ: بِسْمِ اللّٰهِ ثَلَاثًا وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ: أَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ۔ (صحیح مسلم)

حضرت عثمان بن ابی العاصؓ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضور اقدس ﷺ کی خدمتِ اقدس میں شکایت کہ جب سے میں نے اسلام قبول کیا ہے میرے جسم میں درد رہتی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جہاں درد ہو وہاں ہاتھ رکھ کر تین بار بسم الله شریف اور سات بار: أَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ الخ پڑھا کرو۔

ف: دیگر محدثین نے أَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ الخ کے الفاظ سے یہ دعاء ذکر فرمائی ہے اور عام طور پر یہی منقول و معمول ہے۔ حدیث شریف میں جب وہ الفاظ اس طرح سے مختلف طرق سے مروی ہوں کہ ایک روایت میں الفاظ زائد اور دوسری میں کم آ رہے ہوں تو محدثین و فقہاء زیادت والی حدیث کو قبول فرما کر تطبیق اور جمع بین الاحادیث پر عمل فرماتے ہیں۔

ہم نے جامع الوظائف میں اس دعاء کی برکات و فوائد کے ذاتی مشاہدات کے حوالے اپنے ایک پڑوسی بزرگوار کا واقعہ بھی نقل کیا تھا کہ وہ داڑھ نکلوانے جا رہے تھے۔ عشاء کی نماز سے پہلے ہمارے پاس تشریف لائے کہ داڑھ نکلوانے کے بعد مجھے بہت طویل بلیڈنگ ہوتی ہے۔ میری عشاء کی جماعت چھوٹ جائے گی۔

ہم نے عرض کیا کہ اگر آپ کی تکلیف جاتی رہے تو داڑھ نکلونے کی آیا پھر بھی ضرورت ہوگی؟ فرمایا پھر تو کوئی ضرورت نہیں۔ ہم نے ان کی داڑھ والی جانب منہ پر ہاتھ رکھ کر یہ دعاء تین بار پڑھ کر دم کیا تو مرحوم طفیل دھامی صاحب فرمانے لگے کہ مجھے یوں لگ رہا ہے جیسے میرے منہ کا یہ حصہ سن ہو گیا ہو۔ درد کا تو نام و نشان باقی نہیں۔

ہم نے عرض کیا کہ عشاء تک دیکھ لیں۔ اگر پھر درد شروع ہوا تو داڑھ نکلوا لیجئے گا۔ لیکن اللہ کا کرم یہ ہوا کہ انہیں عمر بھی پھر داڑھ میں درد نہیں ہوا۔

یہ تو محض ایک مثال ہے۔ مسنون اعمال واذکار سے ہم نے جس مریض کو دم کیا ہے اللہ کے فضل وکرم سے کبھی یہ شکایت نہیں سنی کہ دوبارہ تکلیف ہوئی ہو۔ ضرورت صرف ایمان ویقین کی پختگی کی ہے۔ جس عامل کو اپنے عمل پر یقین نہ ہو کہ اس کا سو فیصد فائدہ ہوگا، اسے عمل ترک کر دینا چاہیے وہ دم جھاڑے سے اپنا اور مریضوں کا وقت اور ایمان دونوں برباد کر رہا ہے۔ اور جس مریض کو دم جھاڑے کی افادیت کا پختہ یقین نہ ہو۔ لوگوں کے کہنے پر آپ پر احسان کرنے اور دم کرانے آ گیا ہو یا دم جھاڑے کی افادیت "چیک کرنے" آ گیا ہو، اسے دم کرنے کی بھی کوئی ضرورت نہیں۔

ایسے آدمی کو یہی مشورہ دیا جائے کہ آپ کو جس طریقۂ علاج پر یقین ہے وہی طریقۂ علاج اختیار فرمایئے۔ ہم آپ جیسوں کو دم کی تاثیر چیک کرانے کے لئے فارغ نہیں بیٹھے ہوئے۔ ایسے لوگوں کو خود ان کی بے یقینی کی وجہ سے فائدہ نہیں ہوتا اور وہ پھر پروپیگنڈہ کرتے پھرتے ہیں کہ ہم نے تو دم کرا کے بھی دیکھ لیا ہے، ہم نے تو اس کا کوئی فائدہ نہیں دیکھا۔

دم جھاڑے کا معاوضہ :۔

اس قسم کے بے یقین اور ناقدر شناس لوگوں سے تو ضرور معاوضہ لینا چاہیے بلکہ بھر پور معاوضہ لینا چاہیے۔ ایسے لوگوں کو کبھی مفت میں دم نہ کریں۔ عام لوگوں میں زیادہ تر کوشش یہی کریں کہ اللہ کی رضاء وخوشنودی کے لئے فی سبیل اللہ اور مفت دم کریں۔ لیکن دو باتیں واضح رہیں: (۱) ایک یہ کہ مفت دم کرنا شرعاً واجب نہیں (۲) اور دوسری یہ کہ دم جھاڑے پر اجرت لینا شرعاً حرام یا مکروہ نہیں! بلکہ آگے ان شاء اللہ حدیث شریف کی روشنی میں ہم ثابت کریں گے کہ نہ صرف دم جھاڑے کی اجرت لینا جائز ہے بلکہ مستحب اور امر مستحسن بھی ہے۔ اور صرف مستحسن ہی نہیں بلکہ اسے آنحضرت ﷺ

نے اعلیٰ ترین معاوضہ قرار دیا ہے۔

یہاں ہم ایک حدیث صرف امام بخاری کی روایت سے نقل کریں گے۔ اسے امام بخاری نے کتاب الطب میں متعدد طرق سے کئی بار ذکر فرمایا ہے۔ ان کے علاوہ امام مسلم نے بھی اسے متعدد طرق سے روایت کیا ہے اور صحاح ستہ میں سے اکثر محدثین نے اسے روایت کیا ہے۔ ان سب روایات کو ذکر کرنا اس لئے غیر ضروری ہے کہ مقصد ومفہوم تو سبھی کا ایک ہی ہے۔ اس لئے ہم یہاں ان میں سے صرف ایک روایت کا ذکر کرنے پر اکتفاء کریں گے۔

(۱۰) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ رَهْطًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِنْطَلَقُوْا فِیْ سَفَرٍ سَافَرُوْهَا حَتّٰی نَزَلُوْا بِحَیٍّ مِّنْ اَحْیَاءِ الْعَرَبِ فَاسْتَضَافُوْهُمْ فَاَبَوْا اَنْ یُّضَیِّفُوْهُمْ فَلُدِغَ سَیِّدُ ذٰلِكَ الْحَیِّ فَسَعَوْا لَهٗ بِكُلِّ شَیْءٍ لَا یَنْفَعُهٗ شَیْءٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَوْ اَتَیْتُمْ هٰؤُلَاءِ الرَّهْطَ الَّذِیْنَ قَدْ نَزَلُوْا بِكُمْ لَعَلَّهٗ اَنْ یَّكُوْنَ عِنْدَ بَعْضِهِمْ شَیْءٌ فَاَتَوْهُمْ فَقَالُوْا: یَا اَیُّهَا الرَّهْطُ! اِنَّ سَیِّدَنَا لُدِغَ فَسَعَیْنَا لَهٗ بِكُلِّ شَیْءٍ لَا یَنْفَعُهٗ شَیْءٌ۔ فَهَلْ عِنْدَ اَحَدٍ مِّنْكُمْ شَیْءٌ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: نَعَمْ وَاللّٰهِ اِنِّیْ

حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کے صحابۂ کرامؓ کا ایک گروہ کسی سفر پر جا رہا تھا۔ راستے میں ایک عرب قبیلے کے ہاں ان کا پڑاؤ ہوا تو انہوں نے (عرب دستور کے موافق) اس قبیلے کے لوگوں سے مہمانداری کا تقاضا کیا تو قبیلے والوں نے ان کی مہمان نوازی سے صاف انکار کر دیا۔ خدا کا کرنا یہ ہوا کہ قبیلے کے سردار کو (بچھو وغیرہ کسی زہریلی چیز نے) ڈس لیا۔ انہوں نے اس کے علاج کے لئے ہر ممکن کوشش کی مگر اسے افاقہ نہ ہوا۔ ان میں سے کسی نے کہا کہ جو مسافر لوگ آئے ہیں ان سے پوچھ کر دیکھیں؟ شاید ان میں سے کسی کے پاس اس کا کوئی علاج ہو؟ چنانچہ انہوں نے صحابہؓ کے

لَرَاقٍ وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ لَقَدِ اسْتَضَفْنَاكُمْ فَلَمْ تُضَيِّفُوْنَا فَمَا اَنَا بِرَاقٍ لَّكُمْ حَتّٰى تَجْعَلُوْا لَنَا جُعْلًا فَصَالَحُوْهُمْ عَلٰى قَطِيْعٍ مِّنَ الْغَنَمِ فَانْطَلَقَ فَجَعَلَ يَتْفُلُ وَيَقْرَأُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ فَكَاَنَّمَا نُشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَانْطَلَقَ يَمْشِيْ مَا بِهٖ قَلَبَةٌ۔ قَالَ: فَاَوْفَوْهُمْ جُعْلَهُمُ الَّذِيْ صَالَحُوْهُمْ عَلَيْهِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: اقْسِمُوْا فَقَالَ الَّذِيْ رَقٰى: لَا تَفْعَلُوْا حَتّٰى نَاْتِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَنَذْكُرَ لَهُ الَّذِيْ كَانَ فَنَنْظُرَ مَا يَاْمُرُنَا۔ فَقَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرُوْا لَهٗ فَقَالَ: وَمَا يُدْرِيْكَ اَنَّهَا رُقْيَةٌ؟ اَصَبْتُمْ اِقْسِمُوْا وَاضْرِبُوْا لِيْ مَعَكُمْ بِسَهْمٍ ۔(صحیح بخاری)

پاس آ کر کہا کہ ہمارے سردار کو کسی چیز نے ڈس لیا ہے اور ہم نے اس کے علاج کیلئے ہر جتن کرلیا ہے مگر کوئی بھی کوشش بارآور ثابت نہیں ہوئی۔ کیا تم میں سے کسی کے پاس کوئی چیز ہے جو ہمارے سردار کو اس تکلیف سے نکال سکے؟ تو ایک صحابیؓ بولے ہاں! قسم بخدا میں دم جھاڑہ کرتا ہوں۔ لیکن خدا کی قسم! ہم نے جب تم سے مہمانداری کا تقاضا کیا تو تم نے انکار دیا، اس لئے میں جب تک دم نہیں کروں گا جب تک تم اس کا میرے ساتھ معاوضہ طے نہیں کرتے۔ ان لوگوں نے بکریوں کے ایک ریوڑ پر بات طے کرلی۔ چنانچہ وہ صحابیؓ ان کے ساتھ سردار کے پاس گئے اور سورۃ الفاتحۃ پڑھ کر اس پر تھکارتے گئے۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ سردار بالکل ٹھیک ہو کر چلنے لگ گیا جیسے اسے کسی مضبوط رسی سے کھول دیا گیا ہو اور اسے کوئی تکلیف ہوئی ہی نہ ہو۔ حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں۔ کہ قبیلے والوں نے طے شدہ بکریوں کا ریوڑ صحابہؓ کو دے دیا۔ ان میں سے کسی نے کہا کہ اسے تقسیم کرلیا جائے تو جس صحابیؓ نے جھاڑہ کیا تھا، انہوں نے کہا کہ ابھی تقسیم نہ کرو جب تک ہم آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر پورا قصہ ذکر نہ کردیں۔

چنانچہ واپس پہنچ کر انہوں نے سارا قصہ ذکر کیا تو آپ ﷺ نے ان صحابیؓ سے پوچھا کہ تمہیں کیسے پتہ چلا کہ سورۃ الفاتحہ سے دم جھاڑہ کیا جاتا ہے؟ پھر فرمایا کہ تم نے ٹھیک کیا۔ بکریوں کو تقسیم کرو اور اس میں میرا بھی برابر کا حصہ رکھنا۔

ف: اس حدیث مبارک میں بہت سے امور واضح ہوتے اور بہت سے مسائل حل ہوتے ہیں ہم چیدہ چیدہ امور کی طرف سرسری اشارہ کرتے ہیں وباللہ التوفیق۔

(۱) حدیث کے سیاق کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر وہ لوگ صحابۂ کرام سے بدتمیزی کا مظاہرہ نہ کرتے اور عام عرب دستور کے موافق ان کی مہمانداری کرتے تو شاید وہ صحابی دم جھاڑے کا کوئی معاوضہ نہ لیتے۔ کیونکہ معاوضے کی بات طے کرنے سے پہلے انہوں نے قبیلے کے لوگوں کو یہ بات جتائی تھی کہ چونکہ تم نے ہمیں مہمان بنانے سے انکار کیا ہے اس لئے جب تک تم پہلے معاوضہ طے نہیں کرتے تب تک میں جھاڑہ نہیں کروں گا۔

(۲) یہ الگ بات ہے کہ صحابۂ کرامؓ نے ان قبیلے والوں کی بدتہذیبی پر انہیں سبق سکھانے کے لئے ان سے معاوضہ طے بھی کیا، طلب بھی کیا اور وصول بھی کیا۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ معاوضہ صرف اسی صورت میں لینا جائز ہے جب پہلے کوئی آدمی بدتمیزی کا مظاہرہ کرے۔

بلکہ اس حدیث سے معاوضے کا مطلق جواز ثابت ہو رہا ہے کہ جھاڑہ کرنے والا چاہے تو فی سبیل اللہ کرے اور چاہے تو معاوضہ لے۔ دونوں باتوں کا اسے اختیار ہے۔

چونکہ انہوں نے اسے فی نفسہ جائز اور مطلق طور پر جائز سمجھا اس لئے معاوضہ کی بات کی۔ لیکن ابھی اس کے جواز اور عدم جواز کا واضح حکم انہیں معلوم نہ تھا اس لئے ساتھی صحابہ نے جب ریوڑ کی تقسیم کی بات کی تو انہوں نے کہا کہ پہلے آنحضرت ﷺ سے اس

کے بارے میں حکم معلوم کرلیں ، پھر تقسیم کریں گے۔ (اور اگر اس کا لینا جائز نہ ہوا تو اسے بیت المال میں جمع کرائیں گے یا قبیلے والوں کو واپس کریں گے)۔

(۳) معاوضہ فریقین کی رضامندی سے طے شدہ ہونا مستحسن ہے تاکہ فریقین میں سے کوئی ایک بھی کسی قسم کے دباؤ میں نہ رہے۔ غیر معین معاوضہ میں ممکن ہے کہ کسی ایک فریق کے لئے ناگواری یا گرانی کا پہلو نکل آئے۔ اس لئے عامل کو چاہیے کہ جو بھی معاوضہ لینا چاہے وہ پہلے بتلا دے کہ میں اتنا معاوضہ لوں گا۔

(۴) معاوضہ چونکہ فریقین کی رضامندی سے طے ہوتا ہے اس لئے یہ بحث سرے سے بے کار اور فضول ہے کہ معاوضہ تھوڑا لینا چاہئے یا زیادہ؟ اس حدیث شریف میں قَطِيعٌ مِّنَ الْغَنَمِ (بکریوں کا ریوڑ) کا بطور معاوضہ ذکر کیا گیا ہے۔ آج کے زمانہ (۲۰۱۲) میں اگر ایک بکری کی قیمت کم از کم (۱۵۰۰۰) پندرہ ہزار روپے لگائی جائے اور ریوڑ میں کم از کم چالیس بکریاں مانی جائیں تو بچھو کے ایک ڈنک کے جھاڑے کا معاوضہ (۶۰۰۰۰۰) چھ لاکھ روپے بنتا ہے۔

اور ملحوظ رہے کہ اس معاوضے کی حضور اقدس ﷺ نے تائید بھی فرمائی ہے اور تصویب بھی! اور کسی بھی روایت میں ایسا کوئی ذکر نہیں آتا کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہو کہ اتنی چھوٹی سی بات پر اتنا بڑا معاوضہ کیوں لیا؟

(۵) دم جھاڑے کا جب معاوضہ لینا جائز ہے تو اس جائز اجرت کو موڑ کر دھوکہ دہی سے وصول کر کے اپنی حلال آمدن کو حرام نہ کریں۔

یہ ہم اس لئے لکھ رہے ہیں کہ بعض عاملین کو براہ راست لوگوں سے فیس اور معاوضہ کی بات کرنے کی ہمت نہیں ہوتی۔ اس لئے وہ اپنا جائز معاوضہ ہیر پھیر سے وصول کرتے ہیں جو مشکوک آمدن بن جاتا ہے۔

اکثر عاملین مریضوں سے کہتے ہیں کہ اس کام کے لئے آپ ہمیں چار سرخ بکروں کی قیمت دیدیں۔ اتنی مشک، زعفران اور عود و عنبر کی قیمت دیدیں۔ اور ہمارا ہدیہ

صرف تین سو روپے ہوگا۔ اور لوگ انہیں یہ سب کچھ دے بھی دیتے ہیں۔ جب یہ آدمی آپ کو اتنی رقم دینے کو تیار ہے تو اسے حرام اور دھوکہ دہی کے طریقے سے کیوں لیا جائے؟ کیوں نہ ان سے کہا جائے کہ آپ دو ہزار یا پانچ لاکھ روپے (جتنا کم سے کم یا زیادہ سے زیادہ معاوضہ آپ لینا چاہتے ہیں) دیں تو ہم یہ کام کریں گے!؟!

(۶) اس حدیث شریف سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ایک مسلمان اپنے اعتقاد، تجربہ یا حسن ظن سے قرآن کریم کی جس سورت یا آیت سے جس مقصد کے لئے دم کرے، اسلام نہ اسے اس کا حکم کرتا ہے نہ اس سے منع کرتا ہے۔

دم جھاڑ ایک تجرباتی چیز ہے۔ جو چیز فائدہ دیتی ہو وہی پڑھ کر پھونک دی جائے۔ اسلام اس کی اجازت دیتا ہے۔ اور یہ بھی ضروری نہیں کہ دم کئے جانے والا کلام قرآن پاک کی آیت یا سورت پر ہی مشتمل ہو یا حضور اقدس ﷺ سے منقول مسنون دعاء ہی ہو (اس پر مزید گفتگو اور احادیث آگے آئیں گی)۔

اسلام صرف ایک شرط عائد کرتا ہے کہ کسی قسم کا شرکیہ کلام پڑھ کر نہ پھونکا جائے۔ غیر شرکیہ الفاظ کیسے ہی کیوں نہ ہوں، اسلام ان پر کوئی پابندی عائد نہیں کرتا۔

اس حدیث شریف کے آخر میں حضور اقدس ﷺ کا اس صحابیؓ سے یہ پوچھنا کہ تمہیں کیسے پتہ چلا کہ سورۃ الفاتحۃ سے جھاڑہ کیا جاسکتا ہے، اس بات کی واضح دلیل ہے کہ فاتحہ شریف کی دم کرنے کی تعلیم آپ ﷺ نے نہیں دی تھی؟ ہاں انہوں نے دم کیا تو آپ ﷺ نے تصدیق فرمادی کہ اس سے دم کیا جاسکتا ہے؟

اس سے فاتحہ شریف کے ساتھ دم کرنا، قرآن کریم کی کسی بھی آیت سے دم کرنا بلکہ مطلق دم کرنا تینوں امور ثابت ہوتے ہیں۔

بہترین اجرت:۔

جیسا کہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں، امام بخاری نے اس حدیث کو متعدد طرق سے روایت کیا ہے۔ ان میں سے ایک روایت حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کی ہے۔ اس

میں چند الفاظ مختلف ہیں۔ اور اس روایت میں ایک اور بات ثابت ہوئی ہے کہ آپ ﷺ نے نہ صرف دم جھاڑے پر اجرت کی تصدیق وتصویب فرمائی ہے بلکہ یہاں تک ارشاد فرمایا کہ تم لوگ جن چیزوں پر اجرت اور معاوضہ لیتے ہو ان میں قرآن پاک سب سے زیادہ حقدار ہے اس بات کا کہ اسپر معاوضہ لو!!

شروع میں تو حدیث کا معنی ومفہوم وہی ہے جو سابقہ حدیث میں ذکر ہوا ہے۔ اس لئے ہم صرف آخری ٹکڑے کے الفاظ نقل کر کے ان کا ترجمہ آپ کے سامنے رکھیں گے جہاں روایت کے الفاظ پہلی روایت سے مختلف ہیں۔

(۱۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ ...... فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ عَلٰى شَاءٍ فَبَرَأَ فَجَاءَ بِالشَّاءِ إِلٰى أَصْحَابِهِ فَكَرِهُوا ذٰلِكَ وَقَالُوْا: أَخَذْتَ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ أَجْرًا۔ حَتّٰى قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَخَذَ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ أَجْرًا۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ۔ إِنَّ أَحَقَّ مَا أَخَذْتُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا كِتَابُ اللّٰهِ ۔ (صحیح بخاری)۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے...... ایک صحابی نے چند بکریوں کے عوض اس پر سورت الفاتحہ پڑھ کر دم کیا جس سے وہ ٹھیک ہو گیا۔ وہ صحابی بکریوں کا ریوڑ لے کر ساتھی صحابہ کرامؓ کے پاس آئے تو انہوں نے ناگواری سے کہا کہ تم نے کتاب اللہ پر اجرت لی ہے؟ حتی کہ یہ لوگ مدینہ منورہ لوٹ آئے۔ ساتھی صحابہؓ نے حضور اقدس ﷺ سے شکایت کی کہ اس نے کتاب اللہ پر اجرت لی ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم جن چیزوں پر اجرت لیتے ہو ان میں اجرت کی سب سے زیادہ حقدار کتاب اللہ ہے۔

ف: (۸) یہ اس حدیث کا آٹھواں فائدہ ہے کہ ایسے کاموں میں اگر تلاوت کلام اللہ کی وجہ سے یہ بات ذہن میں آئے کہ تلاوت تو عبادت ہے اور عبادت پر اجرت لینا حرام

ہے تو دم جھاڑے میں اگر قرآن کریم پڑھا جائے تو معاوضہ حرام ہوگا؟ تو اس وہم کو آنحضرت ﷺ نے رفع فرمادیا کہ ایسے معاملات میں دوسری چیزوں کے بالمقابل قرآن کا زیادہ حق بنتا ہے کہ اسپر معاوضہ لیا جائے۔

ہاں جہاں صرف ثواب کے لئے پڑھا جاتا ہے وہاں اجرت لینا منع کیا گیا ہے اور اگر کوئی اجرت لے لے تو اس کا اجر ضائع ہو جاتا ہے (جس کی خاطر پڑھا گیا ہے) ۔ جیسے تراویح کی نماز میں گر کوئی شخص قرآن سناتا ہے تو نماز تراویح چونکہ خالص اللہ کی رضاء کے لئے پڑھی اور پڑھائی جاتی ہے اس لئے وہاں ممنوع ہوگا کہ قاری کو معاوضہ دیا جائے۔ اسی طرح کسی میت کے ایصال ثواب کیلئے جو لوگ تلاوت کرتے ہیں۔ وہ چونکہ دوسرے کو ثواب پہنچانے کیلئے تلاوت کرتے ہیں اور ثواب اسی تلاوت کا ہوتا ہے جو اللہ کے لئے کی جائے معاوضے اور اجرت کے لئے نہ کی جائے۔ اگر ایصال ثواب کے لئے تلاوت کرنے والا اجرت لے گا تو اس کا اپنا اجر (اجرت کی وجہ سے) ضائع ہو جائے گا اور جب اس کے اپنے پلے ہی اجر نہ رہا، ثواب نہ رہا تو وہ کسی دوسرے غریب کو کیا ایصال کرے گا۔

اجرت لینے اور نہ لینے کے حوالے سے دونوں قسم کی احادیث کو ان دونوں کے حقیقی مصداق کے تناظر میں دیکھنا چاہئے اور دونوں جگہ آنحضرت ﷺ کی ہدایت کی روشنی میں عمل کرنا چاہئے۔ اور یہ بات ملحوظ رہے کہ جہاں اجرت لی جاتی ہے وہاں سے اجر ختم ہو جاتا ہے اور اگر اجر پانا ہے تو اجرت سے دستبردار ہونا پڑے گا!!

بکریوں کے ریوڑ کے شرط:۔

(۱۰) امام بخاریؒ نے اپنی صحیح میں ایک مستقل باب (بَابُ الشَّرْطِ فِي الرُّقْيَةِ بِقَطِيْعٍ مِّنَ الْغَنَمِ) کے عنوان سے باندھا ہے۔ یعنی: دم جھاڑے میں بکریوں کے ریوڑ کی شرط مقرر کرنے کا باب! اور اوپر مذکور حدیث (نمبر ۱۱) اسی باب کے تحت لائے ہیں۔ جبکہ اس سے پہلے اسی حدیث کو حضرت ابوسعید خدریؓ کی روایت سے لائے

ہیں اور جو حدیث ہم نے اس سے پہلے (حدیث نمبر (۱۰) ذکر کی ہے اسے چند دوسری احادیث کے بعد بابُ النَّفْثِ فی الرقیۃ (جھاڑے میں پھونک مارنے کا باب) کے ذیل میں الگ سے لائے ہیں۔

امام بخاریؒ کا یہ ترجمۃ الباب بھی اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ صحابۂ کرامؓ اور محدثین کرامؒ کے نزدیک دم جھاڑے پر اجرت لینا کبھی بھی شجر ممنوعہ نہیں رہا۔

(۱۱) حضرت ابن عباسؓ کی روایت میں حضرت ابوسعید خدریؓ کی روایت سے تھوڑا سا اختلاف یہ سامنے آرہا ہے کہ پہلی روایت میں یہ تھا کہ جب ایک صحابی نے یہ کہا کہ میں دم جھاڑہ کرتا ہوں مگر تمہاری بدتہذیبی کی وجہ سے معاوضے کے بغیر تمہارے سردار کو دم نہیں کروں گا تو اس (۱) دیگر صحابہ خاموش رہے اور کسی نے اعتراض نہیں کیا (۲) بلکہ جب وہاں سے چل پڑے تو دوسرے ساتھیوں نے بکریوں کی تقسیم کا سوال اٹھایا اور دم کرنے والے صحابی نے فرمایا کہ نہیں! ابھی تقسیم کرنا ٹھیک نہیں۔ پتہ نہیں یہ ہمارے لئے حلال بھی ہیں یا نہیں؟ اس لئے مدینہ منورہ پہنچ کر حضور اقدسؐ سے پوچھ کر ان کے بارے میں فیصلہ کریں گے (ان کا لینا حلال ہوا تو تقسیم کرلیں گے ورنہ جو آپ ﷺ کا حکم ہوا اس طرح کریں گے)۔

لیکن حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی روایت میں یہ آتا ہے کہ (۱) جو آدمی دم جھاڑہ جانتا تھا وہ قبیلے کے لوگوں کے ساتھ اکیلا روانہ ہوگیا (۲) مریض کے پاس پہنچ کر اس نے (دوسرے صحابہؓ کی غیر موجودگی میں) بکریوں کی شرط پر جھاڑہ کرنے کا عندیہ دیا (۳) پھر جب وہ دم کرکے عوضانے کی بکریوں کو ساتھی صحابۂ کرام کے پاس لائے تو ان لوگوں نے اسپر اعتراض فرمایا کہ تم نے اللہ کی کتاب پر معاوضہ لیا؟ (۴) مدینہ منورہ پہنچ کر انہوں نے حضور ﷺ کی خدمت میں تقسیم کا مسئلہ نہیں رکھا بلکہ شکایت کی کہ یارسول اللہ! انہوں نے اللہ کی کتاب پر اجرت لی ہے؟ (۵) ان میں سے کسی صحابی نے تقسیم کا مطالبہ نہیں کیا۔

مقارنہ:۔

بظاہر بخاری شریف کی ہی دو احادیث میں کھلا تضاد اور تعارض نظر آرہا ہے۔ بالخصوص جو لوگ احادیث پر اعتراض کرتے اور ان سے انکار کرنے کے بہانے ڈھونڈنے کے لئے ادھار کھائے بیٹھے ہیں شاید وہ تو اس خوشی سے بغلیں بجانے لگیں کہ دیکھو ایک ہی باب کی دو حدیثوں میں تضاد آرہا ہے؟

حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ ان دونوں روایات میں سرے سے کوئی تضاد نہیں ہے۔ صرف اتنا فرق ہے کہ صحابۂ کرامؓ کے ساتھ پیش آنے والے واقع کو مختلف لوگوں نے روایت کیا تو بعض نے اس کے ایک پہلو کو اجاگر کیا اور بعض نے دوسرے پہلو کو نمایاں کیا۔ کسی نے ایک بات کو مختصر اور دوسری کو مفصل بیان کیا اور کسی نے دوسری کو مختصر کردیا اور پہلی کی تفصیل بتلادی۔

صحابۂ کرامؓ کے عمومی مزاج اور حضور اقدس ﷺ سے انہوں نے جس طرح کی تربیت حاصل کی تھی اس کی روشنی میں دوسری (حضرت ابن عباسؓ والی) روایت ان کے جذبات واحساسات اور افکار وخیالات کی زیادہ بہتر عکاسی کررہی ہے۔ کیونکہ اس روایت میں ایک پہلو کو یوں واضح کیا گیا ہے جس سے ان کا مزاج مترشح ہوتا ہے اور حضرت ابوسعیدؓ کی روایت میں اس پہلو پر گفتگو نہیں ہوتی۔ اور گفتگو نہ ہونے کا دنیا کی کسی زبان میں یہ مفہوم نہیں لیا جاتا ہے کہ متکلم اس کی نفی کررہا ہے۔ کیونکہ نفی کرنے کے لئے ذکرِ عدم ضروری ہے۔ یعنی یوں کہنا ضروری ہے کہ "فلاں بات نہیں ہوئی۔" اور اس کے بالمقابل محض عدمِ ذکر یعنی کسی بات کا تذکرہ نہ ہونے سے یہ معنی کشید نہیں کیا جاسکتا کہ چونکہ اس کا ذکر نہیں کیا گیا اس لئے وہ بات ہوئی ہی نہیں۔ زیادہ سے زیادہ صرف اتنا کہا جاسکتا ہے کہ فلاں نے اس بات کا تذکرہ نہیں کیا۔

مذکورہ بالا امور کو اچھی طرح ذہن نشین کرنے کے بعد اب دوبارہ دونوں روایات کا نئے سرے سے مطالعہ کیجئے تو احادیث پر اشکال پیدا ہونے کی بجائے انشاء اللہ آنکھوں میں ایک نئی روشنی پیدا ہوگی۔ کہ حضرت ابوسعید نے صحابۂ کرامؓ کے اعتراض کا

تذکرہ نہیں کیا، حضرت ابن عباسؓ نے اس کا ذکر فرما دیا جو صحابہ کرامؓ کے مزاج کے عین مطابق ہے۔

اس ایک حدیث مبارک پر گفتگو بہت طویل ہو گئی ہے۔ لیکن چند پہلوؤں پر روشنی ڈلنا چونکہ بہت ضروری تھا اس لئے کڑوا گھونٹ بھر کر تھوڑی توضیح کرنا پڑی۔ اب مزید تفصیل میں پڑے بغیر ہم چند مزید احادیث اصل موضوع (دم جھاڑے کے جواز) پر پیش کرنا چاہتے ہیں۔ تاکہ ہمارے مسلمان بھائی ان ارشاداتِ قدسیہ کی روشنی میں اپنے افکار ورجحانات کی تعمیر وتشکیل کر سکیں۔ فباللہِ نستعین وھو الھادی الی سواء السبیل۔

کہانت کی اجرت حرام ہے:۔

دم جھاڑہ کرنا لوگوں کو جائز ذریعے سے فائدہ پہنچانے کے زمرے میں آتا ہے، اس لئے اس پر اجرت لینے کو جائز قرار دیا گیا۔ جبکہ نجومی، ماہرین جفر، ماہرین رمل، کاھن اور کارڈز کے ذریعے لوگوں کو مستقبل کا حال بتلانے والے چونکہ ایک دھوکے اور فریب کا بازار گرم کئے ہوتے ہیں۔ ان کے علم کی نہ حقیقت میں کوئی اصل ہے نہ ہی شرع اسلامی یا دنیا کا کوئی معقول ومہذب معاشرہ ان علوم پر اعتقاد ویقین رکھنا درست قرار دے سکتا ہے، اس لئے شریعت نے جہاں ان چیزوں کو حرام قرار دیا ہے اور مستقبل کا حال بتلانے والوں کے پاس جانے سے چالیس دن تک کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہ ہونے کی وعید سنائی ہے، وہاں ان لوگوں کی اجرت کو بھی حرام قرار دیا ہے۔ یہاں ہم صرف ایک حدیث شریف کا ذکر کر کے اپنے موقف کو ثابت کرنا چاہیں گے:

(۱۲) عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ: نَھَی النَّبِیُّ ﷺ عَنْ ثَمَنِ الْکَلْبِ وَمَھْرِ الْبَغِیِّ وَحُلْوَانِ الْکَاھِنِ

(صحیح بخاری)

حضرت ابو مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے کتے کی قیمت، فاحشہ عورت کی اجرت اور کاہن کی شیرینی سے منع فرمایا۔

اجرت یا شیرینی:۔

عجیب بات ہے کہ اکثر مشرقی اقوام میں عملیات وغیرہ کی اجرت کو اجرت، فیس، معاوضہ یا کوئی اور عنوان دینے کی بجائے ایک مقدس سا نام دے کر اس پر تقدیس کی پاک چادر اوڑھا دی جاتی ہے تاکہ دینے والا اجرت دے کر بھی ممنون واحسان مند رہے۔ عرب لوگ اسے فیس یا اجرت کی بجائے حُلْوَان کہتے تھے جبکہ فارسی اور اردو میں بعینہ اسی مفہوم میں شیرینی کہا جاتا ہے۔ اور ہمارے پختون بھائے اسے شیرینی بھی کہتے ہیں اور شکر اللہ بھی!

اس لفظ کی شہرت کا اندازہ یہاں سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اس ارشاد گرامی میں تین طرح کی اجرتوں اور معاوضوں سے منع فرمایا اور تینوں کے لئے وہی الفاظ استعمال فرمائے جو عرف عام میں مروج تھے۔ کتے کی اجرت کے لئے ثمن کا لفظ استعمال کیا جسے اردو میں ہم ثمن کم اور قیمت زیادہ استعمال کرتے ہیں جبکہ عربی میں صرف ثمن بولا جاتا ہے۔

اور بدکار عورت کے معاوضے کو اجرت کی بجائے مہر کے نام سے اس لئے ذکر کیا گیا کہ عورت کا اصل معاوضہ تو وہی ہے جو باقاعدہ نکاح کی صورت میں اسے مہر کے طور پر دیا جائے اس لئے آپ ﷺ نے عورت کے لئے دوسرا بازاری قسم کی اجر کا لفظ استعمال فرمانا مناسب نہ سمجھا۔ نیز مشرکین کے ہاں کرائے کی عورت کے معاو کو بھی چونکہ مہر ہی کا نام دے کر اس کی سنگینی کو ذرا کم کرنے کی کوشش کی جاتی تھی، اس لئے بھی آپ ﷺ نے انہی کے عرف کے مطابق مہر البغی کا لفظ استعمال فرمایا۔

اور کاھن چونکہ اپنے معاوضے کو اجرت وغیرہ کے الفاظ سے آلودہ کرنا پسند نہیں کرتے تھے بلکہ انہوں نے اپنے معاوضے کا نام شیرینی (حُلْوَان) رکھا ہوا تھا اور لوگ بھی یہی لفظ استعمال کیا کرتے تھے اس لئے آپ ﷺ نے بھی اجرۃ الکاھن کی بجائے حلوان کا لفظ استعمال فرمایا۔

حضرت جبرئیل امینؑ کا جھاڑہ :۔

(۱۳) عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ إِذَا اشْتَكَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَقَاهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ : قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ يُبْرِيْكَ وَمِنْ كُلِّ دَاءٍ يَشْفِيْكَ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ وَشَرِّ كُلِّ ذِي عَيْنٍ۔

(صحیح مسلم)

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ بیمار ہوتے تو جبریل امینؑ ان الفاظ کے ساتھ آپ ﷺ کو دم کیا کرتے تھے : بسم الله یبریک الخ

(۱۴) عَنْ أَبِي سَعِيْدٍؓ أَنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اشْتَكَيْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ! قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ اللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيْكَ۔

(صحیح مسلم)

حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ ایک بار جبریل امینؑ نے حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر پوچھا کہ اے محمد ﷺ! کیا آپ بیمار ہیں ؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں! تو انہوں نے ان الفاظ سے حضور ﷺ کو دم کیا: بسم الله ارقیک الخ

نظر بد برحق ہے :۔

جادو اور دیگر جسمانی امراض وتکالیف کی طرح نظر بد بھی سو فیصد برحق اور زندہ حقیقت ہے ۔ اس سلسلہ میں بے شمار احادیث کتب صحاح میں مروی ہیں جو (۱) نظر کے برحق ہونے پر (۲) اس کے بہت زیادہ مؤثر اور نقصان دہ ہونے پر دلالت کرتی ہیں اور (۳) جن میں نظر بد کی ضرر رسانی سے بچنے کیلئے دم جھاڑے کے علاوہ بعض

ہم یہاں اس سوچ کی سختی سے تردید بھی کرتے ہیں اور اس سے قرآن اور اہل اسلام کی براءت کا اعلان بھی کرتے ہیں ۔ قرآن مجید میں حضور ﷺ کی جو چار پیغمبرانہ ذمہ داریاں بیان فرمائی گئی ہیں ان میں سے پہلی ذمہ داری ہی تلاوت کلام اللہ ہے۔ چنانچہ سب سے پہلے ۔ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وارد ہے۔

حضور ﷺ کی سینکڑوں احادیث مختلف آیات یا سورتوں کی تلاوت کے فضائل میں مروی ہیں اور ذخیرۂ احادیث ایسے فرمودات نبوی سے بھرا پڑا ہے۔

اسی طرح قرآن حکیم کو شفائے امراض کے لئے تلاوت کرنا صرف حدیث سے نہیں بلکہ خود قرآن پاک سے بھی ثابت ہے ۔ احادیث میں تو درجنوں واقعات ایسے ملتے ہیں جن میں حضور ﷺ نے فلاں تکلیف میں فلاں آیات پڑھ کر دم فرمایا اور فلاں مصیبت میں فلاں سورتیں پڑھ کر پھونک ماری ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے :۔

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ۔ (بنی اسرائیل)

اور ہم نے وہ قرآن نازل فرمایا ہے جو مؤمنین کے لئے سراپا شفاء بھی ہے اور سراپا رحمت بھی!

قرآن عزیز تو خود دعویٰ کررہا ہے کہ وہ مؤمنین کے لئے سراسر شفاء ہے اب جسے اس میں شفاء نظر نہیں آتی یا جو اسے شفاء کے لئے ضروری یا مفید نہیں سمجھتا وہ خود فیصلہ کرلے کہ وہ کونسی صف میں کھڑا ہونا پسند کرے گا ۔ کیونکہ مؤمنین کے لئے تو قرآن بہرحال شفاء و رحمت ہے۔

(۲۹) عَنْ عَلِيٍّؓ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَيْرُ الدَّوَاءِ الْقُرْاٰنُ۔ (سنن ابن ماجة)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ سب سے بہترین دوا قرآن ہے۔

اس حدیث مبارک میں حضور اقدس ﷺ نہ صرف قرآن سے شفاء طلبی کی اجازت مرحمت فرمارہے ہیں بلکہ دنیا بھر کی تمام دواؤں سے بڑھ کر اسے موجب شفاء

قرار دے رہے ہیں۔

امام ابن القیم الجوزیہ نے زاد المعاد میں آنحضرت ﷺ کا ایک اور ارشاد گرامی نقل کیا ہے۔

(۳۰) مَنْ لَّمْ يَشْفِهِ الْقُرْآنُ لَا شَفَاهُ اللّٰهُ — جسے قرآن سے شفا نہیں ملتی خدا کرے اسے شفاء ہی نہ ملے۔

کہاں قرآن کا اپنے آپ کو سراپا شفاء قرار دینا، کہاں احادیث میں اسے خیر الدواء قرار دیا جانا، کہاں اس سے لاپرواہی برتنے یا اس کی قدر میں کمی کرنے پر حضور ﷺ کا بددعاء دینا اور کہاں آج کل کے جدیدیت زدہ اور مغربی تعلیم کے ڈسے ہوئے لوگوں کی یہ سوچ کہ قرآن کو شفاء طلبی کے لئے استعمال کرنا اس کے مقصد نزول سے انحراف ہے!؟ کیا ہم پر بدنصیبی کا اتنا ہی برا وقت آ گیا ہے کہ ہمیں نزول قرآن کے مقاصد اللہ کے رسول ﷺ کی بجائے انگریزوں کے خوشہ چین سکھائیں گے؟

آج سے بیس پچیس برس پہلے ایک دوست کے ہاں میں نے ایک مشہور لکھاری اور بزعم خود دین کے داعی کی ایک کتاب پڑی دیکھی تو حسب عادت اسے الٹنا پلٹنا شروع کر دیا۔ ایک جگہ پہنچ کر میری حیرت بھی جواب دے گئی۔ موصوف کو گردے میں تکلیف ہوئی تو کسی عقیدت کیش نے کہا کہ آپ سورۃ الحشر کی آخری چار آیات (لو انزلنا هذا القرآن الخ) پڑھ کر دم کر لیا کریں اس سے آپ کو فائدہ ہوگا۔

ان صاحب کو اس پر اتنا غصہ آیا کہ پہلے تو اس آدمی کو ڈانٹا، پھر بھرپور طریقے سے اس امر کی مخالفت اور تردید کی کہ قرآن حکیم کو دم جھاڑے کے لئے پڑھا جائے اور شدت جذبات میں یہاں تک لڑھک گئے کہ فرمایا'' کاش یہ آیات قرآن پاک کا حصہ ہی نہ ہوتیں۔''

ظاہر ہے اس کا مقصد یہ نہیں کہ وہ ان آیات سے نعوذ باللہ کسی طرح کی برأت کا اظہار کرنا چاہتے ہیں۔ مگر ان کو دم جھاڑے کے حوالے ان آیات کی افادیت کا اس قدر صدمہ پہنچا کہ اتنا بڑا جملہ کہنے میں بھی انہیں باک نہ ہوئی۔

جب یہ سلسلہ آگے بڑھا ہے تو دم جھاڑہ تو ایک طرف رہ گیا، اب قرآن کی تلاوت بھی ایک بے کار کام ہو کے رہ گیا ہے۔ آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا؟

یہاں ہم صرف ایک اور حدیث اس موضوع پر نقل کر کے ہی موضوع کو ختم کرنے کی کوشش کریں گے۔

(۳۱) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ اَبِيْهِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ اِذْ جَاءَهُ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: اِنَّ لِيْ اَخًا وَّجِعًا فَقَالَ: مَا وَجَعُ اَخِيْكَ؟ قَالَ: بِهٖ لَمَمٌ: قَالَ: اِذْهَبْ فَأْتِنِيْ بِهٖ۔ قَالَ: فَذَهَبَ فَجَاءَ بِهٖ فَاَجْلَسَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَسَمِعْتُهُ عَوَّذَهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَاَرْبَعِ آيَاتٍ مِّنْ اَوَّلِ الْبَقَرَةِ وَآيَتَيْنِ مِنْ وَّسَطِهَا: (وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ) وَآيَةِ الْكُرْسِيِّ وَثَلَاثِ آيَاتٍ مِّنْ خَاتِمَتِهَا وَآيَةٍ مِّنْ آلِ عِمْرَانَ اَحْسِبُهُ قَالَ (شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ) وَآيَةٍ مِّنَ الْاَعْرَافِ (اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ) وَآيَةٍ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ (وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ) وَآيَةٍ مِّنَ الْجِنِّ (وَاَنَّهٗ

حضرت عبدالرحمٰن اپنے والد حضرت ابو لیلیٰؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن میں حضور ﷺ کی مجلس میں بیٹھا تھا کہ ایک اعرابی نے آ کر شکایت کی کہ یا رسول اللہ ﷺ میرے بھائی کو تکلیف ہے۔ آپ نے فرمایا اسے کیا تکلیف ہے؟ تو اس نے کہا آسیب جنات کا سایہ ہے۔ آپ نے فرمایا جاؤ، جا کر اسے میرے پاس لے آؤ۔ وہ گیا اور اپنے بھائی کو ساتھ لے کر اسے حضور ﷺ کے سامنے بٹھا دیا۔ تو میں نے سنا کہ حضور ﷺ نے اسے سورۃ الفاتحہ، سورۃ البقرہ کی پہلی چار آیات، اور درمیان میں سے دو آیات (والھکم الہ) اور آیت الکرسی، سورۃ البقرۃ کی آخری تین آیات، سورۃ آل عمران کی ایک آیت، میرا خیال ہے کہ انہوں نے (شھد اللہ)

تَعَالٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَعَشْرِ اٰيَاتٍ مِّنْ اَوَّلِ الصَّافَّاتِ وَثَلَاثٍ مِّنْ آخِرِ الْحَشْرِ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ۔ فَقَامَ الْاَعْرَابِيُّ قَدْ بَرَءَ لَيْسَ بِهٖ بَاْسٌ۔

(سنن ابن ماجۃ)

والی آیت پڑھی ، سورۃ الاعرف کی ایک آیت (ان ربکم اللہ) سورۃ المؤمنون کی ایک آیت (ومن یدع) سورۃ الجن کی ایک آیت (وانہ تعالی جد) سورۃ الصافات کی پہلی دس آیات ، سورۃ الحشر کی آخری تین آیات اور معوذتین پڑھ کر دم کیا۔ آپ کے دم کرتے ہی وہ اعرابی اٹھ بیٹھا۔ وہ ٹھیک ہو چکا تھا اور اسے کوئی تکلیف باقی نہ تھی۔

ف: اس ایک روایت میں کسی ایک آیت یا ایک سورۃ کی بجائے متعدد آیات وسور کا ایک مرض کے لئے آنحضرت ﷺ کا پڑھنا بھی ثابت ہو رہا ہے اور اس مریض کا فی الفور شفاء یاب ہونا بھی ثابت ہو رہا ہے۔

اس روایت میں منقول آیات وہی ہیں جو ہم منزل کے عنوان سے پڑھتے ہیں ۔ دیگر روایات سے چند مزید آیات کا پڑھنا بھی منقول ہے۔ بعض احادیث میں حضور ﷺ نے متعین کر کے تینتیس (۳۳) آیات کو جنات اور چوروں ڈاکوؤں سے حفاظت کے لئے اکسیر قرار دیا ہے ۔ اور یہ تو ہمارا روزمرہ کا مشاہدہ ہے کہ منزل ، آیت قطب ، آیات سحر ، آیات شفاء ہفت سلام اور دیگر کئی آیات کو ہم جب پڑھ کر مریض پر دم کرتے ہیں تو نہ صرف بے شمار فوائد سامنے آتے ہیں بلکہ بسا اوقات فوائد کے ساتھ کئی عجائب وغرائب بھی مشاہدے میں آتے ہیں۔

• پیچھے امام بخاری ومسلم کے حوالے سے حضرت ابو سعید خدریؓ کی روایت بھی گذر چکی ہے کہ صحابہ کرام کی ایک جماعت میں سے ایک صحابی نے ایک قبیلے کے سردار کو سورۃ الفاتحہ پڑھ کر دم کیا تو بچھو کا زہر اتر گیا اور ڈھیروں بکریاں اس سے معاوضے

میں لے کر وہ حضرات واپس آئے۔

واپسی پر جب حضور ﷺ نے پوچھا تو صحابی (بعض روایات سے پتہ چلتا ہے کہ یہ صحابی کوئی اور نہیں بلکہ خود حضرت ابو سعید خدریؓ ہی تھے) نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! میں نے اس پر سورۃ الفاتحہ پڑھ کر دم کی تھی۔

آپ نے نہ صرف یہ کہ اسپر کسی ناخوشگواری کا مظاہرہ نہیں فرمایا بلکہ حیرت واستعجاب اور پسندیدگی وانبساط سے یہ فرمایا ”تمھیں کیسے معلوم ہوا کہ اس سورۃ سے جھاڑہ کیا جاسکتا ہے ؟“ (ما یدریك انها رقیة ؟) یہاں آپ کا استفہام استفہام تقریری ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ بات تو اپنی جگہ طے اور درست ہے کہ اس سورت سے دم جھاڑہ کیا جاسکتا اور وہ پورا پورا فائدہ بھی دیتا ہے ۔ سوال تو صرف یہ ہے کہ تمھیں کیسے معلوم ہوا؟ امید ہے کہ اس حوالے سے اسی قدر گفتگو کافی ہوگی ۔ اور اب آخر میں ہم تعویذ لکھ کر گلے میں لٹکانے کے حوالے سے ایک حدیث نقل کر کے اس باب کا اختتام کرنا پسند کریں گے۔

کیا تعویذ لٹکانا حرام ہے:۔

پیچھے ہم مفصل بحث کر آئے ہیں کہ آج کل ایک مخصوص ذہن کا طبقہ پہلے کسی معاملے میں ایک موقف اختیار کرتا ہے ، پھر اس کے لئے دلائل تلاشنے اور تراشنے کے لئے نکل کھڑا ہوتا ہے۔ اور اپنے مزعومہ عقائد وافکار کو ثابت کرنے یا امت مسلمہ سے ٹکراؤ کرنے کے لئے وہ قرآن وحدیث میں سے جو آیت یا حدیث چھپانا چاہے اسے چھپانے میں یا جس کا معنی ومفہوم بدل کر پیش کرنا چاہے اس میں توڑ مروڑ اور مرضی کا معنی پہنچانے سے بھی گریز نہیں کرتا۔

ان لوگوں نے اس زمانے کی احادیث کو سامنے رکھتے ہوئے جب حضور ﷺ نے تعویذ اور دم جھاڑہ دونوں سے منع فرمایا تھا اور ان احادیث کو سامنے رکھ کر جن میں بتوں سے منسوب اور شیاطین وجنات سے منسوب پتھروں کو گلے میں لٹکانے یا انگلیوں میں

چھلہ وغیرہ پہننے سے منع فرمایا گیا ہے، ان کو بنیاد بنا کر ایسے تعویذات کو بھی گلے میں لٹکانا حرام قرار دینا شروع ہے جن میں نہ کوئی چیز بتوں (یا کسی بھی غیر اللہ) سے منسوب ہوتی ہے اور نہ ہی شیاطین وجنات کی خوشنودی واستمداد ان میں مقصود ہوتی ہے۔

پڑھنا جائز، لکھنا حرام:۔

ان لوگوں کا فلسفہ بہت عجیب ہے۔ وہ ایک آیت کو مریض پر پڑھنا تو جائز مانتے ہیں مگر اس کا لکھ کر گلے میں لٹکانا حرام بلکہ شرک سمجھتے ہیں۔ کوئی ان سے پوچھے کہ جو چیز پڑھتے وقت توحید ہے وہ لکھتے وقت شرک اور جو پڑھتے وقت ایمان ہے وہ لکھتے وقت کفر اور حرام کیسے بن گئی؟

ان سے کوئی یہ بھی پوچھنے والا نہیں کہ آیت الکرسی یا سورۃ الفاتحہ کا گلے میں لٹکانا اسلام اور اس کے عقیدہ کے کون سے حصے سے متصادم ہو جاتا ہے۔ جو فاتحہ گھر میں قرآن پاک میں پڑی ہے وہ تو عین ایمان ہے اور جو فاتحہ لکھ کر گلے میں ڈال دی گئی وہ خالص شرک بن گئی؟

اول تو جن آیات کا پڑھ کر دم کرنا جائز ہے، اگر احادیث میں ان کو لکھنے کا ذکر نہ بھی آتا تو بھی کسی مسلمان کے لئے یہ سمجھنا مشکل نہیں تھا کہ جس کا پڑھنا صحیح ہے، اس کا لکھنا بھی صحیح ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ حضور ﷺ کے دور میں چونکہ کتابت اور لکھنے پڑھنے کا رواج بہت کم اور ناپید تھا اس لئے اس زمانے میں اگر ایک بھی مثال نہ ملتی تو بات سمجھ میں آتی ہے۔ اور پھر اس دور میں لکھنے کے لئے آج کل کی طرح کاغذ متعارف ہی نہیں ہوا تھا، بلکہ چمڑوں، ہڈیوں، پتھروں، ٹھیکریوں وغیرہ پر لکھ کر ضرورت پوری کی جاتی تھی۔ اس لئے اگر اس دور میں صرف زبانی دم جھاڑے کا تذکرہ ہوتا اور ایک روایت میں بھی لکھ کر دینے کا تذکرہ نہ ملتا تب بھی "جو آدمی اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکتا ہے وہ ضرور پہنچائے" والی حدیث رخصت کی روشنی میں ہر مسلمان یہ استدلال کر سکتا تھا کہ جب اس سے فائدہ ہوتا ہے (اور اس میں شرع اسلامی سے تصادم بھی کوئی

نہیں) تو لکھنے میں بالکل کوئی حرج نہیں۔

لیکن ایسے لوگوں کا منہ بند کرنے اور اہل ایمان کی ذہنی وقلبی تسکین کے لئے یہاں ہم حضور ﷺ کے مشہور اور قابل ترین صحابی حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص ؓ کی حدیث نقل کرتے ہیں۔

(۳۲) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِذَا فَزِعَ أَحَدُكُمْ فِي النَّوْمِ فَلْيَقُلْ: أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَأَنْ يَّحْضُرُوْنِ ، فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ ۔ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو يُلَقِّنُهَا مَنْ بَلَغَ مِنْ وَّلَدِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَبْلُغْ مِنْهُمْ كَتَبَهَا فِيْ صَكٍّ ثُمَّ عَلَّقَهَا فِيْ عُنُقِهٖ

(جامع الترمذی)

حضرت عمرو بن شعیب اپنے دادا جان سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی آدمی خواب میں ڈر جائے تو: اعوذ بکلمات اللہ الخ پڑھ لیا کرے، اسے اس خواب کی وجہ سے کوئی ضرر نہیں پہنچے گا۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص ؓ اپنے بالغ بچوں کو تو اس دعاء کی تلقین وتعلیم کیا کرتے تھے لیکن چھوٹے بچوں کے لئے یہ دعاء لکھ کر ان کے گلے میں ڈال دیا کرتے تھے۔

ف: حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ کا شمار چوٹی کے فقہاء میں ہوتا ہے۔ نیز آپ کثیر الروایت صحابہ ؓ میں بھی شمار ہوتے ہیں۔ عبداللہ نام کی چار شخصیات نے صحابہ کرام ؓ میں خصوصی وامتیازی مقام اور علمی شہرت حاصل کی ہے۔ انہیں عبادلہ اربعہ کہا جاتا ہے۔ (حضرت عبد اللہ بن مسعود، حضرت عبداللہ بن عباس ؓ، حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عمرو)۔

ان حضرات کی شہرت کا عالم یہ ہے کہ اگر صرف ابن عباس کہا جائے

تو اگرچہ اس کا لفظی مطلب یہی ہے کہ حضرت عباس کا بیٹا۔ مگر حدیث و تاریخ میں جہاں کہیں ابن عباس آئے گا وہاں صرف اور صرف حضرت عبداللہ بن عباس مراد ہوں گے۔ حضرت عباس کا کوئی دوسرا بیٹا سرے سے مراد نہیں ہوگا۔ یہی حال حضرت ابن عمر، ابن مسعود اور ابن عمرو کا بھی ہے۔

اتنے جلیل القدر صحابی تو بے تکلف اس دعاء کو لکھ کر بچوں کے گلے میں ڈال رہے ہیں جس کو پڑھنے کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم دی ہے۔ لیکن آج کل کے نام نہاد توحیدی حضرات کی توحید کے شیشۂ نازک پر بال آنے لگ جاتا ہے۔

بچوں کے لئے لکھا گیا۔

ہوسکتا ہے کہ کوئی یہ اعتراض کرے کہ زیادہ سے زیادہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ کام انہوں نے چھوٹے بچوں کے لئے کیا۔ بڑے بچوں کو خود یہ دعاء سکھا دیا کرتے تھے۔

اس سے بڑوں کو تعویذ لکھ کر دینا کہاں سے ثابت ہوگیا۔ اور آپ لوگ تو بڑوں کو تعویذ لکھ کر دیتے ہیں؟!

تو گذارش یہ ہے کہ اصل بات صرف اس کا ثبوت ہے کہ صحابۂ کرام نے نزدیک یہ کوئی شنیع یا قابل نفرین کام نہیں تھا۔ ضرورت پڑنے پر ایک جلیل القدر صحابیؓ نے اسے لکھا بھی اور دیگر کسی صحابی سے اس پر نکیر و اعتراض بھی مروی نہیں ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ جب ایک چیز ثابت ہوگئی تو اب یہ نہیں دیکھا جائے گا کہ وہ چیز بچوں میں ثابت ہوئی ہے تو بڑوں میں اس کا استعمال حرام رہے گا۔

اس لئے کہ حلال و حرام کے شرعی پیمانے بڑوں اور چھوٹوں کے لئے یکساں ہیں۔ کیا اسلام میں بڑوں کا بتوں کے آگے سجدہ کرنا حرام ہے اور بچوں کے لئے جائز ہے؟ یا اسلام بڑوں کے لئے شراب کو حرام اور بچوں کے لئے جائز قرار دیتا ہے؟

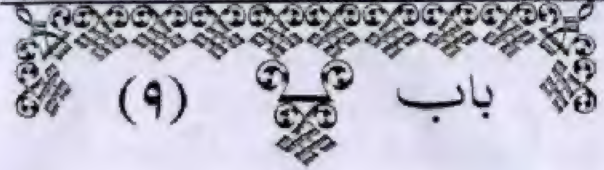
تیسری بات یہ کہ بالغ اور نابالغ بچوں میں حضرت عبداللہ بن عمرو نے جو فرق ملحوظ رکھا وہ یہی تھا کہ بڑے خود پڑھ سکتے تھے اور چھوٹے بچے چونکہ خود نہیں پڑھ سکتے تھے اس لئے حضرت عبداللہ نے وہی دعاء لکھ کر ان کے گلے میں لٹکا دی۔

اس سے یہ بات تو قطعی طور پر ثابت ہوگئی کہ جس طرح کسی دعاء کا پڑھنا مفید ہے اس کا لکھ کر گلے میں لٹکانا بھی اسی طرح مفید ہے۔ اور یہ بات بھی سو فیصد قطعیت کے ساتھ ثابت ہوگئی کہ جو دعاء پڑھنا جائز ہے اسے لکھ کر گلے میں لٹکانا بھی سو فیصد جائز ہے۔

اور جہاں تک بچوں اور بڑوں میں سکھانے اور گلے میں تعویذ پہنانے کا تعلق ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ اس زمانے میں عرب بچوں کے سوا ایسا کوئی شخص نہیں ملتا جو پڑھ سکتا نہ ہو یا پڑھنا چاہتا نہ ہو۔ جبکہ آج کل کے عجمی ماحول میں اول تو عربی دعاؤں اور آیاتِ قرآنی کی تلاوت کرنے یا کر سکنے والے ہی آٹے میں نمک کے برابر ہیں۔ اور جو لوگ پڑھ سکتے ہیں ان کی بھی غالب اکثریت یہی چاہتی ہے کہ اسے خود کچھ نہ پڑھنا پڑے۔ خواہ اس کی وجہ دینی رجحان کی کمی ہو، محض سستی اور تساہل ہو یا دنیاوی مشاغل کا بوجھ ہو، ان اسباب کی وجہ سے اگر ایسے لوگوں کو (جو پڑھ سکتے نہیں یا پڑھنے میں پس و پیش کرتے ہیں) اگر تعویذ لکھ کر دیدیا جائے تو حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کی اس حدیث کو سامنے رکھنے کے بعد اس پر اعتراض کی کیا گنجائش رہ جاتی ہے۔

ان چند سرسری گذارشات پر اس باب کو ختم کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی، اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہؓ کرام کی اطاعت و اتباع نصیب فرمائیں اور ہر اس کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطاء فرمائیں جو ملتِ مسلمہ کے لئے فائدہ مند اور اللہ کی خوشنودی و رضوان کا موجب ہو۔ آمین۔

وصلی اللہ علی خیر خلقه سیدنا محمد وآله واصحابه والتابعین لهم باحسان الی یوم الدین ۔ والحمد لله الذی بنعمته تتم الصالحات!



عملیات میں افراط وتفریط اور اعتدال

جس طرح جادو اور جنات کے بارے میں افراط وتفریط کی دو انتہائی سوچیں ہمارے یہاں کارفرما ہیں۔ایک طبقہ جادو کو سرے سے تسلیم نہیں کرتا اور دوسرا بات بات پر جادو کا شور مچاتا پھرتا ہے۔ایک طبقہ جنات کا وجود ہی نہیں مانتا جبکہ دوسرا طبقہ اپنے سائے کو بھی جنات کا سایہ سمجھ کر ڈرتا اور بدکتا پھرتا ہے۔

اسی طرح روحانی عملیات میں بھی ہمارے یہاں افراط اور تفریط کی دو انتہا پسند سوچیں معاشرے میں جڑ پکڑ چکی ہیں اور ضرورت ہے کہ ایسی انتہاء پسندی سے بچتے ہوئے اعتدال کا دامن تھاما جائے۔

ہمارے ہاں روحانیات کے نام پر ایک طبقہ غیر اللہ سے مدد مانگنے اور اللہ کا در چھوڑ کر سینکڑوں دہلیزوں پر امتِ مسلمہ کی جبینیں جھکانے کو نہ صرف جائز اور معمولی بات سمجھتا ہے بلکہ اسے اس طبقہ نے عین دین بنا ڈالا ہے۔ظاہر ہے کہ اللہ کا در چھوڑ کر ایمان کہاں باقی رہا اور غیر اللہ کے در پر سر جھکانے اور ماتھا ٹیکنے کے بعد توحید کہاں باقی رہی؟

اور دوسرا طبقہ دوسری انتہاء کی دم پکڑ کر یوں کھڑا ہے کہ اسے ہر بات میں کفر، ہر بات میں شرک نظر آتا ہے۔کوئی دعاء پڑھ کر پھونکی تو جائز، لکھ کر گلے میں ڈالی تو شرک! آنے والے سے اس کے نام کے ساتھ اس کی والدہ کا نام پوچھ لیا تو کفر!

ہم یہاں عوام الناس کو بھی اور عاملین کو بھی متنبہ کرنا چاہتے ہیں کہ ایسی انتہاء پسند سوچوں میں مبتلا ہو کر اسلام کو گدلا نہ کریں۔اسلام صرف وہ ہے جو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوا ہے۔وہ اتنا وسیع المشرب بھی نہیں کہ اللہ کے ساتھ ساتھ غیر اللہ کی پوجا، غیر اللہ کی نذر و نیاز، غیر اللہ کا خوف، غیر اللہ سے امیدیں بھی باندھی جائیں اور اس کے آبگینے کو ٹھیس نہ پہنچے۔اور اتنا تنگ نظر اور گھٹن کا مارا بھی نہیں کہ غیر اللہ کا تصور آپ کے ذہن کے کسی دور کے گوشے میں بھی جلوہ گر نہ ہو اور وہ آپ کو مشرک بتلاتا پھرے۔

سیدھی سی بات یہ ہے کہ اللہ کے ماسوا کو جب بھی کسی نے مدد کے لئے پکارا اس نے شرک کا ارتکاب کیا، خواہ کسی کو بھی پکارا ہو۔اور جس نے غیر اللہ کو نہیں پکارا اسے زبردستی شرک کی بھٹی میں جھونکنا بہتان تراشی ہے، توحید پرستی نہیں ہے۔

اِفراط کی مثال

پاکستان میں روحانیت کے حوالے سے چھپنے والی زیادہ تر کتب افراط کا شکار ہیں۔ان میں ایسے کلمات آتے ہیں جن کی ادائیگی کے بعد ایمان کی بقاء مشکوک ہو کے رہ جاتی ہے۔اس لئے ان سے مکمل اجتناب ضروری ہے، ہم یہاں ایک کتاب کا حوالہ افراط کے حوالے سے اور ایک کا تفریط کے حوالے سے دے کر بات کو ذرا واضح کرنا چاہیں گے۔

ایک کتاب عملیات کے شعبے میں بہت مشہور ہے جو ایک مخصوص طبقہ فکر کی ترجمان بھی ہے اور اپنے طبقہ میں بے حد مقبول بھی ہے۔

(۱) اس کتاب کا آغاز جس دعاء سے ہوتا ہے اس کی تعریف میں مؤلف نے زمین وآسمان کے قلابے ملائے ہیں۔حتی کہ ان کے بقول جو آدمی اس دعاء کا عامل بن جائے اسے دوسرے کسی عمل کی ضرورت وحاجت ہی نہیں رہتی۔

اس دعاء کا آغاز ہی فرشتوں سے مدد مانگنے سے ہو رہا ہے:۔

يَامَلَائِكَةُ كُلُّكُمْ بِاَمْرِ اللّٰهِ اَنْ تَغِيْثُوْنِيْ وَتُعِيْنُوْنِيْ وَاَنْ تَمُدُّوْنِيْ فِيْ مُرَادِيْ وَمَقْصُوْدِيْ ......

یہ الگ بات ہے کہ اس چھوٹے سے جملے میں عربی نحو اور لغت کی کم از کم چار بڑی غلطیاں موجود ہیں۔(۱) اَنْ تَغِيْثُوْنِيْ سے پہلے فعل کا آنا ضروری ہے۔ یہاں پہلے کوئی فعل موجود نہیں (۲) تَغِيْثُوْنِيْ کی تاء پر پیش ہونی چاہئے کیونکہ یہ اِفعال کے باب سے استعمال ہوتا ہے۔ مصنف نے زبر ڈالی ہے۔ اور اسے مجرد کا باب بنایا ہے۔(۳) اگر مجرد کے باب سے آئے تو یہ اجوف واوی کا فعل ہے اسے تَغُوْثُوْنِيْ ہونا چاہئے۔(۴) تیسرا جملہ بھی اَنْ تُمِدُّوْنِيْ ہونا چاہئے۔ یہ بھی باب اِفعال سے ہے۔ افعال سے آئے گا تو اس کے معنی امداد کے بنیں گے۔ مگر مصنف نے تاء پر زبر اور میم پر پیش ڈال کر اسے بھی مجرد کا باب بنایا ہے۔ اس صورت میں اس کے معنی مدد کرنے کے نہیں بلکہ کھینچنے کے بنتے ہیں جو یہاں سرے سے مقصود نہیں!

(۲) آگے فرشتوں سے یہ استدعاء کی جارہی ہے کہ:۔

وَاحْفَظُوْا لِيْ مَالِيْ وَاَهْلِيْ وَوَلَدِيْ......

کہاں قرآن حکیم کی تعلیمات کہ زمین و آسمان کی ہر چیز کی حفاظت اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا اور کہاں فرشتوں سے اپنی جان، مال، آل اولاد کی حفاظت کی بھیک مانگی جارہی ہے۔ آگے پانچ چھ قسم کی مزید دعائیں بھی ہیں اور ہر دعاء اللہ سے نہیں بلکہ فرشتوں سے مانگی جارہی ہے!

جس کتاب کی تعلیمات کا آغاز اللہ کا در چھوڑ کر فرشتوں سے مدد مانگنے سے ہو رہا ہو اس کی تعلیمات اہل اسلام کو کس طرف لے جائیں گی؟

(۳) آغاز فرشتوں سے ہوا تو آگے بابوں کے باب موکلات کو پکارنے اور ان سے مدد مانگنے کے باندھے شروع ہوگئے۔ چنانچہ صفحہ (۲۳۴) پر حروف کے موکلات کو پکارنے کا سلیقہ سکھا رہے ہیں کہ:

اَجِبْ يَااِسْرَافِيْلُ بِحَقِّ اَلِفْ

اَجِبْ يَالُوْخَائِيْلُ بِحَقِّ غَيْنْ

(۴) اس سے بھی اگلا قدم اٹھاتے ہوئے صفحہ (۲۳۵) پر موکلات حروف کو یوں پکارتے ہیں:

اَجِبْ يَااِسْرَافِيْلُ بِحَقِّ اَلِفِ الْاَلِفِ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ اَلِفِ الْاَلِفِ۔

اَجِبْ يَالُوْخَائِيْلُ بِحَقِّ بَاءِ الْبَاءِ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ بَاءِ الْبَاءِ۔

ہم نے صرف پہلے اور آخری حرف کی مثالیں دے کر دونوں طریقوں کی ترتیب آپ کے سامنے رکھی ہے۔

دوسرے طریقے میں الف الالف، باء الباء، تاء التاء کی ہمیں سمجھ نہیں آئی کہ الف، باء، تاء تو عربی کے حروف تہجی ہیں۔ یہ الف الالف اور باء الباء وغیرہ کیا ہیں؟ یہ عقدہ شاید علامہ زمخشری اور امام سیبویہ بھی حل نہ کرسکیں۔ مگر جاہل لوگوں پر اس کا خاصا رعب پڑ جاتا ہے کہ الف باء کا وظیفہ بتلا کر اس سے بھی اگلے بلکہ پرلے درجے کا وظیفہ الف الالف اور باء الباء کا بھی بتلا دیا ہے۔

(۵) اس کے بعد مصنف صاحب نے "حروف کی نسبت سے اسم اللہ کے عملیات" کا عنوان باندھ کر ہر حرف سے شروع ہونے والے اسمائے باری تعالیٰ کو اس حرف کے وظیفہ کا حصہ بنایا ہے۔ اس وظیفے کا آغاز الف کے اس ورد سے ہوتا ہے:۔

اَجِبْ اِسْرَافِيْلُ بِحَقِّ اَلِفْ يَااَللّٰهُ

پھر آگے الف سے شروع ہونے والے کئی اسماء جمع کئے ہیں۔ لیکن عجیب بات یہ ہے کہ چند اسمائے حسنیٰ کا ذکر کرکے ایسے اسماء لائے ہیں جو اسمائے حسنیٰ میں سے نہیں جیسے: يَااَكْبَرُ، يَااَفْضَلُ، يَااَمْجَدُ، يَااَكْمَلُ، يَااَقْرَبُ وغیرہ۔ لیکن خیر، ان پر زیادہ اعتراض نہیں کیا جاسکتا۔ صرف یہ اعتراض ہوتا ہے کہ انہیں اسمائے الٰہی کے طور پر ذکر نہ کیا جائے۔ ہاں یہ ایسے اسمائے صفت ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کی صفت کے طور پر ذکر کرنے میں کوئی حرج اور قباحت نہیں ہے۔ اس لئے ان کی کچھ نہ کچھ گنجائش نکل آتی ہے۔

مگر حیرت یہ ہے کہ مصنف صاحب نے جوشِ عقیدت میں چند ایسے اسماء بھی ذکر فرمائے ہیں جو سرے سے نہ اللہ کا اسم ہیں نہ ہی صفت بن سکتے ہیں۔

مثلاً الف کے ذیل میں دو ایک جگہ یااِکْرَامُ بھی لکھ رہے ہیں حالانکہ یہ اسم صفت نہیں بلکہ مصدر ہے۔ دال کے ذیل میں یاذَاکِرُ اور اس کے آخر میں فارسی کا لفظ یاذَاوَرُ تو بہت ہی عجیب لگتا ہے۔ پھر ھاء کے عنوان میں ایک دو اسماء کے بعد چند اسمائے حسنیٰ کو ھُوَ کے ساتھ ملا کر خانہ پری یوں کر رہے ہیں :یاھُوَ الکَافِیْ ، یاھُوَ الرَّحْمٰنُ الخ ۔ اگر یہی طریقہ استخراجِ اسماء کا چل نکلے تو پھر تو ھُوَ کے ساتھ ننانوے کے ننانوے اسمائے حسنیٰ کو جمع کیا جا سکتا ہے؟ پھر حاء کے ذیل میں حروفِ مقطعات کو بھی اسم باری تعالیٰ شمار کر کے ایک جگہ یاحٰلِیمُ لکھ کر آگے دوبارہ یاحَلِیمًا غَفُوْرًا الگ سے ذکر فرمایا ہے۔ لیکن اس سے بھی عجیب تر یہ اسماء ہیں: یاخَاصِرُ ، یاخَاوِی ، یاخَاجِبُ ۔ یاء کے ذیل میں جب کوئی اسم نہ ملا تو پہلے یٰسین کو لے آئے۔ اس میں تو چلو ایک قول کے مطابق اسم الٰہی ہونے کا امکان موجود ہے۔ لیکن اس سے آگے سارے کے سارے **فعل مضارع** (یَایُحْیِیْ ، یَایُمِیْتُ ، یَایُعْطِیْ ، یایُتِمُّ) لائے ہیں۔ حالانکہ درسِ نظامی کے سالِ اول کا طالبعلم بھی جانتا ہے کہ حرفِ ندا (یا) اسم پر داخل ہوتا ہے، فعل پر داخل نہیں ہوتا۔ اور اگر فعل پر داخل کر کے ایسے جملے بنانا ہی علمی کمال کی معراج ٹھہرا ہے تو ہم آپ کو ہزار سے زائد صفات و افعال سے اس قسم کے جملے کھڑے کھڑے بنا کے دے دیتے ہیں۔

(۵) فرشتوں اور مؤکلات کو پکارنے اور اسمائے خداوندی کے بارے میں طرح طرح کی درفشانیاں کرنے کے بعد پوری کتاب میں نقوش و تعویذات کے کونوں پر غیر اللہ کی پکار کے سینکڑوں نمونے دیکھے جا سکتے ہیں۔ لیکن ہم ان میں سے صرف دو خطرناک ترین امور کی نشاندہی کر کے بات کو سمیٹنے کی کوشش کریں گے۔

مؤلف صاحب نے صفحہ (۳۴۷) پر جنات وغیرہ کو جلانے کا ایک نقش لکھ کر اس کے نیچے

(ابلیس ، فرعون ، شداد لعین ، نمرود مردود) لکھا ہے اور اس کے نیچے فارسی میں یہ عبارت لکھی ہے:

یاالٰہی بحرمت آن بادشاہاں در وجود فلاں ابن فلاں را ہر قسم آسیب و شیطان کہ باشد حاضر شود ، سوزہ آید و سوختہ گردد ۔ العجل العجل العجل العجل الساعۃ الساعۃ الساعۃ الوحا الوحا الوحا۔

جس کا معنی یہ بنتا ہے کہ" یا اللہ فلاں بن فلاں کے وجود میں جو آسیب موجود ہیں وہ مذکورہ بالا بادشاہوں کی حرمت کے صدقے اس چراغ میں حاضر ہو کر جل جائیں ۔ (اگرچہ اس جملے کی فارسی بالکل غلط ہے مگر مفہوم یہ بنتا ہے)۔

اور مذکورہ بادشاہوں سے مراد فرعون ، شداد وغیرہ ہیں۔ ظاہر ہے کہ مصنف دانستہ طور پر اتنی غلط بات نہیں کر سکتا کہ وہ اللہ پاک کو فرعون کی حرمت کا واسطہ دے ۔ یہ محض ہمارا حسن ظن ہی نہیں بلکہ آپ دوبارہ اوپر کی عبارت ملاحظہ کریں (یا اصل کتاب دیکھیں) تو مصنف نے شداد کے نام کے ساتھ لعین اور نمرود کے نام کے ساتھ مردود لکھ کر ان سے اپنی نفرت و براءت کا پورا پورا مظاہرہ کیا ہے۔ اور یہ غلطی جو خود ان کے اعتقاد کے بھی منافی ہے اور اسلام کی بنیادی تعلیمات سے بھی متصادم ہے۔ اور ایسی غلطی بے دھیانی میں ہوئی ہے تو بھی قابل معافی اور قابل تلافی ہے ۔ اس کتاب کے شائع کرنے والے حضرات اس کی اصلاح فرمالیں تو بہت اچھا ہوگا ۔ اور اگر کم علمی کی وجہ سے ہوئی ہے کہ مصنف کی فارسی زبان پر پوری دسترس نہیں تھی تو بھی بعد کے لوگوں کو اس کی اصلاح کر لینی چاہئے ۔

(۶) ایک اور بہت بڑی غلطی کی نشاندہی کر کے ہم بات کو سمیٹتے ہیں کہ ندا ءِ غیر اللہ میں آگے بڑھتے بڑھتے مصنف نے ایک نقش دیا ہے اور اس کے چاروں اطراف میں یاقِطْمِیْرُ لکھا ہوا ہے ۔ ساری دنیا جانتی ہے کہ قطمیر اصحاب کہف کے کتے کا نام ہے جسے مصنف خود بھی پکار رہے ہیں اور امت کو اس کی پکار لگانے کی تعلیم بھی دے

رہے ہیں۔

یہ عجیب بدنصیبی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے مالک اور رب بھی ہیں، ہمارے خالق اور حاکم بھی ہیں، دنیا کی ہر چیز پر ان کو کامل تصرف بھی حاصل ہے، وہ ہم پر دنیا بھر کی ماؤں سے بڑھ کر مہربان بھی ہیں۔ اور وہ ہم سے اتنے قریب بھی ہیں کہ ہماری رگ جان ہم سے دور ہے اور وہ اس سے بھی زیادہ قریب ہیں۔

پھر بھی ان کو پکارنے کی بجائے غیروں کو پکارنے لگ جائیں جن کے پاس نہ قوت وطاقت نہ قبضہ وتصرف، جو نہ ہم پر مہربان نہ ہم سے قریب ہیں تو اس روش کا انجام پھر یہی ہوگا کہ غیر اللہ کو پکارتے پکارتے ہم کتوں کو اور وہ بھی صدیوں پہلے مرے ہوئے کتوں کو پکارنا شروع کردیں گے۔ اعاذنا اللہ من ھذا الضلال المبین۔

تفریط کی روش

ایک طرف اگر افراط یہ گل کھلا رہا ہے کہ اللہ کا در چھوڑ کر فرشتوں، موکلوں اور نجانے کن کن لوگوں کو پکارتے پکارتے کتوں تک کو پکارنا روحانیت کے ماتھے کا داغ بن گیا تو دوسری طرف تفریط کی بیماری بھی امت کے ایک طبقہ کو دیمک کی طرح چاٹے جارہی ہے اور گھن کی طرح کھوکھلا کرتی جارہی ہے۔

اس طبقہ کے افکار وخیالات سے آگہی کے لئے ہم نے ایک کتاب کا انتخاب کیا ہے۔ اس کتاب میں جابجا جو ورفطیاں چھوڑی گئی ہیں ان سب سے قطع نظر کرتے ہوئے ہم صرف ان کے تفریطی اسلوب فکرونظر کی نشاندہی کرنے پر اکتفاء کریں گے۔

(۱) موصوف نے صفحہ (۱۳۰) پر ایک عنوان، جادوگر جن کو کیسے حاضر کرتا ہے؟ کا قائم کیا ہے۔ اور اس سوال کے آٹھ جواب دے کر قارئین کو یہ سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ جادوگر کیسے جنات کو حاضر کرتا ہے۔ شاید ان کا مقصود چند طریقوں کا اجمالی تذکرہ کرنا ہو ورنہ جادوگروں کے پاس فقط یہی آٹھ طریقے نہیں بلکہ سینکڑوں ہزاروں اور طریقے

بھی ہیں۔ ہر بستی، ہر علاقے میں درجنوں طریقے رائج ہیں اس لئے جادوگری کو آٹھ طریقوں تک محدود نہیں سمجھا جاسکتا۔

(۲) اس کے بعد صفحہ (۱۳۴) پر مصنف موصوف ایک نیا عنوان قائم کرتے ہیں:

"وہ نشانیاں جن کی بدولت ہم پہچان سکتے ہیں کہ فلاں شخص جادوگر ہے"

اول تو نشانیاں کہنے سے ہی یہ بات سمجھ میں آجاتی ہے کہ یہ نشانی جس میں ہوگی وہ جادوگر ہی ہوگا۔ لیکن چونکہ ان کے مخاطب اول ان کے اپنے طبقے کے لوگ ہیں، اس لئے انہوں نے اس کے نیچے یہ وضاحت کرنا ضروری سمجھا کہ:

"ذیل میں وہ علامات مذکور ہیں جن میں سے کوئی ایک علامت بھی آپ کسی معالج میں پائیں تو وہ بلاشک وشبہ جادوگر ہوگا، اس سے بچیں"

ان کی بتلائی ہوئی علامات اور ان پر تبصرہ کرنے سے پہلے بتلا دیں کہ مصنف صاحب بے خیالی یا جذبات کی رو میں بہتے ہوئے ان علامات کو جادوگر کی علامات قرار نہیں دے رہے بلکہ پوری فقیہانہ ذمہ داری سے پہلے یہ علامات ذکر کر رہے ہیں اور ان کے متصل بعد جادوگر کی شرعی سزا پر تمام ائمہ دین کا اجماع بھی نقل کر رہے ہیں کہ جادوگر کی سزا یہ ہے کہ اسلامی حکومت اسے قتل کردے۔

اب آپ کے لئے یہ سمجھنا مشکل نہیں کہ پہلے جادوگر کی علامات اور پھر جادوگر کی شرعی سزا کا ذکر کرنے کا مطلب یہ ہے کہ مصنف صاحب امت کو یہ سبق دے رہے ہیں کہ مذکورۂ ذیل علامات میں سے کوئی علامت بھی کسی میں پائی جائے تو اسے سزائے موت دے دی جائے۔ اگر وہ پکڑے جانے کے بعد توبہ بھی کرنا چاہے تو اس کی توبہ قبول نہ کی جائے۔

اب ذرا ان علامات کی طرف آتے ہیں جنہیں وہ جادو کی ایسی علامات قرار دے رہے ہیں جنکے بعد کوئی شخص مسلمان نہیں رہتا بلکہ ساحر ہوکر کافر اور واجب القتل بھی ہو جاتا ہے۔ ان مزعومہ علامات ساحر پر ہم "پڑھتا جا شرماتا جا" کے علاوہ کچھ بھی تبصرہ نہ

کرتے لیکن عوام الناس کی آگہی کے لئے چند باتیں تحریر کرنا ضروری ہیں۔

مصنف: (۱) جو مریض سے اس کا اور اس کی والدہ کا نام پوچھے"

تبصرہ: دنیا کا کوئی غیر جانبدار مسلمان یہ بتلائے کہ کسی کا نام اور اس کی ماں کا نام پوچھنے میں کونسا جادو گھس آتا ہے؟ اس سے آدمی جادوگر کیوں شمار ہونے لگتا ہے؟ اور کیا یہ ممکن نہیں کہ کوئی مسلمان بھی آپ سے آپ کا اور آپ کی والدہ کا نام پوچھے؟ کیا آپ کا اپنا نام پوچھنا سحر ہے؟ یا آپکی والدہ کا نام پوچھنا سحر ہے؟ یا دونوں کا نام اکٹھے پوچھنا سحر ہے؟ اگر اکیلے اکیلے ان کا پوچھنا سحر ہے تو کس دلیل سے؟ اور اگر اکیلے سحر نہیں تو اکٹھے پوچھنا کیونکر سحر کی اتنی پختہ علامت ٹھہرا کہ نام پوچھا نہیں کہ آدمی واجب القتل ہوا نہیں!؟! بینوا اتوجروا!!

مصنف: (۲) جو مریض کی ذاتی استعمال کی کوئی چیز طلب کرے۔ جیسے کپڑے، ٹوپی رومال یا بنیان وغیرہ۔

تبصرہ: عجیب بات ہے کہ مریض کی ذاتی استعمال کی چیزوں میں وہ کونسی سحری قوت ہے کہ انہیں محض طلب کرنے پر ایک آدمی کسی خود کار نظام کے تحت خود بخود ساحر اور جادوگر قرار پا جاتا ہے۔

حیرت یہ ہے کہ ڈاکٹرز حضرات جب انہی سے خون یا پیشاب مانگتے ہیں بلکہ بعض بیماریوں میں پاخانہ بھی ٹیسٹ کے لئے طلب کرتے ہیں تو انہیں وہ ڈاکٹر ساحر نظر نہیں آتا۔ مگر یہاں پر انہیں جادو ہی جادو نظر آ رہا ہے۔

ایک دفعہ ہم لوگ دبئی میں متحدہ عرب امارات کی بہت بڑی علمی شخصیت شیخ جمعہ سالم کے ہاں رات کے کھانے پر مدعو تھے۔ وہاں حاضرین میں سے ایک صاحب بولے کہ جو لوگ سر پر لال رومال رکھتے ہیں وہ وہابی ہوتے ہیں۔ اس پر شیخ جمعہ سالم بھی مسکرا اٹھے اور باقی حاضرین بھی ان صاحب کے کمالِ استدلال پر حیران رہ گئے کہ اب وہ زمانہ آ گیا ہے کہ عقائد کی پہچان کپڑوں کی رنگت سے ہوگی، افکار و نظریات سے نہیں ہوگی۔

یہی حال ان صاحب کا ہے کہ کسی نے علاج سے پہلے مریض سے ٹوپی مانگی تو ساحر، رومال مانگ لیا تو ساحر اور بنیان مانگ لی تو ساحر!! اور چھوٹا سا کپڑا مانگنے پر ساحر قرار پا کر واجب القتل بھی ہو جائے گا؟ فوا عجباہ!

مصنف: (۳) مریض کو ایسا دم لکھ کر دے جس میں خانے بنے ہوں اور ان خانوں میں کچھ حروف یا ہندسے لکھے ہوں۔

تبصرہ: مصنف صاحب کی خدمت میں عرض ہے کہ اردو زبان میں دم کرنا پھونک مارنے کو کہا جاتا ہے۔ لکھ کر دی جانے والی چیز کو اردو میں کہیں دم کرنا نہیں کہا گیا۔

اس شق میں تین باتوں کو ملا کر انہوں نے اسے علامتِ سحر قرار دیا ہے:۔
(۱) کاغذ پر خانے بنے ہوں (۲) اس میں کوئی حروف لکھے ہوں (۳) یا ہندسے لکھے ہوں۔

ہمارا مصنف صاحب اور ان کے ہم مسلک تکفیری حضرات سے بڑا سادہ سا سوال ہے کہ کیا خانے بنانا سحر اور کفر ہے یا حروف کا لکھنا سحر اور کفر ہے یا ہندسوں کا لکھنا سحر اور کفر ہے؟؟

کیا کوئی مسلمان، مسلمان ہوتے ہوئے اور اپنا ایمان بچاتے ہوئے خانے نہیں بنا سکتا یا مسلمانوں پر اپنا ایمان بچانے کے لئے حروف لکھنے پر پابندی ہے؟ یا ہندسے لکھتے ہی مسلمان کا ایمان نازک شیشے کی طرح کرچی کرچی ہو جاتا ہے؟ آخر ان تینوں میں سے سحر یا کفر کی علامت کون سی ہے؟ جو حروف عام انداز میں لکھے جا سکتے ہیں یا جو اعداد کسی بھی الٹی سیدھی ترتیب سے لکھے جا سکتے ہیں، آخر خانوں میں لکھتے ہی وہ علامتِ سحر اور کفر کی نشانی کیسے اور کیوں بن جاتے ہیں؟

یہاں یہ ملحوظ رہے کہ ہماری تنقید کا بنیادی سبب یہ ہے کہ مصنف نے ان باتوں کو سحر اور ساحر کی علامت قرار دیا ہے اور علامت قرار دینے کے بعد مزید صراحت بھی کی ہے کہ ان میں سے کوئی ایک علامت بھی جس میں پائی جائے اسے صرف ساحر اور جادو

گرہی سمجھا جائے۔

یعنی خانوں میں حروف لکھنا ساحر کے علاوہ کسی مسلمان سے متصور ہی نہیں ہو سکتا۔

اس کو کس شرعی دلیل کے تحت سحر کی علامت قرار دیا جا رہا ہے؟ اگر یہ کہا جائے کہ ساحر لوگ اس طرح کے خانوں میں حروف یا ہندسے لکھا کرتے ہیں تو کیا کافر لوگ سوتے نہیں ہیں؟ پھر کیا آپ کسی کو بھی سوتا دیکھیں تو کفر کا فتویٰ لگا دیں گے؟ کافر پانی بھی پیتے ہیں تو کیا اس ضابطے کے تحت آپ یہ بھی فرمائیں گے کہ جس شخص کو پانی پیتے دیکھا جائے اسے کافر قرار دے دیا جائے؟ ہمیں یقین ہے کہ آپ ان باتوں پر کسی کو کافر نہیں قرار دیں گے تو پھر ہماری دست بستہ گذارش ہے کہ جب تک کسی آدمی سے سحر کے عملیات کا صدور نہ ہو تب تک مفت میں ہر شخص کو ساحر اور جادوگر قرار دینے کی روش ترک فرمائی جائے۔

مصنف: (۴) مریض کو حکم دے کہ وہ لوگوں سے ایک معین مدت تک ملنا جلنا بند کر دے اور یہ مدت کسی ایک کمرے میں گذارے جہاں سورج کی روشنی داخل نہ ہوتی ہو۔

تبصرہ: حیرت کی بات ہے کہ ڈاکٹرز اگر مریض کو چند روز کے لئے آئی سی یو میں رکھیں تو انہیں یہ لوگ جادوگر نہیں کہتے۔ بلکہ مضر صحت جراثیم سے بچانے کی ایک خوبصورت تدبیر قرار دے کر ڈاکٹرز کی تعریفیں کرتے ہیں۔

لیکن عامل اگر ضرورت محسوس کرے کہ بار بار علاج کے باوجود کسی مریض پر جنات یا جادو کا حملہ ہو جاتا ہے اور شیاطین اسے آ گھیرتے ہیں تو وہ کسی کمرہ کا حصار کھینچ کر ایک حفاظتی تدبیر کے طور پر مریض کو یہ مشورہ دیتا ہے کہ چند روز وہ اس حصار کردہ کمرے سے باہر نہ نکلے تو اسے حفاظتی تدبیر کہنے کی بجائے سحر اور جادو کا قبیح اور مکروہ نام ہی کیوں دیا جائے؟ کیا یہ اچھا کام کوئی مسلمان نہیں کر سکتا؟ کیا محض اتنا مشورہ دینا ہی شرعاً سحر اور جادو کا عمل قرار پاتا ہے؟

مصنف: (۵) مریض کو کچھ چیزیں دے تا کہ وہ انہیں زمین میں دفن کر دے۔

تبصرہ: یہ بھی نہایت واہیات اور احمقانہ سوچ ہے کہ زمین میں دفن کرنے کے لئے کچھ دینا صرف سحر ہی کہلائے؟ اور سحر کا کوئی عمل دیکھے بغیر ہم ایک ایسے عمل پر کسی کو کس طرح ساحر قرار دے سکتے ہیں؟ کیا مصنف نے خود حضرت عائشہ کی حدیث نقل نہیں کی جس میں حضور اقدس ﷺ نے فرمایا ہے کہ میں نے اس سحر کو اسی کنویں میں دفن کر دیا جس میں لبید بن اعصم نے اسے دفنایا ہوا تھا۔

روحانی علاج کوئی شرعی معاملہ ہے اور نہ ہی شریعت نے اس کی حد بندیاں مقرر کی ہیں۔ یہ ایک تجرباتی شعبہ ہے۔ اس میں کچھ پڑھنے، لکھنے، جلانے، پلانے، دفنانے سے لے کر کسی بھی طرح کا عمل اپنانے میں تب تک کوئی قباحت نہیں آتی جب تک اس عمل کا طریقہ کار شرع اسلامی کے واضح اور دوٹوک اصولوں اور ضروریاتِ دین سے متصادم نہ ہو۔

مصنف: (۶) مریض کو چند کاغذ دے تا کہ وہ انہیں جلا دے اور اس سے اٹھنے والا دھواں سانس کے ذریعے اپنے جسم میں داخل کرے۔

تبصرہ: معالج اگر تجربات کی روشنی میں یہ دیکھتا ہے کہ فلاں چیز پڑھنے سے، فلاں پلانے سے یا فلاں چیز جلانے سے جنات کو جلایا جا سکتا ہے تو یہ خالص تجرباتی معاملہ ہے۔ اس کے مفید یا غیر مفید ہونے کا فیصلہ واقعات اور حقائق کرتے ہیں جبکہ جائز اور ناجائز ہونے کا شریعت فیصلہ کرتی ہے۔

مصنف صاحب امت کو یہ باور کروانا چاہ رہے ہیں کہ ناک میں سونگھانے کے لئے کاغذ (وغیرہ) پر کچھ بھی لکھ کر جلایا جائے، اس کا جلانا سحر اور جادوگری کے زمرے میں آتا ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب تک ایک آدمی سحری عمل (شیاطین سے امداد مانگنے یا کوئی اور غیر شرعی عمل کرنے) کا ارتکاب نہیں کرتا، ہم محض آگ لگانے یا دھواں سونگھانے سے اسے کونسی شرعی دلیل سے ساحر اور جادوگر قرار دے رہے ہیں؟

مولانا! آپ کوئی اتنی بھی بڑی اور عظیم ہستی نہیں ہیں کہ ادھر آپ نے کافر یا ساحر

کہاتو وہ بندہ مسلمان سے کافر اور صالح سے ساحر بن جائے! اپنی حدود میں رہیں اور امت کو کافر یا ساحر بنانے کا شوق پورا کرنے کی بجائے اللہ سے توفیق مانگیں کہ زندگی میں کسی ایک کافر کو مسلمان بنا سکیں۔ یہ تو خیر آپ کی قسمت میں ہے ہی نہیں! کم از کم اتنی توفیق مانگ لیں کہ کسی بے نماز مسلمان کو نمازی بنالیں! یہ کام بھی آپ کے نصیب میں نہیں۔ آپ کے نصیب میں یہ بھی نہیں بلکہ الٹا آپ جیسے لوگوں کا تو صرف یہ کام ہے کہ مسجد میں جو غریب نماز پڑھتا آپ کو نظر آجائے، آپ حتی الامکان اسے نماز سے بھگانے کی کوشش کرتے ہیں کہ تمہاری تو زندگی بھر کی نمازیں ہی نہیں ہوئیں۔ تم تو رفع یدین نہیں کرتے، امام کے پیچھے فاتحہ نہیں پڑھتے وغیرہ وغیرہ!

مصنف: (ک) مریض کے لئے چند علیحدہ علیحدہ حروف کسی کاغذ پر یا سفید رنگ کی مٹی چینی (   ) کی پلیٹ پر لکھے اور اسے گھول کر پینے کو کہے۔

تبصرہ: لیجئے صاحب! اب کاغذ پر حروف لکھنا، یا پلیٹ پر حروف لکھنا بھی کفر و سحر ٹھہرا۔ یا ان کو پلانا جادوگری کی پختہ ترین علامت ٹھہرا۔ اور لطف کی بات یہ ہے کہ پانی پر پڑھ کر دینا سحر نہیں، بلکہ لکھ کر دینا سحر ہے۔

اس بدنصیب طبقے کی محرومی یہ ہے کہ اللہ کی عظمت و قدرت کے تصور کا اس کے ذہن و تصور میں دور دور تک گذر ہی نہیں۔ شیاطین اور جنات اس کے دل و دماغ پر اس قدر چھائے ہوئے ہیں اور سحر کی تاثیر کا اتنا گہرا یقین اس طبقے کے دل میں گھر کئے ہوئے ہے کہ سحر کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ کی قدرت، قوت، طاقت کو اس نے مکمل فراموش ہی کر دیا ہے۔

وہ یہ بات سوچنے ہی سے محروم ہے کہ ان حروف میں یا الفاظ میں برکت و تاثیر صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ڈالتے ہیں۔ اور ایک مسلمان چند حروف کو (بالفرض) اگر لکھ کر دیتا بھی ہے تو اس کا تو اعتقاد یہ ہے کہ یہی حروف قرآن حکیم کا حصہ ہیں۔ انہیں سے تشکیل پانے والے الفاظ کا مجموعہ کلام اللہ کہلاتا ہے۔ انہی حروف کو جب ہم قرآن میں

پڑھتے ہیں تو ہمیں ہر ہر حرف پر دس دس نیکیاں ملتی ہیں۔ یہی حروف لوح محفوظ پر اتارے گئے۔ انہی کو لے کر تئیس سال تک جبریل امین مسلسل آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے رہے۔ پھر ان تمام برکات و انوار کی نسبت سے ایک مسلمان اگر کوئی حروف کسی کو لکھ دے دے تو اس میں کونسی قیامت آگئی؟ کونسا کفر سرزد ہوگیا؟ جادو اس میں کہاں سے گھس گیا؟ کیا اس لکھنے والے نے آپ کی آنکھوں کے سامنے ان حروف کی برکات سے فائدہ اٹھانے کیلئے اللہ تعالیٰ کی بجائے شیاطین سے مدد مانگی ہے کہ ہم اسے قرآنی فیض کی بجائے صرف اور صرف جادوگری کی علامت ہی قرار دیں؟

دوبارہ تصریح:۔

مصنف یہ علامات ذکر کرکے پھر مطمئن نہیں ہو رہے کہ شاید قارئین بھول نہ جائیں اس لئے اس شرط کا ذکر کرکے پھر قارئین کو متنبہ کر رہے ہیں کہ:۔

مندرجہ بالا علامات میں سے کوئی علامت بھی اگر آپ دیکھیں تو یقین کرلیں کہ آپ کا معالج ایک جادوگر ہے۔ آپ فوراً واپس چلے جائیں۔"

قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے یہود اور بنی اسرائیل کی جس سب سے بری اور گندی خصلت کا مختلف مواقع پر ذکر فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ:

يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ

یہ لوگ باتوں کو اپنی جگہ سے ہٹا کر تحریف کرتے ہیں۔

جناب مصنف جس طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں، اس کا طرۂ امتیاز بھی یہی ہے کہ قرآنی آیات اور اسلامی احکامات کو قصداً غلط مواقع پر استعمال کرتے ہیں۔ یہاں بھی اسی ذوق کا مظاہرہ کرتے ہوئے پہلے انہوں نے اپنی مرضی اور مزاج سے ٹکرانے والی ہر چیز کو محض قلم کے زور سے جادوگری کی علامت قرار دیا اور آخر میں پبلک کے نام حکم نامہ جاری کر دیا کہ ان میں سے کوئی علامت کسی شخص میں دیکھیں تو یقین کرلیں کہ وہ جادوگر ہے۔

بابا ان چیزوں کو پہلے جادو کی علامت ثابت تو کرو۔ محض آپ کے کہہ دینے سے کوئی چیز ثابت تو نہیں ہو جاتی! میں اگر اس طرح کی بے تکی علامات کا انبار لگانا شروع کروں تو اڑھائی ہزار علامات بیان کر سکتا ہوں کہ یہ بھی جادو کی علامت ہے، وہ بھی جادو کی علامت ہے! مگر کیا محض آپ کے یا میرے کہہ دینے سے حقیقت میں یا شرع اسلامی کے اصول وضوابط کی روشنی میں بھی وہ جادو کی علامت قرار پا جائے گی؟

کل کلاں کو آپ جیسا کوئی اور شوق تکفیر کا مارا اٹھے اور یہ حکم صادر کر دے کہ جو آدمی دیوار سے ٹیک لگا کر دم کرے، سمجھ جاؤ کہ جادوگر ہے! جو آدمی آپ سے آپ کے والد صاحب کا نام اور ایڈریس پوچھے یقین کر لو کہ وہ ساحر ہے! کوئی آدمی نیلے قلم سے لکھتا ہو وہ پکا جادوگر ہے! تو کیا ان باتوں کو بھی سحر اور ساحر کی علامات کے طور پر تسلیم کرنے کے ہم پابند ہوں گے جتنا آپ اپنی باتوں کے اعتراف کا پابند بنا رہے ہیں؟ اگر نہیں تو کیوں؟ اگر آپ فرمائیں کہ وہ محض دعویٰ کر رہا ہے، اس پر دلیل نہیں پیش کر رہا! تو جانِ من! آپ بھی تو نرے دعوے ہی کر رہے ہیں، دلیل تو آپ نے بھی کوئی نہیں دی، نہ ہی قیامت تک دے سکتے ہیں! اور اگر کہیں کہ یہ تو بالکل بے تکی، فضول اور واهیات باتیں ہیں کہ دیوار سے ٹیک لگانا سحر کی علامت ہے! تو محترم! کیا آپ کی بیان کردہ علامات بے تکے پن کے اعلیٰ ترین معیار پر فائز نہیں ہیں؟

آپ بھی تو فرما رہے ہیں کہ کوئی تمہارا اور تمہاری والدہ کا نام پوچھے تو کافر!! اگر بے تکے پن کا مقابلہ ہو تو شاید آپ کی بیان فرمودہ علامات کا پلڑا بھاری رہے اور اگر دلیل سے محرومی کی بات ہو تو آپ بھی دلائل سے اتنے ہی محروم ہیں!!

اعتدال کا راستہ

دونوں انتہاؤں کا تھوڑا تھوڑا نظارہ آپ نے دیکھ لیا۔ یہی انتہاء پسندی امت کو لے کے بیٹھ گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں انتہاء پسند نہیں بلکہ اعتدال پسند امت بنایا ہے:۔

وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَٰكُمْ أُمَّةً وَسَطًا

اور اسی طرح ہم نے تمہیں معتدل امت بنایا (البقرۃ:۱۴۳)۔

نہ تو ہم توحید اور ایمان کو اتنا ایڑی لینے لگ جائیں کہ بڑے سے بڑا شرکیہ عمل بھی ہمیں گراں نہ محسوس ہو اور نہ ہی توحید کے نام پر ہر بات کو کفر اور شرک بتانا شروع کر دیں۔ یہ دونوں انتہاء پسندانہ اور مکمل غلط راستے ہیں۔

درمیانہ اور اعتدال کا راستہ یہ ہے کہ ایمان و توحید کا علم بھی کسی طور، کسی لمحے ہمارے ہاتھ سے گرنے نہ پائے اور امت کو بلاوجہ برے القاب سے نوازنے سے بھی مکمل اجتناب برتا جائے۔

ہم نے اس کتاب میں کتاب وسنت کی روشنی میں اسی اعتدال کے راستے کو اپنایا ہے اور جادۂ اعتدال وحق پر گامزن رہتے ہوئے توحید وایمان کے منافی کسی عمل کو نہ بھی اپنی زندگی میں قبول کیا ہے نہ ہی اس کتاب کا حصہ بنایا ہے۔ اور اسی طرح جب تک کسی بات میں واضح علامتِ کفر نظر نہیں آئی اس سے بدکنے اور اچھلنے کی روش بھی اختیار نہیں کی۔ عاملین اور قارئین کو بھی ہم یہی تاکید اور نصیحت کرتے ہیں کہ کتاب وسنت کا دامن ہاتھ سے کبھی نہ چھوڑیں۔ ایمان وعقیدہ پر کبھی سودا بازی نہ کریں۔ اور کسی بات کو تب تک کفر وشرک کا نام نہ دیں جب تک کتاب وسنت کی روشنی میں وہ واضح کفر اور واضح شرک دکھائی نہ دے!! اور امتِ مسلمہ کے بارے میں ہمیشہ نیک گمان قائم کریں۔

باب (۱۰)

اہم ملاحظہ

ارشاد العالمین نہ صرف عملیات و وظائف کی کتاب ہے بلکہ اسے ہم نے خصوصی طور پر عاملین یا عملیات کے شائقین کیلئے ترتیب دیا ہے۔

اور چونکہ ہمارے اصل اور بنیادی موضوعات صرف دو ہی تھے: (۱) جنات (۲) جادو! اس لئے ہم نے ان دونوں موضوعات پر نہایت عرق ریزی سے بہت اہم تاریخی و تحقیقی مواد جمع کیا۔

اس تحقیقی مواد میں ہم نے نہایت بسط و تفصیل سے واضح کیا کہ جنات محض انسانی توہمات کا شاخسانہ یا کوئی تصوراتی و تخیلاتی مخلوق نہیں بلکہ حقیقت میں انسانوں اور دیگر جانداروں کی طرح ایک زندہ اور جاندار مخلوق ہے! صرف جاندار ہی نہیں بلکہ انسانوں کی طرح اللہ کے احکام اور اس کے برگزیدہ انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات کی اطاعت کی پابند اور قیامت کے روز انسانوں کی طرح اپنے افکار و اعمال کی جوابدہ بھی ہے!

جنات کا مادۂ تخلیق کیا ہے؟ کیا جنات پہلے پیدا ہوئے یا انسان؟ جنات کی مختلف نسلوں اور قوموں کا تعارف، جنات، شیطان اور ہمزاد کا فرق، جنات زیادہ تر کہاں رہتے ہیں؟ کیا جنات انسانوں پر مسلط ہو سکتے ہیں؟ حضور اکرم ﷺ کے عہد مقدس کے جنات کے مستند واقعات، ان صحابۂ کرام کے واقعات و قصص جو جنات کی ترغیب پر مسلمان ہوئے حضور ﷺ کی بعثت سے پہلے جنات کی سرگرمیاں، حضور ﷺ کے دور میں جنات کے دلچسپ، ایمان

افروز اور حیران کن واقعات، کیا جنات میں کوئی نبی مبعوث ہوئے یا نہیں؟ کیا جنات کی انسانوں سے شادی عقلی طور پر ممکن ہے؟ اگر ممکن ہے تو کیا شریعت اسلامیہ اسے جائز قرار دیتی ہے؟ ائمۂ دین میں سے کس کس نے اسے جائز، مکروہ یا حرام قرار دیا ہے؟ ان تمام موضوعات اور دیگر درجنوں سوالات پر ہم نے اس تحقیقی مقالے میں بھرپور معلومات جمع کر کے قارئین کی خدمت میں پیش کیں۔ جن میں عربی زبان میں جنات کے درجنوں اشعار بھی شامل ہیں۔

اسی طرح جادو کی حقیقت، اس کی تاریخ، اس کی اثر آفرینی و تباہ کاری، قدیم و جدید اقوام و مذاہب کی جادو میں دلچسپی، مختلف اقوام کی جادو میں مہارت، جادو کی اقسام، علامات، علاج وغیرہ درجنوں موضوعات پر بھی بسط و تفصیل سے کلام کیا۔

لیکن یہ گفتگو اتنی مفصل اور طویل ہو گئی کہ ارشاد العالمین کا حجم اس کی وجہ سے بوجھل محسوس ہونے لگا۔

چنانچہ ہم نے ان تحقیقی و تاریخی موضاعات اور جنات و جادو کے عمومی طریقہ علاج کو جنات و جادو (حقیقت، تاریخ، علاج کے نام سے الگ شائع کر دیا اور ارشاد العالمین کو الگ سے شائع کر رہے ہیں۔

اس مقالہ میں سے چند نہایت ضروری مباحث کا خلاصہ ہم ارشاد العالمین میں بھی نقل کر رہے ہیں لیکن تفصیل سے ہم نے وہیں گفتگو کی ہے۔

البتہ علاج کے ضمن میں ہم نے وہاں صرف عمومی علاج پر اکتفاء کیا ہے جبکہ ارشاد العالمین میں ہم نے عاملین سے متعلقہ تمام طریقوں کا بھی ذکر کر دیا ہے۔

جو حضرات ان علمی، تاریخی موضوعات میں دلچسپی رکھتے ہوں ان کیلئے ہماری مذکورہ بالا کتاب (جو ارشاد العالمین ہی کے دو ابواب پر مشتمل ہے) گراں قدر علمی سرمایہ ہے۔ ایسا جامع و مفصل مواد آپ کو اردو کی کسی کتاب میں یکجا نہیں ملے گا۔ وللہ الحمد۔

کیا جنات وجود رکھتے ہیں؟

جنات پر گفتگو شروع کرنے سے پہلے ہمیں ان کا وجود ثابت کرنا ہوگا۔اس لئے کہ آجکل مغربی تعلیم وتہذیب سے آلودہ بعض عناصر سرے سے جنات کے وجود ہی سے انکاری ہیں۔

مغرب زدہ یہ ممی ڈیڈی طبقہ بڑے دھڑلے سے جنات کے وجود کا انکار کرتا ہے کیونکہ ان کے مغربی آقاؤں کے نظام تعلیم میں اسے تسلیم نہیں کیا جارہا۔

حالانکہ دنیا کا ہر دین ودھرم، ہر تہذیب، ہر سماج اور ہر قوم ہر زمانے میں جنات کا وجود مانتی آئی ہے۔اور آج بھی مان رہی ہے۔

آسمانی مذاہب میں سے مسلمان،عیسائی اور یہودی ہوں یا مشرکین میں سے قدیم زمانہ کے عرب اور ہندی اور عصرِ حاضر کی دو مشرک اقوام ہندو یا بدھ مت ہوں، ان میں سے ایک قوم بھی جنات کے وجود سے انکار نہیں کرتی ۔ جس نصرانی اور یہودی تہذیب کی چکا چوند سے مرعوب ہو کر غلاموں کی یہ تیسری نسل آج پاکستان میں بیٹھ کر، مسلمانوں میں بیٹھ کر جنات کے وجود سے انکار کررہی ہے، ان یہودیوں اور عیسائیوں کی تمام مذہبی کتب جنات کے وجود کے اعتراف سے بھری پڑی ہیں۔

بلکہ عالمی یہودیت کا وہ بین الاقوامی سازشی جال جس میں پھانس کر وہ دنیا بھر کے ایسے غلاموں کو مختلف ممالک میں اپنے اہداف کی تکمیل کا کام لیتی ہے،اس جال کا نام ہی ایک ایسے طلسماتی تخیل پر رکھا گیا ہے۔

فری میسن تحریک جس میسن کے نام پر قائم کی گئی ہے وہ یہودی فکر واعتقاد کے مطابق حضرت سلیمان علیہ السلام کے دور کا ایک ایسا محیر العقول شخص (حیرم آبیف) تھا جسے مکمل طور پر انسان کہا جاسکتا ہے اور نہ ہی مکمل طور پر جن کہا جاسکتا ہے ۔ بلکہ یہ ان دونوں کے درمیان ایک انسانی حد ۔ جناتی انسان تھا۔ اس نے یہودی روایات کے مطابق اللہ تعالی کے اس فرشتے سے، جو کائنات کی تخلیق وتعمیر پر مامور فرشتہ

ہے، کائنات کی تعمیر کے راز حاصل کرلئے تھے ۔یہودی افسانے کے مطابق اسے حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے سرکاری اہل کاروں کے ذریعے مروا ڈالا تھا۔ اور اسی دوران اس کی ایک آنکھ بھی ضائع ہوگئی تھی۔یاد رہے کہ یہ حیرم آبیف یہودی روایت کے مطابق ان نو (۹) ماسٹر میسنز کا سربراہ یعنی گرینڈ میسن یا گرینڈ آرکیٹکٹ تھا جو عہد سلیمانی میں محیر العقول تعمیراتی کاموں پر مامور تھے۔انہی میسنز کی نسبت سے اس تحریک کا نام فری میسنز رکھا گیا ہے اور اسی گرینڈ آرکیٹکٹ کی نسبت سے اس تحریک کا کوڈ (G) رکھا گیا ہے۔

یہود کے خیال کے مطابق قرب قیامت میں وہی گرینڈ آرکیٹکٹ یا میسن دوبارہ زندہ ہوکر دنیا بھر میں یہودی راج قائم کرے گا۔اس کانے دجال کی بادشاہت کے انتظار میں یہودی نہ صرف صدیوں سے تڑپ رہے ہیں بلکہ اس کی آمد کا شدت سے انتظار کررہے ہیں۔

حضور اقدس ﷺ نے بھی اس کانے دجال کی آمد سے اپنی امت کو آگاہ اور متنبہ فرمایا ہے۔مگر احادیث کے مطابق وہ زندہ اور موجود ہے۔ جب اللہ تعالی مناسب سمجھیں گے انسانیت کی آزمائش کے لئے اسے کھول دیا جائے گا۔

یہود کے انتظار کی شدت اور بیقراری کا یہ حال ہے کہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ جب وہ بدبخت ظاہر ہوگا تو اصفہان (ایران) کے ستر ہزار یہودی اس کی فوج میں بھرتی ہوجائیں گے ۔ انہوں نے سبز رنگ کے اونی طیلسان پہن رکھے ہونگے ۔ ایک امریکی صحافی خاتون کا بیان ہے کہ اس نے اسرائیل کا دورہ کرتے وقت تل ابیب کے بیشتر خاندانوں میں دیکھا کہ وہ لوگ سبز رنگ کے اونی طیلسان تیار کررہے ہیں۔

خالق کیا کہتا ہے:۔

جو لوگ جنات کے وجود کا انکار کرتے ہیں، ان کے جواب کے لئے سب سے پہلے تو ہم اس ہستی کی طرف رجوع کرتے ہیں جس نے بر و بحر کی تمام مخلوقات کو

پیدا فرمایا ہے۔ اگر انہوں نے جنات کی تخلیق سے انکار فرمایا ہے تو ہمیں ان کا وجود ثابت کرنے پر کوئی اصرار نہیں ہوگا۔ بلکہ اگر انہوں نے جنات کا ذکر نہ کیا ہوتب بھی ہم یہی سمجھ کر خاموش ہو بیٹھیں گے کہ ممکن ہے یہ کوئی مستقل مخلوق نہ ہو بلکہ جہالت اور وہم پرستی کے مارے گنوار انسانوں کی محض ذہنی اختراع ہو۔

لیکن اگر انہوں نے جنات کی تخلیق کا ذکر کیا ہے تو پھر ہمیں ان کا وجود ماننے سے انکار نہیں ہوسکتا کہ وہ ہستی ہمارے ساتھ جھوٹ نہیں بول سکتی۔

قرآن حکیم کا جب ہم مطالعہ کرتے ہیں تو اس میں مجموعی طور پر درجنوں بار جنات (اور شیاطین) کا تذکرہ ملتا ہے۔ ایک مخلوق کا اتنی بار تو کجا محض ایک بار بھی ذکر کرنا اس کے وجود کو ماننے کے لئے کافی ہے۔ لیکن ہم محض اس پر اکتفاء نہیں کرتے بلکہ آگے چل کر قرآن کی زبانی جنات کے وجود، ان کے تخلیقی مادے، ان کے باشعور ہونے، شرعی احکام کا مکلف ہونے اور حتی کہ آخرت کے دن انسانوں کے ساتھ ساتھ ثواب وعذاب اور جنت وجہنم کا مستحق ہونے کا بھی تذکرہ کریں گے۔

کتنی حیرت کی بات ہے کہ انسانوں کے علاوہ وہ واحد مخلوق جو ایمان وکفر، اطاعت وانحراف اور نیکی وبدی پر آخرت کے روز باقاعدہ جوابدہ ہے، اس کے وجود سے انکار کیا جارہا ہے؟

جنات کا مادۂ تخلیق:۔

قرآن کریم نے انسانوں کی طرح قدم قدم پر جنات کی نہ صرف یہ کہ تخلیق کا ذکر کیا ہے بلکہ ان کے مادۂ تخلیق کا بھی خصوصیت سے ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ سورۃ الرحمن (آیت نمبر ۱۵) میں ارشاد ہے:

وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ

اور جنات کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا

سورۃ الحجر (آیت نمبر ۲۷) میں ارشاد ہے:

وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ

اور اس سے پہلے ہم نے جنات کو لو کی آگ سے پیدا فرمایا۔

مادۂ تخلیق جنات کا ثبوت حدیث سے:۔

حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا:۔

خُلِقَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ نُّوْرٍ وَّخُلِقَ الْجَآنُّ مِنَ النَّارِ وَخُلِقَ اٰدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ۔

فرشتوں کو نور سے، جنات کو آگ سے اور آدم کو اس چیز سے پیدا کیا گیا جو تمہیں بتادی گئی ہے (صحیح مسلم شرح نووی: ۱۸/۱۲۳)۔

اس حدیث مبارک میں حضور ﷺ نے فرشتوں، انسانوں اور جنات، تینوں مخلوقات کے مادۂ تخلیق کا الگ الگ ذکر فرما کر یہ بھی واضح فرمادیا کہ یہ تینوں الگ الگ اور زندہ مخلوقات ہیں۔

انسان اور جنات کا مادۂ تخلیق:۔

صرف حدیث شریف میں ہی نہیں بلکہ قرآن حکیم میں بھی کئی مقامات پر انسانی اور جناتی مادۂ تخلیق کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ اور مذکورہ بالا حدیث شریف میں انہی آیات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آنحضرت ﷺ نے انسانی مادے کا واضح ذکر نہیں فرمایا۔

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ۝ وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ

انسان کو پکی ٹھیکری جیسی مٹی سے پیدا کیا اور جنات کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا۔

(الرحمن ۵۵: ۱۴)۔

دوسرے مقام پر شیطان کا اقرار دہراتے ہوئے ارشاد ہے:

خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ

آپ نے مجھے آگ سے پیدا فرمایا ہے اور اسے (آدم کو) مٹی سے پیدا فرمایا ہے
(الاعراف:١٢)۔

پہلے کون پیدا ہوا؟ انسان یا جنات؟

نہ صرف جنات کی تخلیق اور مادۂ تخلیق کے حوالے سے قرآن حکیم اور احادیث مبارکہ میں جنات کا ایک مستقل مخلوق کی حیثیت سے ذکر آتا ہے بلکہ قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں اس کی بھی صراحت ملتی ہے کہ جنات کو اللہ تعالیٰ نے انسان کی تخلیق سے برسوں پہلے پیدا فرمایا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے:۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ مِن صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ ۝ وَالْجَانَّ خَلَقْنَاهُ مِن قَبْلُ مِن نَّارِ السَّمُومِ ۝

اور ہم نے انسان کو پکی ہوئی مٹی کے سوکھے گارے سے پیدا کیا اور اس سے پہلے جنات کو لوکی آگ سے پیدا کیا) (الحجر:٢٧۔٢٦)۔

جنات شکلیں بدل سکتے ہیں

یہاں ضمنی طور پر بات آئی ہے، اس لئے ممکن ہے کہ بعض قارئین کو ہماری وضاحت مکمل طور پر مطمئن نہ کرسکے۔ اس لئے ہم احادیث مبارکہ کی روشنی میں اپنی وضاحت کی تصدیق کریں گے۔

جنات سانپ کی شکل میں:۔

حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ حضور انور ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ بِالْمَدِينَةِ جِنًّا قَدْ أَسْلَمُوا فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْ هَذِهِ الْهَوَامِّ شَيْئًا فَآذِنُوهُ ثَلَاثًا فَإِنْ بَدَا لَكُمْ فَاقْتُلُوهُ

مدینہ منورہ میں کچھ جنات مسلمان ہو گئے ہیں۔ لہذا تم اگر گھر میں کوئی سانپ دیکھو تو اسے تین بار متنبہ (وارن) کرو اگر پھر بھی ظاہر ہو تو اسے مار ڈالو۔ (مسلم شریف: کتاب السلام ،سنن ابی داود ۔ کتاب الادب ، موطأ امام مالک ؛ کتاب الاستیذان)۔

جنات کتے کی شکل میں:۔

آنحضرت ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ نمازی کے سامنے سے کالا کتا گذر جائے تو اس کی نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ سرخ اور سفید کتے کے گذرنے سے تو نہیں ٹوٹتی پھر صرف کالے کا ایسا کون سا جرم ہے کہ اس کے گذرنے سے نماز ٹوٹے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ شَيْطَانٌ — کالا کتا شیطان ہوتا ہے۔

(صحیح مسلم: کتاب الصلوۃ، سنن ابی داود: کتاب الصلوۃ، سنن الترمذی: کتاب الصید، سنن نسائی: کتاب القبلۃ، سنن ابن ماجۃ: کتاب الاقامۃ، مسند احمد ج۵/۱۴۹)۔

یعنی جنات میں سے شیاطین جنات کالے کتے کا روپ بھر کر نمازی کے آگے سے جان بوجھ کر گذرتے ہیں تاکہ اس کی نماز خراب ہو۔ اس حدیث کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ہر کالا کتا شیطان ہوتا ہے۔

جنات انسانی روپ میں:۔

سیرت، تفسیر اور حدیث شریف کا مطالعہ کرنے والے بخوبی جانتے ہیں کہ غزوۂ بدر کے موقعہ پر شیطان ایک عرب سردار سراقۃ بن مالک کی شکل میں مشرکین مکہ کے ساتھ ساتھ بدر تک آیا اور مستقل طور پر نہ صرف ان کے مشوروں میں شریک رہا بلکہ ان کی مسلسل حوصلہ افزائی بھی کرتا رہا۔ اسی طرف اشارہ فرماتے ہوئے ارشاد ہے:۔

وَإِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ

وَاِنِّیْ جَارٌ لَّكُمْ

اور یاد کرو جب شیطان نے ان (مشرکین مکہ) کے لیے ان کے (برے) اعمال کو خوبصورت بنا کر پیش کیا اور کہا: آج تم پر کوئی غالب نہیں آ سکتا اور یہ کہ میں بھی تمہارے ساتھ ہوں۔ (الانفال: ۴۸)۔

لیکن جب بدر میں اہل ایمان کی نصرت کے لئے وعدۂ خداوندی کے مطابق آسمانوں سے فرشتوں کی صفیں اترنا شروع ہوئیں تو اس کا کس بل نکل گیا اور کفار مکہ کو بیچ منجدھار کے چھوڑ کر بھاگ کھڑا ہوا۔ ارشاد ہے:۔

فَلَمَّا تَرَآءَتِ الْفِئَتٰنِ نَكَصَ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَقَالَ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّنْكُمْ اِنِّیْٓ اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ اِنِّیْٓ اَخَافُ اللّٰهَ

جب دونوں فوجیں آمنے سامنے صف آراء ہوئیں تو وہ (شیطان) الٹے پاؤں بھاگ کھڑا ہوا اور کہنے لگا میرا تمہارے ساتھ کوئی تعلق نہیں، میں وہ دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھ رہے اور میں اللہ سے ڈر رہا ہوں۔ (الانفال: ۴۸)۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جنگ بدر کے روز ابلیس سراقہ بن مالک بن جعشم کے روپ میں بنی مدلج کے لوگوں کی شکل میں اپنی سپاہ ساتھ لے کر اپنا الگ جھنڈا اٹھا کر آیا۔ اور مشرکین سے کہا کہ یہ مسلمان آج تم پر فتح مند نہیں ہو سکتے اور میں بھی تمہارے ساتھ ہوں۔ جس وقت وہ مشرکین کو یہ کہہ کر دلاسہ دے رہا تھا، حضرت جبریل امین اس کی طرف متوجہ ہوئے۔ جب شیطان کی ان پر نظر پڑی اور اس وقت اس کا ہاتھ ایک مشرک کے ہاتھ میں تھا، تو اس نے اس سے فوراً ہاتھ چھڑایا اور بھاگ کھڑا ہوا۔ اس کے بھاگتے ہی اس کی فوج بھی بھاگ کھڑی ہوئی۔

جب شیطان اس سے ہاتھ چھڑا کر پیٹھ دے کے بھاگا تو اس نے آواز دی کہ سراقہ! تم تو ہمارے مددگار ہو؟ (پھر بھاگ کیوں رہے ہو؟) اس نے جواب دیا کہ میں جو کچھ دیکھ رہا ہوں (یعنی جبریل علیہ السلام اور فرشتوں کی فوج) وہ تمہیں نظر نہیں آ رہا۔ میں اللہ سے ڈر رہا ہوں کہ اس کا عذاب بہت سخت ہے! (تفسیر ابن جریر، درمنثور، دلائل النبوۃ للبیہقی: ۳/۷۸)۔

شیطان نجدی بڈھے کے روپ میں:۔

حبر الامت، سید المفسرین سیدنا عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن صنادید قریش دار الندوۃ (جو اس زمانے میں مشرکین مکہ کا اسلام کے خلاف ایک مقامی سطح کا اقوامِ متحدہ جیسا سازشی ادارہ تھا) میں جمع ہوئے تو شیطان ایک بوڑھے بزرگ کی صورت میں وہاں آ گیا۔ سرداران قریش نے (اپنے درمیان ایک اجنبی بوڑھے کو دیکھا تو) پوچھا کہ تم کون ہو؟ اس نے بتلایا کہ میں علاقۂ نجد کا ایک بزرگ ہوں۔ تم جس مقصد کے لئے جمع ہوئے ہو، اسے میں نے بھی سنا ہے۔ اس لئے میں آیا ہوں۔ تمہیں میری طرف سے اچھی رائے اور خیر خواہی حاصل ہوگی۔ کفار مکہ نے کہا ٹھیک ہے! تم بھی ہمارے مشورہ میں شریک ہو جاؤ۔

شیطان نے ان سے کہا کہ اس شخص (یعنی حضور اقدس ﷺ) کے بارے میں اچھی طرح غور کر لو۔ خدا کی قسم وہ وقت قریب آ گیا ہے کہ یہ تم پر غالب آ جائے گا۔

ایک سردار نے مشورہ دیا کہ حضور انور ﷺ کو رسیوں سے باندھ کر تکالیف دے دے کر موت کے گھاٹ اتار دیا جائے۔ یہ بھی تو انہی شعراء کی طرح ایک شاعر ہے۔ (اسے بھی ان شعراء والے حشر کا مزہ چکھاؤ)۔

اللہ کے دشمن نجدی شیخ (شیطان) نے کہا واللہ! یہ تو کوئی معتبر رائے نہیں ہے۔ تم نے باندھا اور بات اس کے صحابہ تک پہنچی تو وہ اسے قید خانے سے چھڑوا کر آزاد بھی کر دیں گے اور تمہارے مقابلے اور مزاحمت کے لئے میدان میں بھی اتر آئیں گے۔ ایسے میں تو میں اس بات کی بھی تمہیں گارنٹی نہیں دے سکتا کہ ہو سکتا ہے الٹا وہ تمہیں ہی اس علاقے سے باہر نکال دیں۔

ایک دوسرا سردار بولا کہ پھر اسے علاقہ بدر کر کے سکون کا سانس لو۔ وہ یہاں نہیں ہوگا تو تمہیں اس سے کوئی تکلیف نہیں ہوگی اور (نعوذ باللہ) اس کا شر دوسرے لوگوں تک محدود ہوگا جو اس کے سامنے ہوں گے۔

(نجدی بڈھا) ابلیس بولا یہ بھی کوئی معقول رائے نہیں ہے، تم نے اس (حضور ﷺ) کی گفتگو کی مٹھاس اور کلام کی فصاحت وبلاغت پر غور نہیں کیا۔ اگر وہ یہاں سے چلا گیا اور اس نے دوسرے شہروں میں جا کر لوگوں کو دعوت دی تو لوگ جوق درجوق اس کے حلقۂ اثر میں آجائیں گے حتیٰ کہ ایک دن وہ ان عربوں کو ساتھ لیکر تم پر چڑھائی کر دے گا اور تمہیں قتل بھی کر ڈالے گا اور علاقہ بدر بھی کر دے گا۔

اس بات کی تمام سرداروں نے بھی توثیق کی کہ نجدی بزرگ صحیح کہہ رہا ہے۔ کسی اور تجویز پر غور کیا جائے۔

یہاں مشرکین عالم کا سردار، ہزار فرعونوں کا ایک فرعون، ہزار شیطانوں کا ایک شیطان اور ابلیس کا گرو ابوجہل ابن ہشام بولا کہ میں ایک مشورہ دیتا ہوں۔ ذرا اس پر بھی غور کرلو۔ میرا خیال ہے کہ اس سے بہتر کوئی رائے تمہارے سامنے نہیں آئے گی۔

سرداران مکہ نے پوچھا، آپ کی کیا رائے ہے؟

بولا: ہم ہر قبیلے سے ایک جوان جنگجو کا انتخاب کرکے سب کو ایک ایک تلوار تھما دیتے ہیں۔ اور ان سے یہ کہتے ہیں کہ (حضرت) محمد ﷺ پر یکبارگی اس طرح حملہ کریں کہ سب کی تلواریں ایک ہی وقت میں اس کے جسم پر پڑ کر اسے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالیں۔

چونکہ تمام قبائل اس قتل میں یکساں شریک ہوں گے، اس لئے محمد ﷺ کے خاندان والوں اور پیروکاروں کے لئے حجاز کے تمام قبائل سے بدلہ لینا ممکن نہ ہوگا اور معاملہ کنٹرول ہو جائے گا۔ اور اگر کوئی میدان میں آیا بھی تو تمام قبائل کی قوت کے آگے اسے بکھرنا اور ختم ہی ہونا ہوگا۔

شیطان نے یہ رائے سنی تو پھڑک اٹھا اور کہنے لگا کہ یہ ہے ایک کارآمد معقول رائے اور میری بھی یہی رائے تھی! (ابن اسحق، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، ابو نعیم، دلائل النبوۃ للبیھقی بحوالہ لقط المرجان للسیوطی)۔

جنات کے مختلف نام اور اقسام

انسانوں کی طرح جنات کی بھی کئی اقوام یا اقسام ہیں۔ چونکہ جنات کی آبادی

انسانوں سے زیادہ ہے اس لئے ان میں اقوام واقسام بھی زیادہ ہیں اور ہر قوم یا قسم لاکھوں کروڑوں افراد پر مشتمل ہے۔ ان اقوام یا مخصوص صفات کے حامل جنات کو عربی میں بھی اور دیگر زبانوں میں بھی مختلف ناموں سے پکارا جاتا ہے۔ ضروری نہیں کہ ہر نوع کا نام عربی زبان میں ملے تو ہی اسے مانا جائے۔

شیطان: عربی زبان میں عام طور پر دھوکہ باز اور مکار و چالاک قسم کے جنات کو شیاطین کہا جاتا ہے جو انسانوں کو مختلف حیلوں طریقوں سے دھوکہ دے کر کسی نقصان کا شکار کرتے ہیں۔ اسی وجہ سے کوئی آدمی اگر حد سے زیادہ چالاک ہو تو اسے عربی میں شیطان کہہ دیتے ہیں۔ اس کا استعمال قدیم وجدید عربی میں بہت شائع وذائع ہے۔

غُول: صحراؤں اور جنگلوں میں بھیس اور شکلیں بدل بدل کر انسانوں کو تنگ اور ہراساں کرنے والے جنات کو غول کہتے ہیں۔ اس کی جمع غِیلان ہے۔

عَبقری: حجاز کی سرزمین میں ایک جنگل کا نام عبقر تھا۔ جس کے بارے میں مشہور تھا کہ وہاں جنات کا راج ہے اور جنات کے قصے کہانیاں اس جنگل کے حوالے سے اتنے مشہور تھے کہ لوگ اس کی طرف رخ نہیں کرتے تھے۔ چونکہ عبقر میں جنات کے علاوہ کوئی نہیں بستا تھا، اس لئے اہل عرب نے جنات کے لئے عَبْقَرِیٌّ کا لفظ بھی استعمال کرنا شروع کر دیا جس کے لفظی معنی "عبقر کا رہنے والا" بنتے ہیں۔ جیسے مکی سے مراد مکہ کا رہنے والا اور مدنی کا مفہوم مدینہ منورہ کا رہنے والا بنتے ہیں۔ عبقری سے مراد عبقر کا رہنے والا ہیں اور عبقر میں سوائے جنات کے کوئی نہیں رہتا اس لئے لا محالہ اس سے مراد جنات ٹھہرے۔ جب یہ لفظ (عبقری) جنات کے ہم معنی ہو گیا اور ہماری طرح اہل عرب بھی جنات کی صلاحیتوں کو انسانی صلاحیتوں سے بہت آگے مانتے ہیں تو مجازی طور پر اہل عرب نے بلا کے ذہین اور غضب کے عقلمند آدمی کو عبقری کہنا شروع کر دیا۔

عفریت: جنات کی جس نسل کو ہندی اور اردو میں دیو کہتے ہیں، عربی میں اسے عفریت کہتے ہیں۔

سورۃ النمل میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے واقعہ کے ضمن ایک ایسے عفریت کا تذکرہ آتا ہے جو حضرت سلیمان علیہ السلام کے پارلیمان کا باقاعدہ ممبر تھا:

قَالَ عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ ......

عربی کی طرح مختلف زبانوں میں جنات کی مختلف نسلوں کے بھی مختلف نام رکھے جاتے ہیں اور بعض دفعہ مختلف صفات کے حوالے سے بھی نام رکھے جاتے ہیں۔ یہاں ہم جنات کی چند ایسی اقسام وانواع یا اقوام وصفات کا تذکرہ کریں گے جن سے ہمیں آج کل پالا پڑتا ہے اور چونکہ ہماری تصنیف پاکستان کے ماحول میں لکھی بھی جارہی ہے اور پڑھی بھی جائے گی۔ زیادہ سے زیادہ اس کی وسعت ہندوستان تک مانی جاسکتی ہے۔ لہذا ہم ان ناموں سے آپ کو متعارف کراتے ہیں جو ہندو پاکستان میں عام طور پر بولے جاتے ہیں۔

عربی میں بعض اضافتی نام:۔

عربی زبان میں جنات کیلئے بعض ایسے صفاتی اور اضافتی نام بھی استعمال کئے جاتے ہیں جو درحقیقت جنات کے نام نہیں بلکہ ان کے کسی خاص فعل کی نسبت سے بولے جاتے ہیں۔ یہ وہ نام ہیں جنہیں ہم انسانوں کے لئے بھی روزمرہ کی عربی میں اسی طرح استعمال کرتے ہیں جس طرح بعض مقامات پر انہیں جنات کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نے ان ناموں کو جنات کی اقسام یا عربی میں ان کے مستعمل ناموں کے عنوان میں ذکر نہیں کیا۔ وہ چند نام یہ ہیں:۔

(۱) **عامر**: گھروں میں رہنے والے جنات کو عربی میں عامر کہا جاتا ہے۔ جبکہ گھر میں رہنے والے آدمی کو بھی عامر ہی کہا جاتا ہے۔

(۲) **زائر**: کبھی کبھی کسی گھر میں آنے والے جنات کو زائر کہتے ہیں۔ لیکن ملحوظ رہے کہ آپ کی ملاقات کیلئے کوئی عزیز یا دوست آئے تو اسے بھی عربی میں زائر ہی کہتے ہیں۔

(۳) **سائح**: گھومنے پھرنے والے وہ جنات، جن کا کوئی مستقل ٹھکانہ نہ ہو، انہیں

سائح کہتے ہیں۔ جبکہ سیاحت کا لفظ عربی کے بعد اردو میں بھی مستعمل ہے بلکہ اس نام پر تو مستقل وزارت بھی قائم ہے۔ سیاحت کرنے والے کو عربی میں سائح بھی کہتے ہیں اور سَیّاح بھی کہتے ہیں۔ اردو میں صرف سیاح مستعمل ہے۔

(۴) **طارق**: رات کو آنے والے جنات کو عربی میں طارق کہتے ہیں۔ لیکن یہ خصوصیت جنات ہی کی نہیں بلکہ رات کو آنے والے ہر انسان کو بھی طارق ہی کہا جاتا ہے۔

چونکہ یہ چاروں نام افعال کی نسبت سے ہیں اور جنات کے ساتھ مختص نہیں بلکہ انسانوں اور جنات میں مشترک ہیں۔ اس لئے ہم نے انہیں عربی کے جناتی اسماء کی فہرست کی بجائے الگ اور صفات کے عنوان سے ذکر کیا ہے۔

آسیب: جن کو فارسی میں آسیب بھی کہتے ہیں اور دیو بھی۔ دیو اصل میں فارسی کا لفظ ہے جو ہندی میں بھی مستعمل ہے۔ فارسی کا مقولہ ہے کہ "خانہ خالی را دیواں بگیرند"۔ (گھر خالی ہو تو اس پر جنات قبضہ جما لیتے ہیں)۔ جب صحابہ کرام نے پیدل چلتے ہوئے دریا عبور کیا اور اہل فارس پر شکاریوں کی طرح یلغار کی تو ایرانی مجوسی " دیواں آمدند، دیواں آمدند " (جنات آگئے، جنات آگئے) کا شور مچاتے بھاگ اٹھے تھے۔

اسی طرح آسیب بھی فارسی کا لفظ ہے اور جنات پر بولا جاتا ہے۔ یہ جنات کی الگ قسم نہیں بلکہ جنات کا فارسی نام ہے۔

سر کٹا: بعض دفعہ مریضوں کو ایک انسان نما مخلوق خواب میں پریشان کرتی ہے اور کبھی کبھار تو جاگتے ہوئے بھی دکھائی دیتی ہے۔ دیکھنے میں یہ پورا انسان ہوتا ہے، لیکن اس کے دھڑ پر سر نہیں ہوتا۔ ظاہر ہے کہ سر کٹی لاش کو دیکھ کر بڑے سے بڑے دل گردے والا بھی ایک دفعہ تو کانپ اٹھتا ہے۔ یہ جنات کا ایک طبقہ ہے جو انسانوں کو ڈرانے کے لئے اس بھیس میں سامنے آتا ہے۔ جب آدمی سر کٹی لاش کو نہ صرف یہ کہ دیکھتا ہے، بلکہ اسے چلتے پھرتے یا اپنی طرف بڑھتے لپکتے دیکھتا ہے تو خوف سے اس کی گھگی بندھ جاتی ہے اور

بڑے بڑے سورماؤں کے ہاتھ پاؤں پھول جاتے ہیں۔ یہی ان کا مقصد ہوتا ہے۔

شہید: بعض عاملین اپنی جہالت وکم علمی کی وجہ سے یا ضعفِ عقیدہ کی وجہ سے ان سرکشوں کو شہید قرار دیتے ہیں۔ یہ بالکل واہیات اور بے اصل بات ہے۔ شہداء تو انبیاء کے بعد جنت کے سب سے اونچے طبقے کے لوگ ہیں۔ شہداء تو اہل ایمان کا وہ واحد طبقہ ہے جن کے جنت میں پہنچ جانے اور اللہ پاک کی لازوال اور ان گنت نعمتوں سے بہرہ اندوز ہونے کا ہی ذکر قرآن میں نہیں آتا بلکہ ان کے زندہ ہونے کا دو الگ الگ مقامات پر ذکر کیا گیا:

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ يُرْزَقُوْنَ ۝ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰىھُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ وَيَسْـتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِھِمْ مِّنْ خَلْفِھِمْ ۙ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْھِمْ وَلَا ھُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

ترجمہ: جو لوگ اللہ کے راستے میں (جہاد کرتے ہوئے) شہید ہوتے ہیں انہیں کبھی مردہ مت سمجھنا۔ (وہ مردہ نہیں) بلکہ زندہ ہیں ان کے رب کے یہاں انہیں رزق عطاء کیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر جو کرم نوازی وعنایت فرمائی ہے وہ اس پر نازاں وفرحاں ہیں اور جو لوگ پیچھے سے ابھی ان تک (جنت میں) نہیں پہنچے، انہیں یہ پیغام پہنچا رہے ہیں کہ ان پر نہ کوئی خوف ہے نہ پریشانی!

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ شہداء کی ارواح مقدسہ کو اللہ تعالیٰ سبز رنگ کے خوبصورت پرندوں میں منتقل کر کے جنت کے ہر طرح کے باغوں میں آزادانہ گھومنے پھرنے اور ہر طرح کے پھلوں اور عنایات الٰہی سے فیض یاب ہونے کے لئے آزادانہ موقعہ دیتے ہیں۔

دوسری جگہ ارشاد ہے:

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ۝

ترجمہ: جو لوگ اللہ کے راستے میں (جہاد کرتے ہوئے) قتل ہوتے ہیں انہیں مردہ

مت کہو۔ (وہ مردہ نہیں) بلکہ زندہ ہیں مگر تمہیں (ان کی زندگی کا) شعور نہیں۔

جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے جنت میں بھی خصوصی پروٹوکول دیا ہو، انبیاء کے بعد جن کا جنت میں سب سے اونچا مقام ہو، جنہیں پوری انسانی آبادی سے ہٹ کر یہ اعزاز دیا گیا ہو کہ اللہ کے راستے میں قتل ہوتے وقت ایک بار روح قبض ہوتے ہی، دوسری، نئی اور اعلیٰ ترین زندگی عطاء ہو جاتی ہو، انہیں کیا مصیبت پڑی ہے کہ وہ سکھر اور حیدرآباد میں، گجرات اور لاہور میں، نوشہرہ اور پشاور میں، دہلی اور امرتسر میں، ڈھاکہ اور چٹا گانگ میں لوگوں کے گھروں کے چکر لگاتے پھریں اور ناحق لوگوں کو ستاتے پھریں؟!

شہادت جیسا اعلیٰ رتبہ اللہ تعالیٰ گھٹیا اور اذیت پسند لوگوں کو نہیں دیتے، نہ ہی اس عظیم رتبے کے مل جانے کے بعد شہداء سے یہ توقع کرنا جائز ہے کہ جنت کا اتنا اعلیٰ مقام پانے کے بعد وہ اللہ کی نعمتوں سے فیض یاب ہونے کی بجائے ہماری گلیوں کی خاک چھانتے پھریں گے۔

یہ سرکٹے تو جنات کی ایک گھٹیا نسل کے لوگ ہیں جو خواہ مخواہ انسانوں کو ہراساں اور خوفزدہ کر کے مزہ لیتے اور انجوائے کرتے ہیں۔ سر کے بغیر پورا جسم ظاہر کرنے سے وہ صرف خوفزدگی کا ایک ماحول پیدا کرتے ہیں۔ جاہل عاملین سرکٹوں کی پریشانی سے بچنے کے لئے گھروں میں جمعرات کی جمعرات ان شہداء کے نام کا چراغ جلانے اور نیاز دینے کا جو مشورہ دیتے ہیں بالکل غلط اور فضول حرکت ہی نہیں بلکہ مؤمنین کا عقیدہ کمزور اور خراب کرنے کی حماقت بھی ہے۔

بونے: جنات کی ایک نسل بہت چھوٹے قد کی ہوتی ہے۔ چھوٹے قد والوں کو اردو میں بونے کہا جاتا ہے۔ بونے جنات صرف چھوٹے قد میں ہی ظاہر ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ ان سے مریض کی جان چھڑانا عام جنات کی بہ نسبت مشکل ہو جاتا ہے۔ جلدی سے قابو میں نہیں آتے، لیکن ان سے جان چھڑانے کے عملیات بھی وہی ہیں جو اس کتاب میں درج کر دیئے گئے ہیں۔

گندیلے: جنات کی ایک نسل کو گندیلا کہتے ہیں۔ بار بار کے تجربات میں ہم نے یہ دیکھا ہے کہ ان کی (۹۹) فیصد آبادی ہندو عقائد کی حامل ہے اور نوے فیصد سے زیادہ لوگ عامل ہوتے ہیں۔ ان کی پہچان یہ ہے کہ ان میں سے کوئی آسیب جب مریض کے قریب آتا ہے تو ان کے وجود سے غلاظت وگندگی کی اتنی گندی بدبو آتی ہے کہ آدمی کو قے آنا شروع ہو جاتی ہے۔ اور جن مریضوں کو اپنی کسی کمزوری کی وجہ سے جنات نظر آنے لگ جاتے ہیں (جنات کا نظر آنا خوبی اور کمال نہیں، بلکہ بیماری اور کمزوری ہے) وہ بہ آسانی دیکھ سکتے ہیں کہ ان گندیلوں کے پورے جسم پر بندروں کی طرح بھورے رنگ کے بال ہوتے ہیں۔

جنات کی یہ نسل بھی نہایت ڈھیٹ اور اڑیل واقع ہوئی ہے۔ ان سے جان چھڑانے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ ان کا مکمل خاتمہ کر دیا جائے۔ جتنے گندیلے کسی پر مسلط ہیں، سب کو جلا دیا جائے۔ ان کے وعدے وعید پر بھی اعتبار نہ کیا جائے۔ ہم نے آج تک ان کو وعدہ پر پورا اترتے نہیں دیکھا۔

پری: جنات کی ایک خاص قسم کو کہتے ہیں۔ جو ہمیشہ نہایت خوبصورت شکل میں سامنے آتی ہے عام طور پر عورت کی شکل میں آتی ہے اور اس کے بدن پر پرندوں کی طرح پر بھی نظر آتے ہیں۔ جس شخص پر یہ مسلط ہو دیگر تکالیف کے علاوہ اس کے جوڑ اتنی تکلیف میں مبتلا ہوتے ہیں کہ تھوڑے عرصے میں اس کا چلنا پھرنا محال ہو جاتا ہے۔ ان کے مساکن زیادہ تر خوبصورت اور گھنے جنگلات ہوتے ہیں جن میں درخت بھی گھنے ہوں، پہاڑ بھی سبزہ پوش ہوں اور پانی کے جھرنے بھی جہاں کثرت سے پائے جاتے ہوں۔

دیو: پہلے ہم بتلا آئے ہیں کہ جنات کی نہایت مضبوط اور قوی ہیکل نسل کو عربی میں عفریت اور ہندی و اردو میں دیو (بروزن سیب) کہتے ہیں۔ فارسی میں عمومی سطح پر ہر جن کو دیو کہہ دیتے ہیں۔ یہ اگر کسی پر مسلط ہوں تو عام جنات کے مقابلے میں نقصان بھی زیادہ پہنچاتے ہیں اور جان بھی مشکل سے چھوڑتے ہیں۔

چڑیل: جنات کی ایک خطرناک ترین قسم ہے۔ عام طور پر عورت کے روپ میں دکھائی دیتی ہے۔ اور دو بالکل متضاد شکلوں میں! یا تو نہایت حسین وجمیل کہ ہاتھ لگانے سے میلی ہو جائے گی۔ یا انتہائی مکروہ اور بدشکل، دانت باہر کو نکلے ہوئے، بال جھاڑیوں کی طرح الجھے ہوئے، لمبے لمبے ناخن، سرخ شعلہ بار آنکھیں، غرضیکہ دیکھتے ہی انسان کی چیخیں نکل جائیں۔ چڑیل خوبصورت دکھائی دے یا بدصورت، اس کی ایک علامت مشترک ہے کہ اس کے پاؤں الٹے ہوتے ہیں۔ اس لئے اسے عوام کی زبان میں "پچھل پیری" بھی کہا جاتا ہے۔ یہ عام طور پر ویرانوں یا گھنے مگر پرانے درختوں کے نیچے زیادہ پائی جاتی ہے۔ سردیوں میں آدھی رات کے وقت اور گرمیوں میں آدھے دن کے وقت لوگوں کو پریشان کرتی ہے۔ عام طور پر جس کے پیچھے پڑ جائے، اگر فوری علاج نہ ہو تو، اس کی جان لے کر ہی چھوڑتی ہے۔ اور چڑیل جب کسی کی جان لیتی ہے تو اس کی کمر یا سینے پر موت کے بعد عام طور پر ایک پنجے کا نشان بھی دیکھا جاتا ہے۔ بعض دفعہ یہ نشان دونوں طرف نمایاں نظر آتا ہے۔

بھوت پریت: یہ دونوں ہندی کے الفاظ ہیں۔ ہندو مذہب میں چونکہ مرنے والے کی روح (آتما) جنگلی رہتی ہے بلکہ وہ نئے جسم کو اوڑھ کر دوسرا تیسرا جنم بھی لیتی ہے۔ ان کے خیال میں ایک روح سات بار جنم لیتی ہے۔ اس لئے ان کے روزمرہ اور محاوروں میں سات جنم کا بکثرت ذکر ملتا ہے۔ سات جنم تک ساتھ نبھانے کا وعدہ بھی ان کے اسی "آواگون" کے عقیدے کا مظہر ہے۔ ہندی میں بھوت یا پریت مرنے والے کی بدروح (آتما) کو کہا جاتا ہے۔ فلاں کا بھوت اس کے گھر میں دیکھا جا رہا ہے۔ اس گھر میں بھوت پریت کا سایہ ہے۔

برصغیر میں جادو کی جو اقسام پائی جاتی ہیں، ان میں سے بعض اقسام میں ان بھوت پریت کو مطلوبہ شخص پر مسلط کیا جاتا ہے۔ اس کے لئے وہ مردہ ہندو کو جب جلاتے ہیں تو کسی مردے کی مڑھی کی راکھ اپنے پاس رکھ لیتے ہیں اور اس راکھ کو مختلف عملیات کے ذریعے استعمال کرتے ہیں۔ جس سے اس مریض کو اپنے گرد و پیش میں اور بعض دفعہ اپنے وجود میں ایسی حرکات محسوس ہوتی ہیں جیسی حرکات جنات کے پائے

جانے کی صورت میں محسوس ہوا کرتی ہیں۔ اس کو ہمارے یہاں مسان کہا جاتا ہے (جس کا آگے کئی جگہ ذکر آئے گا) بعض دفعہ اس بھوت پریت یا مسان کے مسلط ہونے کی وجہ سے مریض اور مسحور میں وہ علامات بھی ظاہر ہونے لگتی ہیں جو اس شخص میں نمایاں طور پر پائی جاتی تھیں جس کی مرگھٹ کی راکھ عمل کے ذریعے اس مریض کو کھلائی گئی ہے۔

مثلاً کسی ایسے ہندو کی مرگھٹ کی راکھ جو بہت زیادہ سگریٹ پیتا تھا کسی غیر شادی شدہ شریف لڑکی کو کھلائی گئی ہے تو دن رات میں کئی بار اس لڑکی کے منہ سے سگریٹ کی بدبو آنا شروع ہو جائے گی جس نے زندگی میں سگریٹ کو چھوا بھی نہیں ہے۔ یا راکھ والا مردہ دمہ کے مرض میں بالفرض اگر مبتلا تھا تو جسے راکھ کھلائی گئی ہے اسپر بھی دمے کے دورے پڑیں گے۔ لیکن جب اسے ہسپتال اور لیبارٹری لے جائیں گے تو اس کے تمام ٹیسٹ کلیئر آئیں گے۔

یہ تو ان دو ناموں کی اصل حقیقت اور ہندی میں ان کی وضاحت تھی۔ لیکن جنات کی اقسام کے ذیل میں ان کا تذکرہ اس لئے کیا گیا ہے کہ ہمارے ہاں ان دونوں ناموں کو ہندوؤں کی بدروح پر نہیں بلکہ جنات کی بگڑی ہوئی اور ایسی شیطان صفت قسم پر بولا جاتا ہے جو عام نارمل قد سے چھوٹے ہوتے ہیں (بونوں سے ذرا بڑے) اور راہ چلتے لوگوں کو یا لوگوں کے گھروں میں آکر انہیں پریشان کرتے ہیں۔ ہندی اور اردو میں بھوت کی تصغیر کرتے ہوئے چھوٹے بھوت کو "بھتنا" بھی کہتے ہیں۔ ہم لوگ بھوت پریت کو شیاطین الجن کی اس قسم کے حوالے سے ہی جانتے ہیں اور ہمارے ہاں ان دونوں الفاظ سے جنات کی یہ خاص قسم ہی مراد ہوتی ہے۔

یہاں تک ہم نے قرآن وحدیث اور واقعاتی شواہد کی روشنی میں جنات کے مستقل مخلوق کے طور پر موجود ہونے پر قرآن وسنت کے دلائل قائم کئے اور ان کے مادۂ تخلیق کے بارے میں کتاب وسنت کی نصوص کا ذکر کیا ہے۔ آگے آنے والے دلائل بھی ان کے مخلوق اور موجود ہونے ہی کے دلائل ہیں۔ لیکن چونکہ ان آیات، احادیث

اور آثار وقصص میں وجود اور تخلیق سے بڑھ کر ان کے باشعور ہونے، مکلف ہونے، قیامت کے روز جوابدہ ہونے کی صراحت بھی ملتی ہے اس لئے انہیں ہم مختلف عنوانات کے ذیل میں ذکر کریں گے، جن سے مزید واضح ہو جائے گا کہ جنات ایک مخلوق ہی نہیں بلکہ باشعور، صاحب ارادہ، احکام شرعی کی مکلف اور اچھے یا برے اعمال پر قیامت کے روز جزا وسزا پانے والی انسان کے ہم پلہ مخلوق ہے۔

باب (۱۱)

حضور اقدس ﷺ انسانوں اور جنات دونوں کے نبی ہیں

اس بات پر امت کا اجماع ہے کہ آنحضرت ﷺ تمام انسانوں اور تمام جنات کے لئے رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ ہر انسان اور ہر جن پر آپ کی اطاعت یکساں واجب ہے۔ کسی انسان یا کسی جن کی آخرت میں نجات حضور ﷺ کی اتباع اور آپ کے لائے ہوئے دین کی مکمل پاسداری واطاعت کے بغیر ممکن نہیں۔

گذشتہ اوراق میں آپ سورۃ الاحقاف اور سورۃ الجن کی بعض آیات کے حوالے سے جنات کے ایمان لانے کے واقعات پڑھ چکے ہیں۔ یہاں ہم اسی سلسلہ میں سید المفسرین سیدنا عبداللہ بن عباسؓ کی روایت نقل کرتے ہیں:۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اِنْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ طَائِفَةٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ عَامِدِيْنَ اِلٰى سُوْقِ عُكَاظٍ، وَقَدْ حِيْلَ بَيْنَ الشَّيَاطِيْنِ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَاُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ۔ فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِيْنُ اِلٰى قَوْمِهِمْ فَقَالُوْا: مَا لَكُمْ؟ قَالُوْا: حِيْلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَاُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ۔ قَالُوْا: مَا حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ السَّمَاءِ اِلَّا شَيْءٌ حَدَثَ۔ فَاضْرِبُوْا مَشَارِقَ

الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَانْظُرُوْا مَاهٰذَا الَّذِیْ حَالَ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ۔ فَانْصَرَفَ اُولٰئِكَ الَّذِیْنَ تَوَجَّهُوْا نَحْوَ تِهَامَةَ وَهُوَ بِنَخْلَةَ عَامِدِیْنَ اِلٰی سُوْقِ عُكَاظٍ وَهُوَ یُصَلِّیْ بِاَصْحَابِهٖ صَلٰوةَ الْفَجْرِ۔ فَلَمَّا سَمِعُوْا الْقُرْاٰنَ اسْتَمَعُوْا لَهٗ فَقَالُوْا: هٰذَا وَاللّٰهِ الَّذِیْ حَالَ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ فَهُنَالِكَ حِیْنَ رَجَعُوْا اِلٰی قَوْمِهِمْ فَقَالُوْا: یَا قَوْمَنَا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا یَّهْدِیْ اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَا اَحَدًا۔ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰی نَبِیِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا وَاِنَّمَا اُوْحِیَ اِلَیْهِ قَوْلُ الْجِنِّ۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ اپنے صحابہؓ کی ایک جماعت کے ساتھ عکاظ کے بازار کی طرف روانہ ہوئے۔ یہ ان دنوں کی بات ہے جب شیطانوں کو آسمان سے خبریں چرانے سے روک دیا گیا تھا۔ اور (آسمانوں کی طرف جانے پر) ان پر شہاب ثاقب برسائے جاتے تھے۔ چنانچہ یہ شیاطین اپنے لوگوں کے پاس آئے۔ انہوں نے پوچھا آپ لوگوں کو کیا پریشانی ہے؟ انہوں نے بتلایا کہ ہمیں آسمانی خبریں چرانے سے روک دیا گیا ہے اور ہمارے اوپر شہاب ثاقب برسائے جاتے ہیں۔ ان کی قوم کے لوگوں نے کہا پھر ضرور کوئی اہم واقعہ رونما ہوا ہے جس کی وجہ سے تم پر پابندی لگائی گئی ہے اور اب تمہارے لئے آسمان سے خبریں چرانا محال ہو گیا ہے۔ لہٰذا تم لوگ مشرق و مغرب میں پھیل جاؤ اور دیکھو کہ وہ کونسا نیا واقعہ رونما ہوا ہے جس کی وجہ سے تم پر آسمانی خبریں چرانے پر پابندی لگی ہے؟ چنانچہ (شیاطین کے گروہ مختلف اطراف میں تحقیق احوال کے لئے پھیل گئے اور) ان میں سے جو لوگ تہامہ کی طرف نکلے تھے، انہوں نے حضور اقدس ﷺ کو مقام نخلہ میں دیکھا کہ آپ عکاظ جاتے ہوئے وہاں پڑاؤ فرمائے ہوئے ہیں اور اپنے صحابۂ کرامؓ کو نماز فجر کی امامت فرما رہے ہیں۔ جب

انہوں قرآن کریم سنا تو رک گئے اور اسے غور سے سننے لگے۔ جب سن چکے تو بولے خدا کی قسم! یہی وہ چیز ہے جو تمہارے اور آسمانی خبروں کے درمیان حائل ہوئی ہے۔ جب وہ واپس اپنی قوم میں گئے تو کہنے لگے: اے ہماری قوم! ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے جو ہدایت کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ ہم تو اس پر ایمان لے آئے ہیں۔ اب ہم اپنے پروردگار کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔

اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ پر یہ آیات نازل فرمائیں (جن کا ترجمہ یہ ہے کہ اے نبی ﷺ!) آپ فرمادیجئے کہ مجھ پر وحی کی گئی ہے کہ جنات کی ایک جماعت نے (قرآن) سنا تو کہا کہ ہم نے عجیب قرآن سنا ہے۔ آنحضرت ﷺ کو وحی کے ذریعے جنات کے مکالمہ سے مطلع فرمایا گیا ہے۔

(صحیح بخاری: کتاب الاذان، کتاب التفسیر، صحیح مسلم: کتاب الصلوٰۃ، سنن ترمذی: کتاب التفسیر)۔

نوٹ: اس حدیث شریف میں جنات کی آمد کا تذکرہ تو ہے مگر ان کی آنحضرت ﷺ سے ملاقات یا گفتگو نہیں ہوئی۔ یہ پہلا موقعہ ہے کہ جنات کو آپ ﷺ کی بعثت کے بارے میں آپ ﷺ سے قرآن حکیم کی تلاوت سن کر پتہ چلا ہے۔ اور یہ جماعت جنات انتہائی خوش نصیب تھی کہ قرآن سنتے ہی اس پر، اللہ پر اور اللہ کے رسول ﷺ پر ایمان لے آئی۔ اور اپنے شرکیہ عقائد سے تائب ہو کر توحید خالص کو اس نے نہ صرف یہ کہ قبول کیا بلکہ اپنی قوم کو بھی اس کی دعوت دینا شروع کر دی۔

اس واقعہ کے بعد جنات نے مختلف مواقع پر وفود کی صورت میں آنحضرت ﷺ سے خصوصی ملاقاتیں اور نشستیں بھی کیں۔ یہاں ہم ان میں سے اکا دکا روایات ذکر کر کے موضوع کو سمیٹنے کی کوشش کریں گے۔

حضور ﷺ سے ایک جناتی وفد کی ملاقات:۔

ایک جناتی وفد کی خصوصی ملاقات کا احوال اس کے عینی شاہد سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ بیان فرما رہے ہیں:۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ ! كُنَّامَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَفَقَدْنَاهُ فَالْتَمَسْنَاهُ فِي الْاَوْدِيَةِ وَالشِّعَابِ فَقُلْنَا: اُسْتُطِيْرَ اَوِاغْتِيْلَ فَبِتْنَابِشَرِّ لَيْلَةٍ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ ـ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا اِذَاهُوَ جَاءٍ مِّنْ قِبَلِ حِرَاءَ ـ قَالَ فَقُلْنَا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَدْنَاكَ فَطَلَبْنَاكَ فَلَمْ نَجِدْكَ فَبِتْنَابِشَرِّ لَيْلَةٍ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ ـ فَقَالَ اَتَانِيْ دَاعِيِ الْجِنِّ فَذَهَبْتُ مَعَهٗ فَقَرَاْتُ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنَ ـ قَالَ: فَانْطَلَقَ بِنَافَاَرَانَااٰثَارَ هُمْ وَاٰثَارَ نِيْرَانِهِمْ ـ وَسَاَلُوْهُ عَنِ الزَّادِ فَقَالَ: لَكُمْ كُلُّ عَظْمٍ ذُكِرَاسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ يَقَعُ فِيْ اَيْدِيْكُمْ اَوْفَرَمَايَكُوْنُ لَحْمًاوَكُلُّ بَعْرَةٍ عَلَفٌ لِدَوَابِّكُمْ ـ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَلَا تَسْتَنْجُوْا بِهِمَافَاِنَّهُمَاطَعَامُ اِخْوَانِكُمْ ـ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں، ایک رات ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے کہ اچانک ہم نے انہیں اپنے اندر نہ پایا۔ ہم نے آپ ﷺ کو وادیوں اور گھاٹیوں میں ہر جگہ تلاش کیا مگر بے سود۔ ہم سمجھے کہ شاید آپ کو اغواء کرلیا گیا ہے یا (معاذ اللہ) آپ کو شہید کردیا گیا ہے۔ وہ رات ہم نے انتہائی بدترین حالت میں گذاری جتنی بری رات کسی پر آسکتی ہے۔ جب صبح ہوئی تو کیا دیکھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ غار حراء کی طرف سے تشریف لا رہے ہیں۔ ہم نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یارسول اللہ! رات آپ ﷺ کو اپنے اندر نہ پاکر ہم نے آپ کو بہت تلاش کیا مگر آپ کو کہیں نہ پایا یہ رات تو ہم پر ایک بدترین رات تھی جو کسی پر آسکتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا، میرے پاس جنات کا ایک نمائندہ مجھے بلانے آیا تو میں اس کے ساتھ چلا گیا۔ میں نے ان لوگوں کو قرآن پڑھ کر سنایا۔ حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں کہ پھر ہمیں حضور انور ﷺ ساتھ لے

گئے اور جنات کے اور ان کے آگ جلانے کی جگہ کے نشانات آپ ﷺ نے ہمیں دکھلائے۔ اس رات جنات نے آپ ﷺ سے اپنی خوراک سے متعلق دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہر اس جانور کی ہڈی جس پر (ذبح کرتے وقت) اللہ کا نام لیا گیا ہو تمہاری خوراک ہے۔ وہ تمہارے ہاتھوں میں آتے ہی گوشت سے پر ہوجائے گی اور مینگنی تمہارے جانوروں کی خوراک ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان دونوں چیزوں سے تم (انسان) لوگ استنجاء نہ کیا کرو۔ کیونکہ یہ دونوں چیزیں تمہارے بھائیوں (جنات) کی خوراک ہیں۔

(صحیح مسلم شرح امام نووی:۴/۱۷۰)۔

وفدِ نَصِیْبِیْن کی آنحضور ﷺ سے ملاقات:۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں۔ ایک شام کی بات ہے۔ اہلِ صفہ میں سے ہر ایک کو کوئی نہ کوئی صحابی کھانا کھلانے اپنے ساتھ لے گئے۔ مگر میں رہ گیا، مجھے کسی نے نہ بلایا۔ میں مسجد نبوی شریف میں بیٹھا ہوا تھا کہ حضور اکرم ﷺ تشریف لائے۔ آپ کے ہاتھ میں کھجور کی ایک چھڑی تھی۔ آپ نے وہ میرے سینے پر ماری اور فرمایا میرے ساتھ چلو۔ آنحضور ﷺ چل پڑے اور میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ چل پڑا حتی کہ ہم بقیع غرقد (جسے عقیدت سے ہم جنت البقیع کہتے ہیں) پہنچ گئے۔ وہاں پہنچ کر آپ ﷺ نے چھڑی سے ایک لکیر کھینچی اور مجھ سے فرمایا اس (دائرہ) میں بیٹھ جاؤ۔ اور فرمایا کہ جب تک میں لوٹ کر نہ آؤں، یہیں رہنا۔ پھر آپ ﷺ چل پڑے۔ اور میں آپ کو کھجوروں کی اوٹ سے دیکھتا رہا۔ یہاں تک کہ ایک سیاہ غبار چھا گیا اور اس کے بعد میں آپ ﷺ کو نہ دیکھ سکا۔ آپ ﷺ کی یہ آواز میں سن رہا تھا کہ آپ ﷺ اپنی چھڑی بھی کھٹکھٹا رہے تھے اور یہ بھی فرما رہے تھے کہ بیٹھ جاؤ! حتی کہ صبح طلوع ہونے لگی۔ پھر غبار بلند ہوا اور وہ لوگ چلے گئے اور آپ ﷺ میرے پاس تشریف لے آئے اور ارشاد فرمایا کہ اگر تم اس دائرے سے میرے حصار کھینچنے کے بعد باہر نکل آتے تو ان جنات میں سے کوئی جن تمہیں اچک لے جاتا۔ پھر مجھ سے پوچھا

کہ کیا تم نے کچھ دیکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: میں نے کچھ سیاہ فام لوگ سفید غبار آلود کپڑوں میں دیکھے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: یہ نصیبین کے جنات کا وفد تھا۔ ان لوگوں نے مجھ سے اپنی خوراک کے بارے میں سوال کیا تو میں نے انہیں بتلایا کہ ہر قسم کی ہڈی، گوبر اور لید ان کی خوراک ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ چیزیں (ہڈی اور لید) ان کے کس کام کی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کو جو ہڈی ملے گی اس پر اتنا گوشت چڑھا ہوا ملے گا جتنا اس کو کھاتے وقت اس پر موجود تھا۔ اور جو گوبر، لید ان کو ملے گا اس پہ وہ اناج پائیں گے جو اس دن اس جانور نے کھایا تھا۔ اس لئے تم (انسانوں) میں سے کوئی شخص ہڈی یا گوبر سے استنجاء نہ کیا کرے۔ (تفسیر ابن جریر طبری، دلائل النبوۃ لابی نعیم، نصب الرایہ: ۱/۱۳۵، تفسیر ابن کثیر: ۲۸۲/۷)۔

نوٹ: اس روایت سے جہاں جنات کا دینی مسائل اور ذاتی سوالات کے حوالے سے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کا ثبوت مل رہا ہے۔ وہاں جنات کے شر اور ضرر سے بچنے کے لئے حصار کھینچنے کا واضح ثبوت بھی مل رہا ہے اور یہ بھی معلوم ہو رہا ہے کہ حضور ﷺ تو جنات کو دیکھ کر ان سے ہمکلام تھے ہی، لیکن حضرت ابن مسعود نے بھی آتے اور جاتے وقت ان کو بنفسِ نفیس دیکھا ہے۔ اگرچہ حضور ﷺ سے ان کی ملاقات کے دوران وہ ان کی نظروں سے اوجھل رہے تھے۔ یہ واقعہ گذشتہ واقعہ سے بالکل الگ اور مختلف ہے البتہ جنات کی خوراک کے حوالے سے دونوں روایات کا ایک ہی مفہوم ہے۔

وفدِ نَصِیْبِیْن کا دوسرا واقعہ اور جنات کی خوراک

اس سے پہلے مکہ معظمہ میں بھی نصیبین کے جنات کا وفد حضور اکرم ﷺ سے ملاقات کر چکا ہے اور اس کا احوال بھی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ہی بیان فرما رہے ہیں کہ ایک دن ہم لوگ حضور انور ﷺ کے پاس مکہ معظمہ میں بیٹھے تھے کہ اچانک آپ ﷺ نے فرمایا:۔

لِيَقُمْ مِّنْكُمْ مَّعِيَ رَجُلَانِ ۔ وَلَا يَقُوْمَنَّ مَعِيَ رَجُلٌ فِيْ قَلْبِهٖ مِنَ الْغِشِّ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ ۔قَالَ : فَقُمْتُ مَعَهٗ وَاَخَذْتُ اِدَاوَةً

وَّلَا اَحْسِبُهَا اِلَّا مَاءً فَخَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِاَعْلٰى مَكَّةَ رَاَيْتُ اَسْوِدَةً مُّجْتَمِعَةً قَالَ: فَخَطَّ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خِطَاطًا قَالَ: قُمْ هٰهُنَا حَتّٰى اٰتِيَكَ قَالَ: فَقُمْتُ وَمَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَيْهِمْ فَرَاَيْتُهُمْ يَثُوْرُوْنَ اِلَيْهِ قَالَ: فَسَمَرَ مَعَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْلًا طَوِيْلًا حَتّٰى جَاءَنِيْ مَعَ الْفَجْرِ فَقَالَ: مَازِلْتَ قَائِمًا يَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ؟ قَالَ: فَقُلْتُ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَوَلَمْ تَقُلْ: قُمْ حَتّٰى اٰتِيَكَ ؟ قَالَ ثُمَّ قَالَ لِيْ: هَلْ مَعَكَ مِنْ وَّضُوْءٍ ؟قَالَ : فَقُلْتُ: نَعَمْ فَفَتَحْتُ الْاِدَاوَةَ فَاِذَا هُوَ نَبِيْذٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَمْرَةٌ طَيِّبَةٌ وَّمَاءٌ طَهُوْرٌ ۔ثُمَّ قَالَ: تَوَضَّاَ مِنْهَا۔فَلَمَّا قَامَ يُصَلِّيْ اَدْرَكَهٗ شَخْصَانِ مِنْهُمْ فَقَالَا لَهٗ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّا نُحِبُّ اَنْ تَؤُمَّنَا فِيْ صَلٰوتِنَا قَالَ: فَصَفَّهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَلْفَهٗ ثُمَّ صَلّٰى بِنَا ثُمَّ انْصَرَفَ۔ قُلْتُ لَهٗ: مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: هٰؤُلَاءِ جِنُّ نَصِيْبِيْنَ جَاءُوْنِيْ يَخْتَصِمُوْنَ اِلَيَّ فِيْ اُمُوْرٍ كَانَتْ بَيْنَهُمْ وَقَدْ سَاَلُوْنِيْ الزَّادَ فَزَوَّدْتُهُمْ۔قَالَ: فَقُلْتُ: وَهَلْ عِنْدَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مِنْ شَيْءٍ تُزَوِّدُهُمْ بِهٖ ؟ قَالَ : فَزَوَّدْتُهُمُ الرَّجْعَةَ وَمَا وَجَدُوْا مِنْ رَّوْثٍ وَّجَدُوْهُ شَعِيْرًا وَّمَا وَجَدُوْا مِنْ عَظْمٍ وَّجَدُوْهُ كَاسِيًا۔قَالَ: وَعِنْدَ ذٰلِكَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُّسْتَطَابَ بِالرَّوْثِ وَالْعَظْمِ ۔

کہ تم میں سے دو آدمی اٹھیں اور میرے ساتھ چلیں لیکن میرے ساتھ وہ آدمی بالکل نہ چلے جس کے دل میں ذرہ برابر بھی دھوکہ ہو۔ (ابن مسعودؓ) کہتے ہیں: میں آپ کے ساتھ اٹھ کھڑا ہوا اور ایک لوٹا بھی لے لیا۔ میرا خیال یہی تھا کہ اس لوٹے میں پانی ہے۔ میں حضور ﷺ کے ساتھ نکل پڑا یہاں تک کہ جب ہم مکہ مکرمہ کے بلند مقام پر پہنچے تو میں نے وہاں ایک ہجوم دیکھا۔ وہ فرماتے ہیں پھر

رسول اللہ ﷺ نے ایک لکیر کھینچی اور فرمایا، میں جب تک واپس نہ آ جاؤں تم یہیں ٹھہرے رہو۔ فرماتے ہیں: میں وہیں کھڑا رہا اور حضور ﷺ ان کی طرف چل دیئے۔ میں نے دیکھا کہ وہ لوگ تیزی سے آپ ﷺ کے گرد جمع ہو گئے۔ فرماتے ہیں کہ حضور انور ﷺ ان لوگوں کے ساتھ رات دیر تک باتیں کرتے رہے یہاں تک کہ میرے پاس طلوع فجر کے وقت واپس تشریف لائے۔ اور فرمایا کہ اے ابن مسعود! تم ابھی تک کھڑے ہو؟ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا، یارسول اللہ! کیا آپ نے خود ہی مجھے یہ حکم نہیں دیا تھا کہ میری واپسی تک تم کھڑے رہنا؟ (سو میں حکم کے مطابق تب سے کھڑا ہوں) حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں پھر آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کیا تمہارے پاس وضوء کیلئے پانی ہے؟ میں نے کہا جی ہاں، ہے! میں نے لوٹے کا منہ کھولا تو اس میں نبیذ تھی (کھجوروں میں رات بھر پانی ڈال کر اس پانی میں تھوڑا سا کھجور کا ذائقہ آ جاتا ہے اور یہ عربوں کا ایک مرغوب مشروب تھا جو شریعت میں حلال بھی ہے کیونکہ یہ نشہ آور نہیں ہوتا) آپ نے فرمایا کہ ایک اچھا پھل ہے اور پاک کرنے والا پانی ہے۔

وضوء فرما کر آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ تم بھی اس سے وضوء کر لو۔ پھر جب آپ ﷺ نماز شروع فرمانے لگے تو ان میں سے دو آدمی آ گئے اور کہنے لگے کہ یارسول اللہ ﷺ! ہم چاہتے ہیں کہ آپ نماز میں ہماری امامت فرمائیں۔ آپ ﷺ نے ان دونوں کو اپنے پیچھے کھڑا کر لیا۔ پھر ہمیں نماز پڑھا کر واپس چل پڑے۔ جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! یہ کون لوگ تھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ نصیبین کے جنات تھے جو آپس کے کچھ جھگڑوں کا فیصلہ کرانے میرے پاس آئے تھے۔ ان لوگوں نے مجھ سے زادِ راہ مانگا تو میں نے انہیں دے دیا۔ کہتے ہیں: میں نے پوچھا کہ یارسول اللہ یہاں کوئی ایسی چیز تھی جو بطور خوراک آپ ان کو دیتے؟ فرمایا: میں

نے انہیں گوبر بطور خوراک دیا ہے۔

گوبر کا ہر وہ ٹکڑا جو انہیں ملے گا اسے یہ لوگ جو کی صورت پائیں گے اور ہر ہڈی جو انہیں ملے گی وہ ان کے لئے گوشت سے پر ہو جائے گی۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ اس وقت آپ ﷺ نے گوبر اور ہڈی سے استنجاء کرنے سے منع فرمایا۔ (مسند امام احمد بن حنبل /۴۵۹)۔

ان دونوں روایات میں تین باتیں مشترک ہیں، باقی واقعات جدا جدا ہیں۔ (۱) ایک تو یہ کہ ان دونوں واقعات میں آپ ﷺ سے ملاقات کرنے والے جنات نصیبین سے تعلق رکھتے تھے (۲) دونوں واقعات ہم تک حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت سے پہنچے ہیں اور دونوں واقعات کے وہ بذات خود چشم دید گواہ اور شریک واقعہ ہیں۔ (۳) دونوں بار حضور ﷺ ان کے لئے ہڈی اور گوبر کو خوراک قرار دے رہیں۔

لیکن ملحوظ رہے ہیں کہ اول الذکر روایت ہجرت کے بعد کی ہے جس پر اصحابِ صفہ کا ذکر بھی دلالت کر رہا ہے اور بقیع غرقد بھی! جبکہ دوسری روایت ہجرت سے پہلے اور مکہ مکرمہ کی ہے جس پر مکہ مکرمہ کی بلندی پر پہنچنے کا ذکر دلالت کر رہا ہے۔

اس روایت میں اور صحیح مسلم کے حوالے سے مذکور سابقہ روایت میں صرف اتنا فرق ہے کہ پہلی روایت میں گوبر کو جنات کے جانوروں کو خوراک قرار دیا گیا تھا۔ لیکن وفدِ نصیبین کی دونوں (مکی اور مدنی) روایات میں اسے خود جنات کی خوراک قرار دیا گیا ہے۔

ایک اور فرق یہ ہے کہ سابقہ روایت میں گوبر کے خوراک بننے کی کیفیت یہ بیان فرمائی گئی تھی کہ وہ ان کے لئے اس خوراک کی طرح ہو جائے گا جو گوبر دینے والے جانور نے کھائی تھی (اور اسے ہضم کر کے یہ گوبر کیا تھا) جبکہ اس مذکورہ بالا روایت میں فرمایا کہ گوبر ان کے لئے جو کی شکل اختیار کر جائے گا۔

حضور ﷺ نے جنات کو سورۃ الرحمٰن سنائی:۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ جنات سے حضور ﷺ کی ملاقاتوں اور انکی

تعلیم وتربیت اور جنات کی طرف سے والہانہ عقیدت مندی کا اظہار یوں کرتے ہیں:۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُوْرَةَ الرَّحْمٰنِ حَتّٰى خَتَمَهَا ثُمَّ قَالَ مَالِيْ اَرَاكُمْ سُكُوْتًا؟ لَلْجِنُّ كَانُوْا اَحْسَنَ مِنْكُمْ رَدًّا۔ مَاقَرَأْتُ عَلَيْهِمْ هٰذِهِ الْاٰيَةَ مِنْ مَّرَّةٍ: فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ، اِلَّا قَالُوْا: وَلَا بِشَيْءٍ مِّنْ اٰلَآئِكَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ فَلَكَ الْحَمْدُ۔

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے سورۃ الرحمٰن کی تلاوت فرمائی یہاں تک کہ اسے مکمل فرمایا۔ پھر ارشاد فرمایا کہ کیا بات ہے کہ میں تمہیں خاموش دیکھ رہا ہوں؟ تم سے تو جنات اچھا جواب دیتے تھے۔

میں جب جب آیت مبارکہ، فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ پڑھتا تھا وہ ہر بار اس کے جواب میں یوں کہتے تھے کہ: اے ہمارے پروردگار! ہم تیری کسی نعمت کو نہیں جھٹلاتے۔ تیری ہی شکرگذاری کرتے ہیں۔ (سنن ترمذی)۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کی جنات کے ساتھ طویل دینی وتعلیمی وتربیتی نشستیں ہوا کرتی تھیں۔ جن نشستوں میں جنات مؤمنین کامل سعادتمندی سے نہ صرف یہ کہ آنحضرت ﷺ سے اللہ کا کلام سننے کا شرف حاصل کرتے تھے بلکہ بعض مواقع پر اللہ کا کلام سن کر اپنے جذبات اور عقیدت کا فوری اظہار بھی کرتے تھے!

اس حدیث میں ان کے ایک ایسے ہی اظہار عقیدت کا آنحضور ﷺ ذکر فرمارہے ہیں بلکہ ان کے اس انداز سماعت قرآنی کو تعریفی انداز میں بیان فرمارہے ہیں۔

سوال: یہاں یہ سوال ذہن میں انگڑائی لیتا ہے کہ کیا جنات کا انداز ادب صحابہؓ کرامؓ سے بہتر تھا کہ صحابہ کو حضور ﷺ خاموش رہنے پر تنبیہ بھی فرمارہے ہیں اور جنات کے انداز استماع کی تعریف بھی فرمارہے ہیں اور وہ بھی تقابلی طور پر؟

جواب: ایسا ہرگز نہیں! اللہ تعالیٰ کا تلاوت سننے کے آداب کے سلسلے میں یہ حکم ہے کہ اسے خاموشی سے سنا جائے۔ چنانچہ ارشاد ہے:۔

وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ

اور جب قرآن حکیم کی تلاوت کی جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور خاموش ہو جایا کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ (سورۃ الاعراف: ۲۰۴)۔

اس حکم ربانی کی روشنی میں صحابہ کرامؓ تلاوت کے وقت سراپا سکوت اور خاموش ہو جاتے تھے۔ بالخصوص اگر تلاوت آنحضرت ﷺ کر رہے ہوں تو آپ سے تو آپ ﷺ کے اپنے ذاتی ارشادات عالیہ سنتے وقت بھی وہ اس طرح خاموش ہو جاتے تھے جیسے آپ کی مجلس میں انسان نہیں پتھر بیٹھے ہوں۔ بعض روایات میں آتا ہے کہ صحابہ آپ ﷺ کی مجالس میں اس طرح سراپا سکوت بیٹھے ہوتے تھے کہ پرندے بلا تکلف ان کے سروں پر آ کر بیٹھ جاتے تھے۔

جنات کا اس خاص آیت کے جواب میں وہ عقیدت مندانہ جواب چونکہ نہایت خوبصورت تھا۔ اور وہ جواب اظہار عقیدت کیلئے تھا، لغو فی القرآن کے لئے نہ تھا، اس لئے آپ ﷺ کو وہ پسند آیا۔ اور یہاں ان کے انداز استماع کی مدح وتوصیف سے مقصود صرف ان کے فوری ردعمل پر اپنی خوشنودی کا اظہار ہے۔ یا یہ کہ اگرچہ قرآن حکیم کی تلاوت کے دوران اصل حکم خاموش رہنے ہی کا ہے (بالخصوص نماز اور خطبہ میں تو یہ وجوب کے درجے میں ہے) لیکن کبھی کبھار خصوصی مواقع پر کسی آیت کے مفہوم کے مطابق اپنے ردعمل اور عقیدت وایمان کا اظہار کر دینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

دنیوی مسائل کی دریافت کیلئے جنات کی آمد:۔

دینی مسائل واحکام کے سیکھنے اور دریافت کرنے کے لئے جنات کا آنحضرت ﷺ کی خدمت میں بارہا آنا جانا تو درجنوں روایات سے ثابت ہے۔ بعض روایات میں ذاتی مسائل اور بعض میں دیگر دنیاوی مسائل میں بھی جنات کی آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضری اور آپ ﷺ سے راہنمائی حاصل کرنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔

حضرت بلال بن حارث مزنیؓ ایک چشم دید واقعہ کا اس [illegible] بیان فرماتے ہیں:۔

نَزَلْنَامَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ فَخَرَجَ لِحَاجَةٍ فَاَتَیْتُهٗ بِاَدَاوَةٍ مِّنْ مَّاءٍ فَسَمِعْتُ خُصُوْمَةَ رِجَالٍ وَّلَغَطًا لَّمْ اَسْمَعْ مِثْلَهَافَجَاءَ فَقُلْتُ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ سَمِعْتُ عِنْدَكَ خُصُوْمَةَ رِجَالٍ وَّلَغَطًا مَّاسَمِعْتُ اَحَدًا مِّنْ اَلْسِنَتِهِمْ قَالَ: اِخْتَصَمَ عِنْدِیْ الْجِنُّ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْجِنُّ الْمُشْرِكُوْنَ فَسَاَلُوْنِیْ اَنْ اُسْكِنَهُمْ فَاَسْكَنْتُ الْجِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ الْجَلْسَ وَاَسْكَنْتُ الْجِنَّ الْمُشْرِكِیْنَ الْغَوْرَ۔

حضور اقدس ﷺ کے ساتھ ایک سفر کے دوران ہم نے ایک جگہ پڑاؤ کیا تو آپ ﷺ قضائے حاجت کیلئے نکلے۔ میں آپؐ کے پاس پانی کا لوٹا لے کر آیا تو میں نے آدمیوں کے لڑنے جھگڑنے کی آوازیں سنیں اور ایک ایسا شور شرابا سنا جیسا شور میں نے پہلے کبھی نہ سنا تھا۔ آپ ﷺ جب تشریف لائے تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! میں نے آپ کے پاس کچھ لوگوں کے لڑنے جھگڑنے کی آوازیں سنیں اور کچھ شور سنا جو کسی کی زبانی اس سے پہلے میں نے نہیں سنا تھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس مسلمان اور مشرکین جنات اپنے ایک جھگڑے کا فیصلہ کرانے آئے تھے۔ ان لوگوں (فریقین) نے مجھ سے درخواست کی کہ میں ان کی رہائش کا مسئلہ طے کردوں تو میں نے مؤمنین جنات کی رہائش کے لئے بستیاں اور پہاڑ مقرر کردیے اور مشرکین جنات کے لئے پہاڑوں اور سمندر کے درمیان کا علاقہ (جزیرے) مقرر کردیا۔

جن اور شیطان میں فرق

جن کے بارے میں معلو۔ ت کا ایک حصہ آپ نے پڑھ لیا کہ انسان کی طرح یہ ایک جاندار، صاحب عقل وشعو۔ ۔ امل ارادہ وتصرف اور شرعی احکام کی مکلف مخلوق

ہے۔ جس طرح انسان اپنے اعمال کا آخرت کے روز جوابدہ ہے۔ اسی طرح جنات بھی جوابدہ ہیں، انسانوں ہی کی طرح ان کو بھی ثواب وعقاب کا سامنا کرنا ہے۔

گذشتہ مباحث میں یہ حقیقت بھی سامنے آچکی ہے کہ انسانوں کی طرح جنات میں بھی ہر طرح کے افراد اور گروہ موجود ہیں۔ اچھے لوگ بھی ان میں موجود ہیں اور برے بھی! نیک بھی ہیں بد بھی! مؤمن بھی ہیں اور کافر بھی! اطاعت گذار بھی ہیں اور سرکش بھی!

شیطان جنات میں سے ہے:۔

قرآن کریم ہمارے سامنے یہ حقیقت دوٹوک الفاظ میں رکھتا ہے کہ شیطان جنات میں سے ہے۔ ارشاد ہے:۔

كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ

وہ جنات میں سے تھا۔ پھر اس نے اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی (الکہف:۵۰)۔

شیطان: نام، کنیت، لقب:۔

سید المفسرین سیدنا عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں:

ابلیس جب تک ملائکہ کے ساتھ رہا، اس وقت اس کا نام عزازیل رہا۔ پھر جب ملعون ہوا تو اس کا نام ابلیس رکھ دیا گیا اور یہ چار پروں والے فرشتوں میں سے تھا۔

ایک دوسری روایت میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں:

فرشتوں کا ایک قبیلہ جنات میں سے تھا اور ابلیس کا تعلق اسی قبیلہ سے تھا اور آسمان وزمین کے درمیان کا وہ نگران تھا۔

ضحاک بن مزاحم آیت مبارکہ:

فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِیْسَ كَانَ مِنَ الْجِنِّ (سورة الکہف:۵۰)

کی تفسیر کے ذیل میں فرماتے ہیں کہ اس کی تفسیر میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے

فرمایا کہ:

ابلیس ملائکہ کا سردار اور قبیلہ کے اعتبار سے ان میں سب سے زیادہ معزز تھا۔ نیز جنت کے باغات پر نگران تھا۔ اور اس کے لئے آسمان دنیا اور زمین پر بادشاہت تھی۔

ایک دوسری روایت میں حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں:

فرشتوں کا ایک قبیلہ ہے، جسے جن کہتے ہیں۔ ابلیس کا تعلق بھی اسی قبیلہ سے ہے اور وہ آسمان دنیا اور زمین کے درمیان کا نگران تھا۔ پس جب اس نے اللہ تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی کی تو وہ دھتکارا ہوا شیطان ہوگیا۔

ابومالک اور ابو صالح حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے اور مرۃ الھمدانی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور دیگر بعض صحابہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ:

ابلیس کو آسمان دنیا پر مقرر کیا گیا تھا اور اس کا تعلق فرشتوں کے اس گروہ سے تھا جس کو جن کہا جاتا ہے اور ان کو جن اسلئے کہا جاتا تھا کیونکہ وہ جنت کے نگران اور محافظ تھے اور ابلیس بھی اپنی بادشاہت کے ساتھ ساتھ جنت کا محافظ و نگران تھا۔

حضرت سفیان ثوریؒ فرماتے ہیں کہ ابلیس کی کنیت ابو کردس ہے۔

ابلیس: مادہ، اشتقاق، معنی۔

ابن درید فرماتے ہیں کہ کچھ اہل لغت کی رائے ہے کہ ابلیس، باب ابلس یبلس ابلاساً سے مشتق ہے۔ ابلاس کے معنی مایوس ہونے کے ہیں۔ چونکہ شیطان بھی اللہ کی رحمت وعنایت سے مایوس ہوگیا ہے اس لئے اس کا نام ابلیس رکھ دیا گیا۔

جبکہ بعض اہل لغت اسے عجمہ قرار دیتے ہیں۔ اور عجمہ وعلم ہونے کی وجہ سے اس کا غیر منصرف ہونا واضح ہے جبکہ پہلے قول کے مطابق اس کے غیر منصرف ہونے کے لئے منع صرف کے دو اسباب نہیں ملتے۔ فافہم۔ اور عجمی اسماء علم الصرف کے مباحث سے خارج ہوتے ہیں۔ نہ ان کا وزن کیا جاتا ہے، نہ ان کی تعریف ہوتی ہے اور نہ ہی ان سے اشتقاق کیا جاتا ہے۔ جیسے: ابراھیم، اسحاق وغیرہ عجمی اسماء۔

شیطان: مادہ، اشتقاق، معنی:۔

علامہ جوھری فرماتے ہیں کہ ہر سرکش ونافرمان کو خواہ وہ انسان ہو، جن ہو یا چوپایہ ہو شیطان کہا جاتا ہے۔ چنانچہ جریر کا یہ شعر ہے:۔ ع

اَیَّامَ یَدْعُوْنَنِیْ الشَّیْطَانَ مِنْ غَزَلٍ

وَهُنَّ یَهْوِیْنَنِیْ اِذْ کُنْتُ شَیْطَانًا

جس زمانے میں غزل سرائی کی وجہ سے لوگ مجھے شیطان کہا کرتے تھے اس زمانے میں جبکہ میں شیطان تھا عورتیں مجھ پر فدا ہوتی تھیں۔

اہل عرب سانپ کو بھی شیطان کہتے ہیں۔ ایک شاعر اپنی اونٹنی کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے: ع

تَلَاعَبُ مَثْنٰی حَضْرَمِیٌّ کَاَنَّهٗ

تَمَعُّجُ شَیْطَانٍ بِذِیْ خِرْوَعٍ قَفْرٍ

میری اونٹنی اس طرح لہرا لہرا کے چل رہی ہے جیسے چٹیل صحرا میں کوئی سانپ پیچ وتاب کھاتا ہوا جارہا ہو۔

مادہ واشتقاق ومعنی:۔

(۱) اس کے مادہ، اشتقاق اور وزن کے بارے میں دو اقوال ہیں۔ ابو البقاء فرماتے ہیں کہ یہ شطن کے مادہ سے مشتق اور فیعال کے وزن پر ہے۔ شَطَنَ کے معنی دور ہونے کے ہیں۔ چونکہ ابلیس اللہ کی اطاعت سے بھی دور ہوا اور اس کے نتیجے میں اللہ کی عنایت ورحمت سے بھی دور ہوا، اس لئے اس کا نام شیطان رکھ دیا گیا۔

(۲) علامہ جوھری فرماتے ہیں کہ شَطَنَ عَنْهُ عربی میں دور ہوا کے معنی میں اور اَشْطَنَهٗ دور کیا کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ نیز گہرے کنویں کو بِئْرٌ شَطُوْنٌ کہتے ہیں کیونکہ اس کا پانی دور ہوتا ہے۔

دوسرا قول یہ ہے کہ اس کا مادہ شاط یشیط ہے جس کے معنی ہلاک ہونے کے ہیں۔ اس قول کے مطابق اس کا وزن فیعال نہیں بلکہ فعلان ہوگا۔ اور اگر فعلان کو محض صفت مانیں تو اس کے معنی ہلاک ہونے والے کے ہیں اور اگر اسے مبالغہ کا صیغہ مانیں تو اس کے معنی ہلاک کرنے والے کے ہوں گے۔ لیکن یہ قول ضعیف ہے۔

خلاصۂ مبحث:۔

ان تمام روایات، اقوال، آراء اور اہل لغت کی تحقیقی گفتگو کو سامنے رکھتے ہوئے یہ سامنے آتا ہے کہ شیطان کا ابتدائی اور اصل نام عزازیل تھا۔ اللہ تعالیٰ نے جب فرشتوں کو آدم علیہ السلام کے آگے سجدہ کرنے کا حکم دیا۔ تو اس حکم کی نافرمانی کی وجہ سے اسے دھتکار دیا گیا اور تب سے اس کا نام ابلیس رکھ دیا گیا۔

اور چونکہ یہ حد سے زیادہ سرکش و نافرمان اور اس سرکشی و نافرمانی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور ہو گیا تھا اس لئے اس کا لقب شیطان قرار پایا۔ جبکہ حضرت سفیان ثوری کا قول گذر چکا ہے کہ اس کی کنیت ابو کردس ہے۔

شیطان اللہ کا نافرمان:۔

اللہ تعالیٰ نے جب انسان کو پیدا فرمایا تو تمام فرشتوں کو حضرت آدم علیہ السلام کے سامنے سجدہ کرنے کا حکم دیا۔ ان کے ساتھ ابلیس بھی تھا۔ تمام فرشتوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے نہ کیا:۔

وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ

اور یاد کرو جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب ہی فرشتوں نے سجدہ کیا ماسوائے ابلیس کے۔ (البقرۃ: ۳۴)۔

اللہ کے حکم سے سرتابی اور تکبر:۔

قرآن حکیم کہتا ہے کہ ایسا اس نے تکبر و غرور کی وجہ سے کیا:۔

اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ

اس نے انکار اور تکبر کیا اور کافروں میں سے ہو گیا۔ (البقرۃ: ۳۴)۔

شیطان پرلے درجے کا ڈھیٹ:۔

غرور و تکبر کا قرآن حکیم اس پر الزام نہیں لگا رہا بلکہ شیطان بڑی ڈھٹائی اور کمینگی کے ساتھ اپنے غرور کا رب ذوالجلال کے روبرو اقرار کر رہا ہے:

قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ۭ اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ ۝

قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۭ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ۝

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تجھے کس چیز نے روکا کہ تو اس (آدم) کو سجدہ کرے جس کو میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے بنایا؟ کیا تو نے تکبر کیا یا حقیقت میں تو بلند مرتبہ ہے؟ کہنے لگا کہ میں اس سے افضل ہوں۔ آپ نے مجھے آگ سے اور اسے مٹی سے پیدا کیا ہے۔ (ص: ۷۵)۔

اللہ کا غضب اور شیطان پر لعنت

شیطان کی اس ہٹ دھرمی پر اللہ تعالیٰ نے اسے دائمی لعنت کا سزاوار قرار دے کر جنت سے ہمیشہ کے لئے نکال باہر فرمایا:۔

قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ۝ وَّاِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْٓ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ۝

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس (جنت) سے نکل جاؤ اور تم پر تا قیامت میری لعنت ہو گی (ص: ۷۸-۷۷)۔

شیطان کی مہلت طلبی:۔

شیطان نے جب جنت سے محرومی اور رحیم و کریم ذات ذوالجلال کی طرف سے لعنت کی سزا سنی تو درخواست کی کہ مجھے قیامت تک زندگی کی مہلت دیدی جائے:۔

قَالَ اَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝ قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ۝

اس نے کہا کہ مجھے ان لوگوں کے دوبارہ اٹھائے جانے کے دن تک کی مہلت عطا فرما

دیں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تجھے مہلت دیدی گئی ہے (الاعراف: ۱۵۔۱۴)۔

علانیہ انسان دشمنی کا اظہار:۔

اس پر شیطان نے انسان کے خلاف اپنے دل میں ابلتے ہوئے رقابت اور حسد کے لاوے کا کھلم کھلا اظہار کرتے ہوئے انسانی نسل کے ساتھ اپنی دائمی اور کبھی ختم نہ ہونے والی دشمنی کا اعلان کیا:۔

قَالَ فَبِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيمَ ثُمَّ لَآتِيَنَّهُم مِّن بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ أَيْمَانِهِمْ وَعَن شَمَائِلِهِمْ وَلَا تَجِدُ أَكْثَرَهُمْ شَاكِرِينَ قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُومًا مَّدْحُورًا لَّمَن تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنكُمْ أَجْمَعِينَ

(شیطان نے) کہا کہ تو نے مجھے جو راستے سے دور کیا ہے اس کی قسم، اب میں تیری سیدھی راہ پر ان انسانوں کی گھات میں رہوں گا۔ پھر میں انہیں آگے سے، پیچھے سے، دائیں سے، بائیں سے گھیروں گا۔ اور تو ان میں سے اکثر لوگوں کو شکر گزار نہ پائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: نکل جا اس (جنت) سے ذلیل اور ٹھکرایا ہوا۔ جو لوگ تیری پیروی کریں گے تجھ سمیت ان سے جہنم بھر دوں گا۔

(الاعراف: ۱۸۔۱۶)۔

شیطان دشمن ہے، اسے دشمن سمجھیں:۔

اس قدر ڈھٹائی اور بے غیرتی کے ساتھ رب کریم کے سامنے نہ صرف انسان دشمنی کا اقرار کر رہا ہے بلکہ اپنے کینے عزائم کا کھلم کھلا اظہار بھی کر رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو متنبہ فرمایا ہے کہ شیطان تمہارا دشمن ہے۔

تم اسے دوست بناؤ تب بھی، دشمن سمجھو تب بھی! تمہاری دشمنی تو اب اس کی زندگی کا مشن اور اس کا اکلوتا مشغلہ ہے۔ لہٰذا تمہاری فلاح و کامیابی اسی میں ہے کہ تم اپنے دشمن کو دشمن سمجھنے لگ جاؤ۔ ارشاد ہے:

إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًّا

شیطان تمہارا دشمن ہے سو اسے اپنا دشمن سمجھو (سورۃ فاطر: ۶)۔

شیطان کی پہلی انسان دشمن کاروائی:۔

چنانچہ شیطان نے انسان سے اپنی بھرپور دشمنی اور حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ اپنے بغض وحسد کا مظاہرہ کرتے ہوئے سب سے پہلی انسان دشمن کارروائی یہ کی کہ حضرت آدم اور حضرت حوا علیہما السلام کو جنت سے نکلوانے کے لئے انہیں دھوکہ دے کر، جھوٹی قسمیں کھا کھا کر ان دونوں کو اسی درخت کا پھل کھانے پر آمادہ کر لیا جس کے قریب جانے سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا تھا۔ اس واقعہ کا تذکرہ اللہ تعالیٰ خود فرما رہے ہیں:۔

فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطَانُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وُورِيَ عَنْهُمَا مِن سَوْآتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهَاكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هَٰذِهِ الشَّجَرَةِ إِلَّا أَن تَكُونَا مَلَكَيْنِ أَوْ تَكُونَا مِنَ الْخَالِدِينَ وَقَاسَمَهُمَا إِنِّي لَكُمَا لَمِنَ النَّاصِحِينَ فَدَلَّاهُمَا بِغُرُورٍ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْآتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِن وَرَقِ الْجَنَّةِ وَنَادَاهُمَا رَبُّهُمَا أَلَمْ أَنْهَكُمَا عَن تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَأَقُل لَّكُمَا إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِينٌ قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنفُسَنَا وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ

پھر شیطان نے ان دونوں کو بہکایا تاکہ ان کی شرمگاہیں جو ان دونوں سے چھپائی گئی تھیں، ان کے سامنے کر دے۔ اس نے کہا کہ تمہارے رب نے تم دونوں کو اس درخت سے جو روکا ہے، اس کی وجہ اس کے سوا کچھ نہیں کہ تم دونوں کہیں فرشتے نہ بن جاؤ اور تمہیں ہمیشہ کی زندگی نہ مل جائے۔ اس نے ان دونوں کو قسمیں کھا کھا کر جتلایا کہ میں تمہارا حقیقی خیر خواہ ہوں۔ اس طرح دھوکہ دے کر وہ انہیں اپنے راستے پر لے آیا۔ پھر جب انہوں نے اس درخت (کے پھل) کو چکھا تو ان دونوں کے ستر ایک دوسرے پر کھل گئے اور دونوں اپنے اپنے جسم کو جنت کے درختوں کے پتوں سے ڈھانپنے لگے۔ تب ان کے رب نے ان دونوں کو پکارا کہ کیا میں نے تمہیں اس درخت (کا پھل کھانے) سے روکا نہ تھا؟ اور کہا نہ تھا کہ شیطان تم دونوں کا کھلا دشمن ہے؟ ان دونوں نے عرض کیا کہ اے ہمارے رب!

ہم نے اپنے اوپر زیادتی کر ڈالی۔ اگر تو نے ہم سے درگذر نہ فرمائی اور کرم نہ فرمایا تو ہم تباہ ہو جائیں گے۔(الاعراف: ۲۳-۲۰)۔

ابلیس کی اولاد بھی انسان کی دشمن ہے:۔

اوپر جس شیطان کا ذکر چل رہا ہے اس کا نام قرآن حکیم میں ابلیس مذکور ہے جس نے آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار بھی کیا اور ان سے اور ان کی تمام اولاد سے اپنے بغض اور حسد کا برملا اعتراف بھی کیا اور نعوذ باللہ! اللہ پاک کے روبرو انسان کو چاروں طرف سے گھیر کر گمراہی میں مبتلا کر کے جنت سے محروم کرنے کے گھٹیا عزم کا اظہار بھی کیا۔

قرآن حکیم ہمیں بتلاتا ہے کہ نہ صرف خود ابلیس بلکہ اس کی اولاد بھی آدم علیہ السلام کی تمام اولاد کی دشمن ہے:۔

أَفَتَتَّخِذُونَهُ وَذُرِّيَّتَهُ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِي وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ

کیا تم اسے (ابلیس کو) اور اس کی اولاد کو اپنا دوست بنا رہے ہو اور مجھے نہیں بناتے؟ جبکہ وہ سب تو تمہارے دشمن ہیں (الکہف: ۵۰)۔



شیطان، انسان پر کس طرح حملے کرتا ہے؟

قرآن وسنت نے ہمیں صرف اپنے سب سے بڑے دشمن سے یا اس کی سابقہ کاروائیوں ہی سے آگاہ نہیں کیا بلکہ زندگی کے مختلف مراحل میں شیطان اور اس کی آل واولاد کس کس طرح ہم پر حملہ آور ہوتی، ہمیں سیدھے راستے سے بھٹکانے، غلط راستے پر چلانے، ہماری جنت کی منزل کھوٹی کرنے اور ہمیں اللہ اور اس کے پیارے رسول کی محبت وشفقت سے دور اور محروم کرنے کیلئے وہ جو جو طریقے اپناتی اور پینترے بدلتی ہے، قرآن وسنت نے ہمیں اس سے مکمل طور پر آگاہ فرمایا ہے۔ اور اسی پر بس نہیں کیا بلکہ ہر قدم پر اس سے بچنے کے لئے تدابیر بھی بتلائی ہیں۔

یہاں پہلے ہم شیطانی حملوں کے نت نئے طریقوں اور زندگی کے مختلف مراحل میں اس کے حملوں کی منصوبہ بندی کے حوالے سے چند اہم اور ضروری امور کا تذکرہ کریں گے۔(اس موضوع پر علامہ ابن الجوزی کی تلبیسِ ابلیس نہایت اہم کتاب ہے۔ اس کا اردو ترجمہ بھی بازار سے مل جاتا ہے۔ اس کا ضرور مطالعہ کیا جائے)۔

پیدائش کے وقت حملہ:۔

انسان دشمنی شیطان کے رگ وریشے میں اس طرح پیوست ہو چکی ہے کہ وہ ہر انسان پر اس کی پیدائش کے وقت ہی حملہ آور ہو جاتا ہے۔ جس بچے کو ابھی بولنا بھی

نہیں آتا، جو چلنے پھرنے سے قاصر ہے، جو کسی کی بات سمجھنے تک کی صلاحیت سے محروم ہے، اس معصوم نومولود کو بھی شیطان نہیں بخشتا۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

كُلُّ بَنِي اٰدَمَ يَطْعَنُ الشَّيْطٰنُ فِيْ جَنْبَيْهِ بِاِصْبَعَيْهِ حِيْنَ يُوْلَدُ غَيْرَ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ ذَهَبَ يَطْعَنُ فَطَعَنَ فِي الْحِجَابِ۔

کوئی بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو شیطان اس کے دونوں پہلوؤں پر اپنی دونوں انگلیاں چبھوتا ہے سوائے حضرت عیسیٰ بن مریم کے۔ وہ ان کو چبھونے کیلئے بھی آیا مگر (اللہ تعالیٰ نے آگے پردہ کر دیا اس لئے) انگلیاں پردے میں چبھیں۔ (بخاری)۔

حضرت ابو ہریرہؓ ہی سے دوسری حدیث شیخین نے روایت کی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ اِلَّا نَخَسَهُ الشَّيْطَانُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِنْ نَخْسَةِ الشَّيْطٰنِ اِلَّا ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهُ۔ ثُمَّ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: اِقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ " وَاِنِّيْ اُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ "۔

کوئی بھی بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو شیطان اسے انگلی چبھوتا ہے۔ تو شیطان کے اس انگلی چبھونے کی وجہ سے پیدا ہوتے ہی بچہ چیخ مارتا ہے، سوائے ابن مریم اور ان کی والدہ (علیہما السلام) کے۔ یہ حدیث روایت کرکے حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ اگر تم (مزید تصدیق اور تشفی حاصل کرنا) چاہو تو قرآن حکیم کی یہ آیت بھی پڑھ لو (جس کا ترجمہ یہ ہے کہ) اور میں اسے (حضرت مریم صدیقہ علیہا السلام کو) اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔ (بخاری شرح فتح الباری: ۲۱۲/۸، مسلم شرح نووی ۱۵/۱۲۱)۔

جاگتے میں شیطان کا حملہ:۔

جو دشمن نومولود اور معصوم بچے پر حملہ کرنے سے نہیں چوکتا، وہ اس بچے کو بڑا ہونے کے بعد کیوں معاف کرے گا؟ جب آدمی ہوش مند ہو جاتا ہے تو شیطان قدم قدم پر اس پر طرح طرح کے حملے کرکے اپنی ڈگر پر لانے اور صراط مستقیم سے ڈگمگانے کی کوشش کرتا ہے۔

اللہ کا ذکر شیطان سے بچنے کا سب سے بڑا اور مؤثر ہتھیار ہے۔ انسان جب تک اللہ کے ذکر میں مشغول ہوتا ہے، شیطان اس سے دور رہتا ہے اور جب ذکر سے غافل ہوتا ہے شیطان کو اس پر حملہ کرنے کا موقع مل جاتا ہے اور وہ اس موقع سے فائدہ اٹھانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتا۔

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:۔

اِنَّ الشَّيْطٰنَ وَاضِعٌ خَطْمَهُ عَلٰى قَلْبِ ابْنِ اٰدَمَ فَاِنْ ذَكَرَ اللّٰهَ خَنَسَ وَاِنْ نَسِيَ اللّٰهَ اِلْتَقَمَهُ۔

شیطان نے اپنی سونڈ انسان کے دل پر رکھی ہوتی ہے۔ جب وہ اللہ کا ذکر کرتا ہے تو یہ پیچھے ہٹ جاتا ہے اور جب وہ اللہ کو بھول جاتا ہے تو یہ اس کے دل کو لقمہ بنا لیتا ہے۔ (تلبیس ابلیس: ۱۲۶، احیاء علوم الدین للغزالی، الدر المنثور، شعب الایمان للبیہقی)۔

شیطان انسان کے خون میں گردش کرتا ہے:۔

صرف یہ نہیں کہ شیطان انسانی دل پر گھات لگائے بیٹھا رہتا ہے اور جونہی انسان کو ذکر اللہ سے غافل پاتا ہے اس پر حملہ کرکے اس کے دل کو اپنے جبڑوں میں لے لیتا ہے، بلکہ شیطان انسان کے خون کے ساتھ ساتھ پورے بدن میں گردش کرتا ہے۔ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:۔

إِنَّ الشَّيْطٰنَ يَجْرِىْ مِنَ ابْنِ اٰدَمَ مَجْرَى الدَّمِ وَاِنِّىْ خَشِيْتُ اَنْ يَّقْذِفَ فِىْ قُلُوْبِهِمْ شَيْئًا۔

شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح گردش کرتا ہے۔ اور مجھے یہ اندیشہ ہے کہ وہ ان کے دلوں میں کوئی چیز نہ ڈال دے (مسند احمد، بخاری، ابن ماجہ)۔

ان دونوں احادیث کا مفہوم قریب قریب ہے۔ کیونکہ پورے انسانی بدن کو خون کی سپلائی دل کے راستے ہوتی ہے۔ دل کو لقمہ بنانا اور خون کے ساتھ پورے انسانی جسم میں گردش کرنا ایک ہی حقیقت کے دو پیرائے ہیں۔

لیکن شیطان اس پر بس نہیں کرتا کہ انسانی جسم میں خون کی طرح گردش کر کے یا قلب انسانی کو اپنے شکنجے میں لے کر مطمئن ہو بیٹھے۔ بلکہ انسان کو ہر ہر قدم پر ورغلانے، بہکانے، ڈگمگانے کی جہد و سعی جاری رکھتا ہے۔ خون میں شریک ہونے کے علاوہ وہ اس کے کھانے میں شریک ہو جاتا ہے، بیوی کے پاس آتے وقت اگر بسم اللہ نہیں کہی تو مجامعت میں شریک ہو جاتا ہے۔ سونے سے پہلے بہکانے کی کوشش کرتا ہے، جاگنے کے بعد اسے اپنے راستے پر لانے کیلئے ہاتھ پاؤں مارتا ہے۔

شیطان کا آسان ترین شکار:۔

یوں تو شیطان ہر انسان پر زور آزمائی کرتا اور پیدائش سے لے کر موت تک اس کا تعاقب کرتا ہے کہ وہ اچھے انجام سے محروم ہو جائے۔ لیکن امتِ مسلمہ میں سے اگر کوئی شخص سوادِ اعظم اور جمہورِ امت سے ہٹ کر کوئی رائے قائم کرے اور امتِ مسلمہ کے بالمقابل اپنی ذاتی اور انفرادی رائے پر اڑ جائے، وہ شیطان کا آسان ترین شکار اور اس کے لئے تر نوالہ ہوتا ہے۔

حضرت اسامۃ بن شریک فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضور اقدس ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے:۔

يَدُ اللّٰهِ مَعَ الْجَمَاعَةِ فَاِذَا شَذَّ الشَّاذُّ مِنْهُمْ اخْتَطَفَهُ الشَّيْطٰنُ

كَمَا يَخْطِفُ الذِّئْبُ الشَّاةَ مِنَ الْغَنَمِ۔

اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت (مؤمنین) کے ساتھ ہے۔ جب کوئی شخص ان میں سے اکیلا نکلتا ہے تو شیاطین اسے اسی طرح اچک لیتے ہیں جس طرح بھیڑیا ریوڑ کی بکری کو اچک لیتا ہے۔ (سنن الترمذی)۔

اسی مفہوم کا ایک دوسرا ارشاد گرامی امیر المؤمنین سیدنا عمر بن الخطاب نقل کرتے ہیں کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا:۔

مَنْ اَرَادَ بُحْبُوْحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ مَعَ الْوَاحِدِ وَهُوَ مَعَ الْاِثْنَيْنِ اَبْعَدُ۔

جو شخص جنت کے درمیان میں گھر چاہتا ہو وہ جماعت کو لازم پکڑے رکھے کیونکہ شیطان اکیلے آدمی کے ساتھ ہوتا ہے اور وہ دو آدمیوں سے بہت دور ہوتا ہے۔

(سنن الترمذی، مسند امام احمد)۔

سوتے وقت شیطان کا پہلا حملہ (برا خاتمہ):۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری فرماتے ہیں کہ حضور انور ﷺ نے فرمایا:۔

اِذَا اَوَى الْاِنْسَانُ اِلٰى فِرَاشِهٖ اِبْتَدَرَهُ مَلَكٌ وَّشَيْطَانٌ فَيَقُوْلُ الْمَلَكُ: اِخْتِمْ بِخَيْرٍ وَّيَقُوْلُ الشَّيْطٰنُ: اِخْتِمْ بِشَرٍّ۔ فَاِذَا ذَكَرَ اللّٰهَ حَتّٰى يَغْلِبَهٗ۔ يَعْنِى النَّوْمَ۔ طَرَدَ الْمَلَكُ الشَّيْطٰنَ وَبَاتَ يَكْلَؤُهٗ۔ اَىْ: يَحْرُسُهٗ۔ فَاِذَا اسْتَيْقَظَ ابْتَدَرَهُ مَلَكٌ وَّشَيْطٰنٌ۔ فَيَقُوْلُ الْمَلَكُ: اِفْتَحْ بِخَيْرٍ وَّيَقُوْلُ الشَّيْطٰنُ: اِفْتَحْ بِشَرٍّ۔ فَاِنْ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَحْيَا نَفْسِىْ بَعْدَ مَوْتِهَا وَلَمْ يُمِتْهَا فِىْ مَنَامِهَا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ يُمْسِكُ الَّتِىْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰى اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا وَلَئِنْ زَالَتَا اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ

اَحْیَیْنِیْ بَعْدِہٖ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ یُمْسِکُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِہٖ ، طَرَدَالْمَلَکُ الشَّیْطٰنَ وَظَلَّ یَکْلَؤُہٗ۔

جب آدمی اپنے بستر پر جاتا ہے تو ایک فرشتہ اور ایک شیطان جلدی جلدی اس کے پاس پہنچ جاتے ہیں۔ فرشتہ کہتا ہے کہ کسی اچھی بات پر (دن بھر کے اعمال کا) اختتام کرو۔ اور شیطان کہتا ہے کسی بری بات پر اختتام کرو۔ پھر اگر وہ آدمی نیند آنے تک اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے تو فرشتہ شیطان کو نکال باہر کرتا ہے اور رات بھر اس کی حفاظت کرتا رہتا ہے۔ پھر جب وہ آدمی جاگتا ہے تو اس وقت بھی ایک فرشتہ اور ایک شیطان اس کی طرف دوڑے آتے ہیں۔ فرشتہ کہتا ہے کہ (صبح کا) آغاز کسی اچھی بات سے کر اور شیطان کہتا ہے کہ کسی بری بات سے آغاز کر۔ اگر وہ اس وقت یہ دعائیں پڑھ لیتا ہے (جن کا ترجمہ یہ ہے) اللہ کا شکر ہے جس نے موت کے بعد مجھے زندگی بخشی اور میری روح کو نیند میں قبض نہیں کیا۔ شکر ہے اس اللہ کا جو اس روح کو قبض کر لیتا ہے جس کی موت کا وہ فیصلہ کر لیتا ہے اور دوسری ارواح کو وہ ایک مقرر وقت تک کے لئے چھوڑ دیتا ہے۔ اس اللہ کا شکر ہے جو آسمانوں اور زمین کو ڈولنے سے روکے ہوئے ہے۔ اور اگر وہ ڈول جائیں تو اس کے علاوہ انہیں کوئی تھام نہیں سکتا، شکر ہے اس اللہ کا جس نے آسمان کو تھاما ہوا ہے کہ کہیں زمین پر نہ آ گرے اور اگر گرے گا تو اسی کے حکم سے گرے گا۔ (اگر وہ جاگتے وقت یہ کلمات کہہ لیتا ہے تو) فرشتہ اس شیطان کو بھگا دیتا ہے اور دن بھر اس کی حفاظت کرتا ہے۔ (مستدرک حاکم)۔

نوٹ: اس حدیث میں فرشتے اور شیطان سے مراد وہ دو قرین (ہمزاد) ہیں جو پیدائشی طور پر ہر انسان کے ساتھ ہوتے ہیں۔ ان کا ذکر آگے الگ عنوان سے بھی آئے گا مگر چونکہ یہ قرین بھی شیاطین میں سے ایک شیطان ہوتا ہے اس لئے شیطان کے حملوں میں اس کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

سوتے وقت شیطان کا دوسرا حملہ (تین گرہیں)

اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل کرنے کیلئے سونے کے دوران شیطان دوسرا حملہ کرتا ہے۔ اس کی تفصیل حضرت ابو ہریرہؓ کے توسط سے آنحضرت ﷺ کے اس ارشاد گرامی میں دیکھیں۔ آنحضور ﷺ فرماتے ہیں:۔

یَعْقِدُ الشَّیْطٰنُ عَلٰی قَافِیَۃِ رَأْسِ اَحَدِکُمْ اِذَا ھُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ یَضْرِبُ عَلٰی کُلِّ عُقْدَۃٍ مَکَانَھَا: عَلَیْکَ لَیْلٌ طَوِیْلٌ فَارْقُدْ۔ فَاِنِ اسْتَیْقَظَ فَذَکَرَ اللّٰہَ انْحَلَّتْ عُقْدَۃٌ فَاِنْ تَوَضَّاَ انْحَلَّتْ عُقْدَۃٌ فَاِنْ صَلّٰی انْحَلَّتْ عُقَدُہٗ کُلُّھَا فَاَصْبَحَ نَشِیْطًا طَیِّبَ النَّفْسِ وَاِلَّا اَصْبَحَ خَبِیْثَ النَّفْسِ کَسْلَانَ۔

تم میں سے کوئی آدمی جب سوتا ہے تو شیطان اس کے سر کی پچھلی جانب پر تین گرہیں لگا دیتا ہے اور ہر گرہ پر یہ کہتا جاتا ہے کہ: تمہارے سامنے ایک لمبی رات پڑی ہے (ڈٹ کے سوئے رہو) پھر اگر کوئی آدمی اٹھ جائے اور اٹھ کر اللہ کا ذکر کرے تو اس کی ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ اگر وضو کرتا ہے تو اس کی ایک اور گرہ کھل جاتی ہے اور اگر نماز پڑھتا ہے تو اس کی تمام گرہیں کھل جاتی ہیں اور وہ چاق وچوبند اور ہشاش بشاش ہو کر صبح کا آغاز کرتا ہے ورنہ اس کی صبح کا آغاز خبیث النفس اور سست وکاہل آدمی کے طور پر ہوتی ہے۔ (متفق علیہ)

شیطان جیسے مکار، عیار اور حیلہ ساز دشمن کی مکاری دیکھیں کہ اول تو سوتے وقت اس نے کوشش کی کہ آخری عمل برا ہو جائے تاکہ دن بھر کے اعمال نامہ کا دفتر جب لپیٹا جائے تو آخری عمل برائی کا ہو اور حدیث شریف میں آتا ہے کہ:۔

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِیْمِ اعمال کا معیار ان کے آخری عملوں پر ہے

اور اگر وہاں ناکام ہو جائے تو بھی مایوس نہیں ہوتا۔ بلکہ سوتے میں آ کر اس کے سر پر تین گرہیں لگا کر اسے نیند کے ایسے مزے اڑانے کی دعوت دیتا ہے جن کی وجہ سے

وہ اللہ کی یاد اور فجر کی نماز سے غافل ہو جائے ۔ اور اگر سوتے وقت اس کا حملہ (خدا نخواستہ) کامیاب ہو جائے تو اس کامیابی پر وہ فتح کے شادیانے بجانے نہیں لگ جاتا بلکہ نیند کے دوران آدمی کو غفلت میں ڈالنے کی ڈیوٹی دینے دوبارہ آ جاتا ہے۔

ہم میں سے کتنے ہیں جو صبح فجر کے وقت اٹھنے ہی سے محروم ہیں؟ پھر اٹھ کر اللہ کا ذکر کرنے والے کتنے ہیں؟ پھر اٹھ کر وضو کرنے اور نماز پڑھنے والے تو اب آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں رہے۔

اگر ہماری غفلت کا یہی حال ہے تو خود دیکھ لیں کہ ہمارے سروں پر شیطان کی باندھی ہوئی کتنی سینکڑوں ہزاروں گرہیں ہیں جو ہم نے سرے سے کھولی ہی نہیں! ان شیطانی گرہوں کے کھلنے کا تو ایک ہی طریقہ ہے! ذکر، وضو اور نماز!! جن لوگوں کی گرہیں کھلنا باقی ہیں وہ ابھی سے اس کی فکر فرمالیں اور آئندہ کسی روز بھی گرہیں کھولے بغیر صبح نہ کریں۔

شیطان کی اتنی ہزاروں گرہیں جن دماغوں کو لگی ہوں، کیا انہیں مزید کسی آسیب، سحر، جادو، جن، چڑیل کی ضرورت ہے؟ وہ تو اپنے ساتھ شیطانی جال کی نحوست لئے پھر رہے ہیں۔ اور ان نحوستوں کی وجہ سے جب زندگی میں سے برکت اٹھنے لگتی ہے، گھر کا سکون برباد ہونے لگتا ہے، نیندیں اڑنے لگتی ہیں اور بے چینی واضطراب دن رات ایک مہیب عفریت بن کر مسلط ہو جاتا ہے تو عاملوں کی دروازے کھٹکھٹانے لگتے ہیں۔ ایسے میں کوئی عامل کیا مدد کرے گا، کیا علاج کرے گا؟

شیطان کس کے کان میں پیشاب کرتا ہے:۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کے سامنے کسی شخص کا تذکرہ کیا گیا کہ رات بھر سویا رہتا ہے اور صبح نماز کیلئے بھی نہیں جاگتا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

ذَاكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطٰنُ فِيْ اُذُنِهٖ

یہ ایسا مرد ہے جس کے کان میں شیطان پیشاب کر دیتا ہے

(بخاری، مسلم، ابن ماجہ، موطا امام مالک)۔

نیند کے دوران تیسرا حملہ (خواب):۔

ایک طرف سوتے ہوئے شیطان انسانوں کے سروں پر تین تین گرہیں لگا دیتا ہے۔ دوسری طرف بعض لوگوں کو ڈراؤنے خوابوں کے ذریعے ہراساں اور خوفزدہ کرتا ہے۔ اس کا مقصد انسانی زندگی سے امن وآشتی اور سکھ چین کو ختم کرنا، فضولیات میں مشغول کرنا، اللہ کے ذکر سے غافل کرنا اور آخرت میں جنت سے محروم کرنا ہے۔ اس مقصد کے لئے وہ ہر طرح کے حربے استعمال کرتا اور ہر موقعہ سے پورا پورا فائدہ اٹھاتا ہے۔ خواب کے ذریعے وہ دو طرح سے انسان پر حملہ کرتا ہے (۱) بے مقصد اور بے معنی خوابوں کے ذریعے (۲) ڈراؤنے اور خوفناک خوابوں کے ذریعے۔

بے معنی خواب:۔

حضرت ابوقتادہؓ فرماتے ہیں، میں نے حضور اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا:۔

اَلرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطٰنِ ۔ فَاِنْ رَّاٰى اَحَدُكُمْ شَيْئًا يَّكْرَهُهٗ فَلْيَنْفُثْ حِيْنَ يَسْتَيْقِظُ عَنْ يَّسَارِهٖ ثَلَاثًا وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا فَاِنَّهَا لَا تَضُرُّهٗ۔

اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہوتا ہے اور بے معنی خواب شیطان کی طرف سے۔ سو تم میں سے کوئی شخص اگر ناپسندیدہ خواب دیکھے تو جاگنے کے بعد تین دفعہ اپنی بائیں جانب تھتکارے اور اس خواب کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے۔ یہ کر لینے سے وہ خواب اسے کوئی نقصان نہ دے گا۔

(۲) ڈراؤنے خواب

حضرت عوف بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا:

الرُّؤْيَا ثَلَاثَةٌ: مِنْهَاتَهَا وِيلٌ مِنَ الشَّيْطٰنِ لِيُحْزِنَ ابْنَ اٰدَمَ وَمِنْهَا مَايَهُمُّ بِهِ الرَّجُلُ فِيْ يَقْظَتِهِ فَيَرَاهُ فِي مَنَامِهِ وَمِنْهَاجُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ ۔

خواب تین طرح کے ہوتے ہیں :(۱) ان میں سے کچھ ڈراؤنے خواب ہیں جو شیطان انسانوں کو پریشان کرنے کے لئے دکھاتا ہے (۲) کچھ ایسے ہیں کہ دن کو جاگتے ہوئے آدمی جن باتوں کو سوچتا ہے، رات کو وہ خواب میں اسے نظر آجاتے ہیں (۳) اور ان میں سے ایک قسم (رویائے صالحہ) ایسے خوابوں کی ہے جو نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

تین طرح کے خواب:۔

اس حدیث مبارک میں خوابوں کی تین بڑی اور زیادہ طور پر پیش آنے والی اقسام بیان فرمائی گئی ہیں ۔ ہمارے موضوع کا تعلق پہلی قسم سے ہے جس کے بارے آنحضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ ڈراؤنے خواب شیطان کی طرف سے انسانوں کو فکر و پریشانی میں مبتلا کرنے کے لئے ہوتے ہیں ۔ اس لئے ان سے پریشان ہو کر شیطان کے منصوبے کو کامیاب نہ بنائیں بلکہ سابقہ حدیث میں اس کا جو حل اور علاج بتلایا گیا ہے وہ کر کے مطمئن اور بے فکر ہو جائیں ۔ انشاء اللہ کوئی نقصان یا تکلیف نہیں پہنچے گی ۔
(۲) عام طور پر آدمی جاگتے ہوئے جن حالات و کیفیات سے گذرتا ہے اور جو باتیں سوچتا ہے، وہی خیالات رات کو خواب بن کر بھی اس کے سامنے آجاتے ہیں ۔ ایسے خوابوں کی کوئی مثبت یا منفی تعبیر ہوتی ہے اور نہ ان کا کوئی فائدہ یا نقصان ہوتا ہے ۔ نیز ان خوابوں پر یقین واعتماد بھی نہیں کرنا چاہئے ۔
(۳) تیسری قسم رویائے صالحہ کی ہے جنہیں نبوت کا چھیالیسواں (۴۶ واں) حصہ قرار دیا گیا ہے ۔ نیک اور سچے خوابوں کو نبوت کا حصہ قرار دینا اور وہ بھی چھیالیسواں؟ اس کی وجہ شاید یہ ہے کہ آنحضور ﷺ کا عرصۂ نبوت (اعلان نبوت سے وفات تک کی حیات

مبارکہ) تئیس (۲۳) سال ہے ۔ اور نزول وحی سے پہلے چھ ماہ تک متواتر آپ ﷺ کو رویائے صالحہ نظر آتے تھے ۔ رات کو آپ ﷺ جو خواب دیکھتے، صبح کو وہ روشن صبح کی طرح نمایاں طور پر سامنے آجاتا تھا ۔ اور چھ ماہ سال کا نصف ہوتا ہے ۔ اس اعتبار سے آپ کے رویائے صالحہ کی مدت آپ کی پیغمبرانہ حیات کا چھیالیسواں حصہ بنتی ہے۔ شاید اس وجہ سے آپ نے رویائے صالحہ کو نبوت کا چھیالیسواں حصہ قرار دیا ہو ۔ اور کوئی وجہ سامنے نہیں آتی کہ بیسواں یا پچاسواں حصہ کیوں نہیں؟ واللہ اعلم ۔

انسانی خواب گاہوں اور کھانے پر حملہ:۔

حضرت جابر انصاریؓ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اقدس ﷺ نے فرمایا:

اِذَادَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهٗ فَذَكَرَ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُوْلِهٖ وَعِنْدَ طَعَامِهٖ قَالَ الشَّيْطٰنُ لَامَبِيْتَ لَكُمْ وَلَاعَشَاءَ ۔ وَاِذَادَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَدُخُوْلِهٖ قَالَ الشَّيْطٰنُ: اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيْتَ ۔ وَاِذَالَمْ يَذْكُرِاسْمَ اللّٰهِ عِنْدَطَعَامِهٖ قَالَ اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيْتَ وَالْعَشَاءَ ۔

جب آدمی گھر میں داخل ہوتا ہے اور داخل ہوتے وقت اور کھانا کھاتے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان پکار اٹھتا ہے کہ (اے میری آل) تمہارے رات کے ٹھہرنے کی جگہ (اس گھر میں) ہے اور نہ ہی رات کا کھانا ہے ۔ اور جب داخل ہوتے وقت آدمی اللہ کا ذکر نہیں کرتا تو وہ کہتا ہے (اے میری اولاد) تمہیں رات بسر کرنے کی جگہ تو مل گئی ۔ اور جب وہ کھانے پر بھی اللہ کا ذکر نہیں کرتا تو شیطان کہتا ہے کہ تمہیں رات کا کھانا بھی میسر آگیا ۔ (صحیح مسلم)۔

یہاں ہم خود ہی دیکھ لیں کہ ہم میں سے کتنے لوگ روزانہ شیطان اور اس کی آل واولاد کو رات کا ٹھکانہ بھی دیتے ہیں اور مفت میں کھانا بھی دیتے ہیں؟۔

کھانے پر حملہ:۔

یہی مفہوم کئی دیگر احادیث میں بھی بیان فرمایا گیا ہے ۔ حضرت امیۃ بن

مخشیؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ چند لوگ حضور اکرم ﷺ کے ہمراہ بیٹھے کھانا کھا رہے تھے۔ ان میں سے ایک صاحب کو ابتداء میں بسم اللہ کہنا بھول گیا تھا۔ کھانے کے بالکل آخر میں پہنچ کر اچانک جب یاد آیا تو انہوں نے بے ساختہ کہا:

بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ — اس کھانے کا اول و آخر اللہ کے نام سے

ادھر ان کا یہ کہنا اور ادھر شیطان نے ان کے ساتھ شریک ہو کر جو کچھ کھایا پیا تھا اس کی الٹیاں کرنا شروع کر دیں۔ یہ منظر دیکھ کر حضور اقدس ﷺ ہنسنے لگے اور فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ شیطان اس کے ساتھ بیٹھا کھانا کھا رہا تھا۔ جب اس نے بسم اللہ پڑھی تو اس نے کھایا پیا سب الٹ دیا۔

کھانے میں شرکت:۔

حضرت حذیفہ بن یمانؓ روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ اگر حضور انور ﷺ کے ساتھ کہیں کھانے میں جاتے تو جب تک آپ ﷺ کھانے پر ہاتھ نہ رکھتے ہم میں سے کوئی بھی کھانا شروع نہیں کیا کرتا تھا۔ ایک دفعہ ہم لوگ آنحضرت ﷺ کے ساتھ ایک کھانے پر گئے تو ایک بدوی (دیہاتی) یوں آیا جیسے اسے کھانے سے روکا جا رہا ہو۔ اس نے جلدی سے کھانے کی طرف ہاتھ بڑھایا تو آپ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ پھر ایک عورت آئی اور اس کے انداز سے بھی یہی ظاہر ہو رہا تھا کہ اسے کھانے سے روکا جا رہا ہے۔ اس نے بھی کھانے کی طرف ہاتھ بڑھایا تو آپ ﷺ نے اس کا ہاتھ بھی پکڑ لیا اور ارشاد فرمایا:

اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَيَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ الَّذِىْ لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ جَاءَ بِهٰذَا الْاَعْرَابِىِّ يَسْتَحِلُّ بِهٖ فَاَخَذْتُ بِيَدِهٖ وَجَاءَ بِهٰذِهِ الْمَرْاَةِ يَسْتَحِلُّ بِهَا فَاَخَذْتُ بِيَدِهَا۔ فَوَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ اِنَّ يَدَهٗ فِىْ يَدَىَّ مَعَ اَيْدِيْهِمَا۔

شیطان ہر اس کھانے کو اپنے لئے حلال کر لیتا ہے جس پر بسم اللہ نہ پڑھی گئی ہو۔ شیطان اس اعرابی کو اپنا کھانا حلال کرنے لایا تو میں نے اس اعرابی کا ہاتھ پکڑ لیا۔ پھر اس عورت کو لایا کہ اس کے ذریعے کھانا اپنے لئے حلال کرے تو میں

نے اس کا ہاتھ بھی پکڑ لیا۔ سو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، شیطان کا ہاتھ ان دونوں کے ہاتھوں کے ساتھ میرے ہاتھوں میں ہے۔

چونکہ شیطان صرف اسی کھانے کو اپنے لئے حلال کرتا ہے جس پر بسم اللہ نہ پڑھی جائے۔ اس لئے اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ان دونوں کے ذریعے کھانا حلال کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ان دونوں نے بسم اللہ نہیں پڑھی تو وہ بھی اس کھانے کو حلال سمجھ کر اس میں شریک ہونے لگا۔ جس پر آپ ﷺ نے ان دونوں کا ہاتھ پکڑا تو ان کے ساتھ شیطان کا ہاتھ بھی پکڑا گیا۔

شیطان اور اس کی اولاد جب ہمارے کھانوں میں شریک ہو گی تو اس سے ہمہ جہتی بے برکتی اور نحوست ہمارا مقدر بننا شروع ہو جائے گی۔ ایک تو رزق میں بے برکتی ہو گی کہ آدھا ہم کھا رہے ہیں، آدھا شیاطین کو کھلا رہے ہیں (جبکہ اللہ پاک کا کوئی حصہ ہم نہیں نکال رہے) اور دوسرے اس سے ہماری صحت میں بھی بے برکتی پیدا ہو گی کہ ہمارے کھانوں میں اگر شیاطین شریک ہوں تو وہ کھانے جزو بدن بن کر ہمارے لئے خیر کا کم اور شر کا زیادہ اثر دکھائیں گے۔

چوتھا بستر شیطان کا ہے:۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِامْرَاَتِهٖ وَالثَّالِثُ لِلضَّيْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطٰنِ۔

ایک بستر مرد کا ہے، ایک اس کی بیوی کا، تیسرا مہمان کا اور چوتھا شیطان کا ہے۔

(مسلم، ابو داود، نسائی)۔

اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ گھر میں ضرورت سے زائد بچھا ہوا بستر شیطان استعمال میں لے آتا ہے اور اس بہانے بھی وہ گھروں اور بیڈ روم میں داخل ہو جاتا ہے۔

ازدواجی بندھن پر حملہ:۔

اس کے علاوہ شیاطین بعض دفعہ میاں بیوی کے ازدواجی تعلقات میں بھی شریک

ہو جاتے ہیں اور بعض دفعہ ان کی شراکت اس حد کو پہنچ جاتی ہے کہ آنے والی اولاد کے خون میں ان شیاطین کا خون شامل ہوتا ہے۔ اس حوالے سے ایک روایت پہلے گذر چکی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ حضور انور ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ فِيكُمْ مُغَرَّبِينَ۔ قِيلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْمُغَرَّبُوْنَ؟ قَالَ: اَلَّذِيْنَ يَشْتَرِكُ فِيهِمُ الْجِنُّ۔

تم میں کچھ لوگ مغرب (اجنبی) بھی ہوتے ہیں۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یارسول اللہ یہ مُغَرَّب لوگ کون ہیں؟ تو فرمایا: جن (کی پیدائش) میں جنات شریک ہو جاتے ہیں۔ (سنن ابی داود۔ نوادر الاصول)۔

علامہ ابن اثیر یہ روایت ذکر فرما کر اس کی وضاحت یوں فرماتے ہیں کہ، ان لوگوں کو مُغَرَّب اس لئے کہا گیا ہے کہ ان میں ایک اجنبی عرق (خون) شامل ہو گیا ہے۔

یہاں واضح رہے کہ اس حدیث مبارک کا اشارہ اس طرف بھی ہو سکتا ہے کہ جو لوگ ازدواجی وظیفہ ادا کرتے وقت اللہ کا ذکر اور مسنون دعا نہیں پڑھتے شیاطین ان کے ازدواجی وظیفے میں شریک ہو جاتے ہیں (آئندہ حدیث اس مفہوم کی تائید کر رہی ہے) اور اس سے یہ بھی مراد ہو سکتا ہے کہ بعض دفعہ خبیث قسم کے جنات و شیاطین کسی خاتون سے ازدواجی مراسم قائم کر لیتے ہیں (جس کا آج بھی ہزاروں خواتین شکار ہیں) اور وہ اس آنے والی اولاد میں حقیقی باپ کے ساتھ شریک ہو جاتے ہیں کہ ان کا خون بھی اس نومولود کی تخلیق میں شامل ہو گیا ہوتا ہے۔ واللہ اعلم۔

اولاد میں شیاطین کے اشتراک سے بچاؤ:۔

شیطان کے اس حملے سے بچنے اور آنے والی اولاد کو شیطان کے شر سے بچانے کیلئے حضور اکرم ﷺ نے یہ تعلیم دی ہے کہ آدمی جب اپنی بیوی کے پاس جائے تو ہم بستر ہونے سے پہلے اگر یہ دعا پڑھ لے تو اگر اس روز اللہ نے اسے اولاد دینے کا فیصلہ کیا ہو تو شیطان اس اولاد کو ضرر نہیں پہنچا سکے گا: وہ دعا یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّيْطٰنَ مَارَزَقْتَنَا

میں اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ اے اللہ! ہمیں شیطان سے دور رکھ اور شیطان کو اس نعمت سے دور رکھ جو تو ہمیں عطا فرمانے والا ہے۔

(صحیح بخاری)۔

خواتین کی بلیڈنگ بھی شیطانی حملہ ہے:۔

اگر خواتین پر اس طرح شیطان کا بس نہ چل سکے جس کا تذکرہ سابقہ احادیث کی روشنی میں کیا گیا ہے تو وہ کم از کم خواتین کو پریشان اور بیمار کرنے کے لئے انہیں رحم کی ایک خاص رگ میں ٹھڈا مار کر استحاضہ میں مبتلا کر دیتا ہے جس کی وجہ سے انہیں روٹین کی ماہواری کے علاوہ بہت زیادہ خون جاری رہتا ہے۔

ام المؤمنین سیدہ زینب بنت جحش کی ہمشیرہ، خالۃ المؤمنین سیدہ حمنة بنت جحشؓ نے ایک بار آنحضرت ﷺ سے کثرت استحاضہ کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّمَا هِيَ رَكْضَةٌ مِنْ رَكَضَاتِ الشَّيْطٰنِ۔

یہ تو شیطان کی ایک ٹھوکر ہے۔ (سنن ترمذی)

اس حدیث کی مسند احمد اور بخاری کی روایت میں یوں وارد ہے:۔

إِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ   یہ تو ایک رگ ہے، حیض نہیں ہے۔

دونوں حدیثوں میں ایک ہی بات مذکور ہے کہ شیطان رحم کی کسی رگ کو ایسی ٹھوکر مارتا ہے جس سے رحم کے راستے خون جاری ہو جاتا ہے۔

وضوء کا شیطان: وَلْہَان:۔

عمومی حالات میں شیطان اور اس کے گروہوں کا انسانوں پر حملے کرنے کا مختصر نقشہ ہم نے گذشتہ سطور میں آپ کے سامنے رکھا ہے۔ کتاب کی طوالت کے اندیشہ سے بہت سی تفصیلات کو ہم دانستہ ترک کر رہے ہیں۔ کیونکہ جو شیطان عام حالات میں

انسان کو گمراہ کرنے اور حق وصداقت کے جادۂ استقامت سے ڈگمگانے سے ایک لمحہ غافل نہیں رہتا، وہ یہ کہاں گوارا کرسکتا ہے کہ کوئی آدمی اس کے شر اور فتنہ سے بچ کر اللہ کی عبادت وبندگی کے راستے پر آجائے۔ شیطان اور اس کے حواری عبادات میں قدم قدم پر سینکڑوں قسم کی رکاوٹیں ڈالتے ہیں جن میں سے چند ایک کا بطور نمونہ ہم یہاں تذکرہ کرتے ہیں۔ سید القراء سیدنا ابیؓ بن کعبؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا:۔

إِنَّ لِلْوُضُوْءِ شَيْطَانًا يُقَالُ لَهُ: الْوَلْهَانُ ـ فَاتَّقُوْا وَسْوَاسَ الْمَاءِ

وضوء کا ایک خاص شیطان ہے جس کا نام "ولھان" ہے۔ تم پانی کے وسواس سے بچا کرو۔ (سنن ترمذی، سنن ابن ماجة، مستدرك حاكم، صحیح ابن خزيمة)۔

نماز کا شیطان خنزب:۔

حضرت عثمان بن ابی العاصؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے شکایت کی کہ شیطان میرے اور میری نماز کے درمیان حائل ہوجاتا ہے اور قرأت کو مجھ پر مشتبہ کردیتا ہے۔ اس سے بچاؤ کیسے حاصل کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:۔

ذٰلِكَ شَيْطٰنٌ يُقَالُ لَهُ: خِنْزِبٌ ـ فَإِذَا أَحْسَسْتَهُ فَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْهُ وَاتْفُلْ عَلٰى يَسَارِكَ ثَلَاثًا ـ

یہ ایک خاص شیطان ہے جس کا نام "خِنْزِب" ہے۔ اگر تم اسے محسوس کرو تو اللہ تعالیٰ کی اس کے شر سے پناہ مانگو (أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھ لیا کرو) اور اپنی بائیں جانب تین بار تھتکار دیا کرو۔ (مسلم، نسائی، مسند احمد، مصنف ابن ابی شيبة، دلائل النبوة للبيهقي)۔

نماز باجماعت پر شیطان کا حملہ:۔

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:۔

رَاصُّوْا صُفُوْفَكُمْ وَقَارِبُوْا بَيْنَهَا وَحَاذُوْا بَيْنَ الْأَعْنَاقِ ـ فَوَالَّذِي

نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ إِنِّيْ لَأَرَى الشَّيْطٰنَ يَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ كَأَنَّهُ الْحَذَفُ ـ

(نماز باجماعت میں) اپنی صفوں کو سیسہ پلائی دیوار کی طرح ملا کر رکھا کرو اور ایک دوسرے کے قریب قریب کھڑے ہوا کرو اور گردنیں ایک دوسرے کی سیدھ میں رکھا کرو۔ مجھے اس ذاتِ اقدس کی قسم! جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے، میں شیطان کو دیکھتا ہوں کہ وہ بکری کے بچے کی صورت صفوں کے شگاف سے (صف میں) گھس رہا ہوتا ہے۔ (مسند احمد، نسائی، کنز العمال)۔

باجماعت نماز کا گھس بیٹھیا:۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مایۂ ناز تصنیف غنیۃ الطالبین میں یہ روایت ان الفاظ سے ذکر فرمائی ہے۔

وَجَاءَ فِي الْحَدِيْثِ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم أَنَّهُ قَالَ: تَرَاصُّوْا فِي الصُّفُوْفِ لِئَلَّا يَتَخَلَّلَكُمُ الشَّيَاطِيْنُ كَأَنَّهَا بَنَاتُ حَذْفٍ ـ

اور حدیث میں حضور اکرم ﷺ کا یہ ارشاد مبارک وارد ہے کہ: اپنی صفوں کو سیسہ پلائی دیواروں کی طرح ملا کر رکھو تاکہ تمہارے درمیان شیاطین بکری کے بچوں کی طرح نہ آگھسیں۔ (غنية الطالبين ورواه الحاكم وقال صحيح على شرطهما ولم يخرجاه ـ ووافقه الذهبي)۔

حضرت شیخ جیلانی نے اس حدیث کی شرح میں مزید فرمایا کہ لوگوں نے پوچھا کہ بناتِ حذف کسے کہتے ہیں؟ تو ابوحذیفہ نے کہا کہ ابوعبیدہ کہتے ہیں: حجاز کی چھوٹی نسل کی بکری کو حذف کہا جاتا ہے۔ اور مزید فرمایا بکری کی اس قسم (حذف) کو عربی میں (نقد) بھی کہا جاتا ہے۔ یہ بکریوں کی وہ نسل ہے جس کی دم بھی نہیں ہوتی اور کان بھی نہیں ہوتے۔ یہ یمن کے شہر جرش سے لائی جاتی ہے۔ اور یہ کہ حذف اس نسل

کا اسم جنس جمع ہے (نَخْلٌ ، تَمْرٌ ، نَخْلٌ کی طرح) اور اس کا مفرد حلقۃ آتا ہے (نَخْلَۃٌ ، تَمْرَۃٌ ، نَخْلَۃٌ کی طرح)۔

اذان و اقامت سے گھبراہٹ اور نماز میں شرارت:۔

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:۔

اِذَا نُوْدِیَ بِالصَّلٰوۃِ اَدْبَرَ الشَّیْطٰنُ لَہٗ ضُرَاطٌ حَتّٰی لَایَسْمَعَ التَّاْذِیْنَ۔ فَاِذَا قُضِیَ النِّدَاءُ اَقْبَلَ حَتّٰی اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوۃِ اَدْبَرَ، حَتّٰی اِذَا قُضِیَ التَّثْوِیْبُ اَقْبَلَ۔ حَتّٰی یَخْطُرَ بَیْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِہٖ یَقُوْلُ: اُذْکُرْ کَذَا وَاذْکُرْ کَذَا بِمَا لَمْ یَکُنْ یَذْکُرُ مِنْ قَبْلُ حَتّٰی یَظَلَّ الرَّجُلُ لَا یَدْرِیْ کَمْ صَلّٰی۔

جب اذان دی جاتی ہے تو شیطان اتنی اونچی آواز سے پاد مارتا ہوا بھاگتا ہے کہ اسے اذان کی آواز (پاد کی بلند آواز کی وجہ سے) سنائی نہیں دیتی۔ جب اذان ختم ہو جاتی ہے تو وہ واپس آ جاتا ہے۔ پھر جب (جماعت کے لئے) تکبیر کہی جاتی ہے تو دوبارہ بھاگ کھڑا ہوتا ہے۔ جب اقامت ختم ہوتی ہے تو پھر واپس آ جاتا ہے اور نمازی اور اس کے نفس کے درمیان حائل ہونا شروع کر دیتا ہے۔ نمازی سے کہتا ہے۔ فلاں بات یاد کرو، فلاں چیز یاد کرو، جو اسے پہلے سرے سے یاد نہیں آ رہی ہوتیں۔ یہاں تک کہ آدمی کو یاد نہیں رہتا کہ اس نے کتنی رکعات پڑھی ہیں۔ (بخاری، مسلم، ابوداود، نسائی)۔

پچھلی حدیث سے صرف یہ پتہ چلتا ہے کہ باجماعت نماز میں شیطان گھس آتا ہے، اس میں یہ بھی معلوم ہو گیا کہ گھس کر کیا کارروائی کرتا ہے؟۔

مسجد سے نکلتے وقت حملہ:۔

حضرت ابو امامۃ باھلیؓ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ تَدَاعَتْ جُنُوْدُ اِبْلِیْسَ

وَاَجْلَبَتْ وَاجْتَمَعَتْ کَمَا یَجْتَمِعُ النَّحْلُ عَلٰی یَعْسُوْبِھَا۔ فَاِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ عَلٰی بَابِ الْمَسْجِدِ فَلْیَقُلْ: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ اِبْلِیْسَ وَجُنُوْدِہٖ، فَاِنَّہٗ اِذَا قَالَھَا لَمْ تَضُرَّہٗ۔

تم میں سے جب کوئی شخص مسجد سے نکلنا چاہتا ہے تو ابلیس کے لشکر ایک دوسرے کو پکارتے ہیں اور وہ یوں اکٹھے ہو جاتے ہیں جیسے شہد کی مکھیاں اپنی رانی کے گرد جمع ہوتی ہیں۔ سو جب تم میں سے کوئی مسجد کے دروازے پر (باہر جانے کیلئے) کھڑا ہو وہ یہ دعاء پڑھ لیا کرے۔ اللھم انی اعوذبک من ابلیس و جنودہ، تو یہ لشکر اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔

سونے سے جاگنے اور جاگنے سے سونے تک، وضوء سے نماز تک اور نماز سے لیکر مسجد سے باہر نکلنے تک، پیدائش سے موت تک وہ کون سا لمحہ ہے جب شیطان اور اس کے لشکری انسان کو جادۂ حق و صداقت سے ہٹانے اور کفر و باطل اور سرکشی و انکار کی ڈگر پر لانے کیلئے ہر حربہ، ہر ہتھیار استعمال نہ کرتے ہوں۔

یہ موضوع چونکہ پوری انسانی زندگی کو محیط ہے کیونکہ شیطان تو زندگی کی آخری سانس تک اپنی تگ و دو میں مصروف رہتا ہے اور ہمارے آقا و مولیٰ ﷺ نے ہمیں اس کی چیرہ دستیوں سے مکمل آگاہی بھی دی ہے۔ لیکن ہم ان چند موٹی موٹی معلومات پر ہی اکتفاء کرتے ہوئے اس بحث کو یہاں سمیٹتے ہیں۔ وَاللّٰہَ نَسْاَلُ التَّوْفِیْقَ لِمَا یُحِبُّ وَیَرْضٰی وَبِہٖ نَعُوْذُ مِنْ شَرِّ اِبْلِیْسَ وَجُنُوْدِہٖ۔

باب (۱۳)

قرین (ہمزاد) کیا ہے؟

جنات اور شیاطین پر بحث مکمل کرنے کے بعد اب مختصر سا تذکرہ شیاطین جنات کی ایک خاص قسم کا ہو جائے جنہیں احادیث مبارکہ میں کہیں تو شیاطین ہی کہا گیا ہے اور کہیں ان کی ایک مخصوص ڈیوٹی کے حوالے سے انہیں قرین کہا گیا ہے۔

اس قرین کو ہم اردو اور فارسی میں ھمزاد کہتے ہیں۔ اور اس کی حقیقت کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کے ساتھ دو قرین (ھمزاد) پیدا فرمائے ہیں، ایک شیطان اور ایک فرشتہ! شیطان قرین یا شیطانی ھمزاد کی دن رات کوشش ہوتی ہے کہ انسان کو راہ راست سے پھسلا کر گمراہی کی گہری کھائی میں گرا دے جبکہ فرشتہ قرین یا علوی ہمزاد کی مسلسل کوشش ہوتی ہے کہ انسان اللہ اور اس کے رسولوں کی اطاعت وفرماں برداری پر قائم رہے اور اللہ کی رضاء جوئی والے کام کر کے آخرت کی فلاح ونجات حاصل کرے۔

گذشتہ باب میں شیطان کی انسان دشمنی کے واقعات میں ایک حدیث شریف گذر چکی ہے کہ رات سوتے وقت اور صبح جاگتے وقت ان دونوں قرینوں کی کشمکش کس طرح چلتی ہے۔ فرشتہ قرین رات کو خیر پر خاتمہ اور صبح خیر پر آغاز کی تلقین کرتا ہے جبکہ شیطان ہمزاد رات کو شر پر اختتام اور صبح شر سے آغاز کی تلقین کرتا ہے۔

یہاں ہم صرف شیطان قرین کے حوالے سے چند مستند حوالہ جات کا ذکر کر کے گفتگو کو سمیٹنے کی کوشش کریں گے۔ وباللہ التوفیق وھو المستعان:۔

ہر انسان کے ساتھ دو ہمزاد ہیں

ام المومنین، صدیقہ بنت صدیق اکبر، سیدہ عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں:۔

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ هَا لَيْلَةً ، قَالَتْ: فَغِرْتُ عَلَيْهِ ، فَجَاءَ فَرَأَى فَقَالَ: أَخَذَكِ شَيْطَٰنُكِ۔ قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَعِيَ شَيْطَٰنٌ؟ قَالَ نَعَمْ! وَمَعَ كُلِّ إِنْسَانٍ۔ قُلْتُ وَمَعَكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: نَعَمْ! وَلٰكِنْ رَبِّيْ أَعَانَنِيْ حَتّٰى أَسْلَمَ۔

کہ ایک رات نبی کریم ﷺ ان کے ہاں سے کہیں باہر تشریف لے گئے۔ فرماتی ہیں، مجھے آپ ﷺ پر بہت غیرت آئی۔ آپ واپس تشریف لائے تو مجھے دیکھتے ہی فرمانے لگے تمھیں تمہارے شیطان نے پکڑ لیا ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میرے ساتھ کوئی شیطان ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں! (اور صرف تمہارے ساتھ نہیں بلکہ) ہر انسان کے ساتھ ایک شیطان ہوتا ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! پھر کیا آپ ﷺ کے ساتھ بھی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں! مگر اللہ تعالیٰ نے میری دستگیری فرمائی اور وہ مسلمان ہو گیا ہے۔

(صحیح مسلم، دلائل النبوۃ)۔

حضور ﷺ کا قرین مسلمان ہو گیا:۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا:۔

مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ وُكِّلَ بِهِ قَرِيْنُهُ مِنَ الْجِنِّ وَقَرِيْنُهُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ۔ قَالُوْا: وَإِيَّاكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: وَإِيَّايَ، إِلَّا أَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ أَعَانَنِيْ عَلَيْهِ فَأَسْلَمَ فَلَا يَأْمُرُنِيْ إِلَّا بِخَيْرٍ۔

تم میں سے ہر آدمی کے ساتھ ایک ہمزاد جنات میں سے اور ایک ہمزاد (قرین) فرشتوں میں سے لگا دیا جاتا ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ کے ساتھ بھی؟ فرمایا ہاں! لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے مقابلہ میں میری دستگیری فرمائی تو وہ مسلمان ہو گیا۔ چنانچہ وہ مجھے صرف بھلائی کیلئے ہی کہتا ہے۔

دونوں قرینوں کی ڈیوٹی:۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا:۔

إِنَّ لِلشَّيْطٰنِ لَمَّةً بِابْنِ آدَمَ وَلِلْمَلَكِ لَمَّةً۔ فَأَمَّا لَمَّةُ الشَّيَاطِيْنِ فَإِيْعَادٌ بِالشَّرِّ وَتَكْذِيْبٌ بِالْحَقِّ وَأَمَّا لَمَّةُ الْمَلَكِ فَإِيْعَادٌ بِالْخَيْرِ وَتَصْدِيْقٌ بِالْحَقِّ۔ فَمَنْ وَجَدَ ذٰلِكَ فَلْيَعْلَمْ أَنَّهُ مِنَ اللّٰهِ تعالى فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ وَمَنْ وَجَدَ الْأُخْرٰى فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ ثُمَّ قَرَأَ: اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ۔

شیطان (سفلی ہمزاد) کا بھی انسان پر ایک دباؤ ہوتا ہے اور فرشتے (علوی ہمزاد) کا بھی ایک دباؤ ہوتا ہے۔ شیطان کا دباؤ یہ ہوتا ہے کہ وہ شر کی رغبت دیتا ہے اور حق کو جھٹلانے کی دعوت دیتا ہے۔ اور فرشتہ خیر کی ترغیب دیتا اور حق کی تصدیق کیلئے دعوت دیتا ہے۔ جو شخص یہ بات پائے وہ سمجھ لے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اللہ پاک کا شکر ادا کرے اور جو دوسری صورتحال سے دوچار ہو وہ اعوذ باللہ الخ پڑھے۔ پھر آپ ﷺ نے (سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر ۲۶۸) اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ پڑھی جس کا ترجمہ یہ ہے کہ شیطان تمھیں فقر و تنگدستی سے ڈراتا ہے۔ (الترمذی، ابن کثیر، طبری)۔

مومن اپنے شیطان کو بے بس کر دیتا ہے:۔

پیچھے آپ نے دو احادیث میں یہ پڑھا کہ حضور ﷺ کے شیطان قرین کے سلسلہ

میں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی خصوصی مدد فرمائی اور وہ مسلمان ہوگیا۔ لیکن ایک حدیث میں حضرت عائشہؓ نے جبکہ دوسری حدیث میں دیگر صحابۂ کرامؓ نے سوال کیا تو ان میں سے کسی کو آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ تمہارا شیطانی ہمزاد بھی مسلمان ہوسکتا ہے یا نہیں اس سے بظاہر یہی متبادر ہوتا ہے کہ شیطانی ہمزاد کا مسلمان ہوجانا صرف نبی کریم ﷺ کی خصوصیت ہے اور شاید یہ امتیاز کسی اور کو حاصل نہیں ہوا۔ (**واللّٰہ اعلم وعلمہ اکمل واتم**)۔ البتہ عام مؤمن یہ کرسکتا ہے کہ وہ اللہ کی فرماں برداری، سنت کی پاسداری، امور واحکام شرع اسلامی کی پیروکاری کرے اور اس شیطان کی مرضی پر زندگی بھر میں ایک بار بھی عمل نہ کرکے اسے تھکا ڈالے۔

حضرت ابوہریرہؓ حضور اقدس ﷺ کا اسی مفہوم میں ایک ارشادِ گرامی یوں روایت فرمارہے ہیں:۔

إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُنْضِيْ شَيْطَانَهٗ كَمَا يُنْضِيْ أَحَدُكُمْ بَعِيْرَهٗ فِي السَّفَرِ۔

مومن اپنے شیطان (شیطانی ہمزاد) کو بالکل اسی طرح بے بس کردیتا ہے جیسے تم لوگ سفر میں اونٹ کو تھکا مارتے ہو۔(مسند احمد، نوادر الاصول، کنز العمال)

شیطانی ہمزاد پلے سے چڑیا کیسے بنا:۔

امام غزالی نے احیاء علوم الدین میں ایک عجیب واقعہ لکھا ہے کہ حضرت قیس بن حجاج فرماتے ہیں کہ میرے شیطان (سفلی ہمزاد) نے مجھے بتلایا کہ جب میں آپ میں داخل ہوا تھا تو کتے کے پلے جتنا تھا۔ اور اب چڑیا جتنا ہوگیا ہوں۔ میں نے پوچھا، یہ کیسے ہوا؟ بولا: آپ مجھے قرآن کے ساتھ پگھلا دیتے ہیں۔

باب (۱۴)

جنات اور شیاطین کے ٹھکانے

جنات اور شیاطین کی سب سے من پسند جگہ گندگی اور غلاظت کے ڈھیر ہوتے ہیں۔ چنانچہ (۱) بیت الخلاء (۲) جانوروں کے باڑے (۳) گندی نالیاں اور نالے ان کی پسندیدہ رہائش گاہیں ہوتی ہے۔ ان کے علاوہ (۴) پرانے درخت (۵) بالخصوص پیپل (۶) برگد (۷) جامن (۸) انار کا درخت (۹) کھنڈرات اور ویرانے (۱۰) ندی نالے (۱۱) سنسان اور بے آباد علاقے (۱۲) گھنے جنگل (۱۳) سمندری جزیرے (۱۴) پہاڑ (۱۵) دو پہاڑوں کے درمیان وادیاں (۱۶) بے آباد پرانے گھر (۱۷) وہ مکانات جو زیادہ تر بند رہتے ہوں (۱۸) مختلف زمینی مخلوقات (سانپ، چوہے وغیرہ) کے بل (۱۹) کفار کے عبادت خانے (مندر، گرجا اور گوردوارے وغیرہ) (۲۰) آباد زمینوں کے درمیان میں پائے جانے والے خالی مقامات (۲۱) پانی (۲۲) گندے پانی کے جوہڑ (۲۳) زمین کے نشیبی مقامات اور (۲۴) دیہاتیوں کے پاخانہ پھرنے کے مقامات وغیرہ۔ یہاں ان میں سے چند مقامات کے بارے میں احادیث مبارکہ کا ثبوت بھی پیش کررہے ہیں۔ جن سے ان مذکورہ بالا مقامات کے حوالے سے قارئین کو مزید بصیرت حاصل ہوگی۔

بیت الخلاء جنات کا ٹھکانہ ہیں:۔

حضرت زید بن ارقمؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا:۔

إِنَّ هٰذِهِ الْحُشُوشَ مُحْتَضَرَةٌ فَإِذَا أَتَى أَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلْيَقُلْ:
اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔

یہ گندگی کے مقامات جنات کے رہنے کی جگہیں ہیں۔ اسلئے جب تم میں سے کوئی شخص قضائے حاجت کیلئے جائے تو یہ پڑھ لیا کرے: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔ (جس کا ترجمہ یہ ہے کہ:) اے اللہ میں جنات مردوں اور جنات عورتوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ (صحیح ابن حبان، مستدرک حاکم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)۔

بسم اللہ کے ذریعے پردہ:۔

حضرت انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ هٰذِهِ الْحُشُوشَ مُحْتَضَرَةٌ فَإِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلْيَقُلْ: بِسْمِ اللّٰهِ۔

یہ گندگی والے مقامات جنات کے مسکن ہیں۔ چنانچہ تم میں سے کوئی آدمی جب بیت الخلاء جائے تو بسم اللہ پڑھ لیا کرے۔ (عمل الیوم واللیلۃ لابن سنی)۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ روایت فرماتے ہیں کہ آنحضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:۔

سِتْرُ مَا بَيْنَ أَعْيُنِ الْجِنِّ وَعَوْرَاتِ بَنِي آدَمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ أَنْ يَقُولَ: بِسْمِ اللّٰهِ۔

جنات کی آنکھوں اور بنی آدم کے ستر کے درمیان پردہ یہ ہے کہ جب تم میں سے کوئی آدمی بیت الخلاء میں داخل ہو تو بسم اللہ پڑھا کرے۔ (ترمذی، ابن ماجہ، مسند امام احمد)۔

یہاں ملحوظ رہے کہ حضرت علیؓ کی روایت سے جس طرح یہ وضاحت ہوگئی ہے کہ حضرت انسؓ کی روایت میں بسم اللہ پڑھنے کا جو حکم دیا گیا اس کا فائدہ یہ ہے کہ انسان کے ستر پر جنات کی نظر نہیں پڑتی۔ یہی فائدہ سابقہ دعاء کا بھی ہے کہ اس کے پڑھ لینے

سے جنات آدمی کے ننگ کو دیکھنے کی صلاحیت سے محروم ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حضور اقدس ﷺ کا معمول مبارک بھی بیت الخلاء جاتے وقت کا یہی منقول ہے:۔

حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ جب بیت الخلاء جاتے تھے تو یہ دعاء پڑھا کرتے تھے:۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

اے اللہ! میں شیطان مردوں اور شیطان عورتوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔
(بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ، مصنف ابن ابی شیبۃ، مسند دارمی)۔

جبکہ امام سعید بن منصور نے مذکورہ بالا دعاء پر بسم اللہ کا اضافہ بھی روایت کیا ہے (سنن سعید بن منصور، مسند امام احمد، مصنف ابن ابی شیبۃ)۔

بلوں میں بھی جنات رہتے ہیں:۔

حضرت عبداللہ بن سرجسؓ روایت کرتے ہیں کہ:۔

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يُبَالَ فِي الْجُحْرِ۔

کہ آپ ﷺ نے بلوں میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔

اس حدیث کے راوی حضرت قتادہ سے لوگوں نے پوچھا کہ بلوں میں پیشاب کرنے سے کیوں منع فرمایا گیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا:

كَانَ يُقَالُ: إِنَّهَا مَسَاكِنُ الْجِنِّ۔

یہ کہا جاتا تھا کہ یہ بل جنات کے مسکن ہوتے ہیں۔ (ابوداؤد، نسائی، مسند امام احمد بن حنبل، الجامع الصغیر للسیوطی وصححہ، صحیح ابن خزیمۃ، المستدرک للامام حاکم)۔

پانی میں بھی جنات رہتے ہیں:۔

حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں:۔

رَأَيْتُ حَسَنًا وَحُسَيْنًا مُسْتَنْقِعَانِ وَعَلَيْهِمَا بُرْدَتَانِ فَأَعْظَمْتُ ذٰلِكَ لِحَالِ الْبُرْدَتَيْنِ فَقَالَا: يَا أَبَا سَعِيدٍ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ لِلْمَاءِ سُكَّانًا؟

کہ میں نے حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کو ایک جھیل میں چادریں اوڑھے اترتے دیکھا۔ انہیں چادریں اوڑھے دیکھ کر مجھے حیرانگی ہوئی۔ (مجھے حیران دیکھ کر) دونوں حضرات بولے: ابوسعید! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ پانی میں بھی کچھ لوگ سکونت پذیر ہیں؟ (الکنی والاسماء للدولابی)۔

پانی کے جوہڑ اور جنات:۔

کھیتوں اور زمینوں میں چھوٹی بڑی نشیبی جگہوں پر اکثر بارش وغیرہ کا پانی کھڑا ہو جاتا ہے۔ ایسی جگہوں پر بھی جنات ڈیرہ ڈال لیتے ہیں۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں۔

اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَھٰی اَنْ یَّتَغَوَّطَ الرَّجُلُ فِی الْقَرْعِ۔قِیْلَ: وَمَاالْقَرْعُ؟قَالَ اَنْ یَّاْتِیَ اَحَدُکُمُ الْاَرْضَ فِیْھَاالنَّبَاتُ کُلَّمَاقَمَّتْ فَمَاشَّہٗ فَتِلْکَ مَسَاکِنُ اِخْوَانِکُمْ مِّنَ الْجِنِّ۔

کہ حضور اقدس ﷺ نے منع فرمایا کہ کوئی آدمی قرع میں پاخانہ نہ کرے۔ صحابہؓ کرامؓ نے عرض کیا یارسول اللہ القرع کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ آدمی ایسی کھیتی میں جائے جس میں فصل لگی ہو اور وہاں وہ پانی کو پھلانگتا پھرے کیونکہ یہ تمہارے جن بھائیوں کی رہائش کی جگہ ہے۔ (الکامل لابن عدی)۔

پہاڑ اور جزیرے جنات کے مساکن:۔

یہ حدیث حضرت بلال بن حارثؓ کی روایت سے پیچھے متن اور ترجمہ سمیت گذر چکی ہے کہ ایک سفر کے دوران کسی مقام پر آنحضرت ﷺ نے پڑاؤ کیا۔ وہاں آپ قضائے حاجت کیلئے نکلے تو حضرت بلال بن حارث پانی کا لوٹا لے کر ساتھ چل پڑے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے وہاں لوگوں کے جھگڑنے اور شور شرابے کی آوازیں سنیں تو میں نے آپ سے دریافت کیا کہ یہ کیسی آوازیں تھیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ مؤمن جنات اور مشرکین جنات اپنے کچھ جھگڑوں کا فیصلہ کرانے میرے پاس آئے تھے۔ پھر ان دونوں فریقوں نے مجھ سے اپنی اپنی رہائش کیلئے تعین کا تقاضا کیا تو میں نے مؤمنین جنات کے لئے بستیاں اور پہاڑ مقرر کر دیئے جبکہ مشرکین جنات کے لئے کھائیاں، غاریں اور سمندری جزیرے مقرر کر دیئے۔

باب (۱۵)

کیا جنات انسان پر حملہ کرتے ہیں؟

بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں جنات کے وجود سے تو انکار نہیں۔ لیکن یہ جو کہا جاتا ہے کہ فلاں شخص پر جنات کا سایہ ہے، فلاں کو جنات کے دورے پڑتے ہیں، فلاں میں جنات داخل ہو گئے ہیں یا فلاں میں جنات بولتے ہیں، یہ سب جھوٹ، فریب، ڈھکوسلہ بازی یا نفسیاتی بیماری ہے۔

ان کے بقول کچھ بچے یا خواتین اپنے مطالبے پورے نہ ہونے کی وجہ سے جنات کا ڈرامہ رچا کر اپنی بات منوانے کی کوشش کرتے ہیں۔ کچھ لوگ کسی ذمہ داری سے جان چھڑانے کیلئے اس طرح کا مکر کرتے ہیں۔ کچھ لوگ اپنی کسی کمزوری پر پردہ ڈالنے کے لئے جنات کا بہانہ بناتے ہیں، کچھ بچے امتحانات کے موقعہ پر آسیب کا دورہ ڈال لیتے ہیں، کچھ لوگوں کو کسی نفسیاتی دباؤ یا کمزوری کی وجہ سے بعض شکلیں نظر آنے لگ جاتی ہیں۔ کچھ لوگوں کی قوتِ متخیلہ اتنی تیز ہوتی ہے کہ وہ ایک ایسی غیبی مخلوق کا تصور کرتے ہیں تو ان کا تصور ایک حقیقی روپ اور جنات کی شکل میں انہیں باقاعدہ نظر بھی آنے لگ جاتا ہے، بعض دفعہ خواتین کو ماہواری کی بندش کی وجہ سے اس طرح کے ہیولے اور شکلیں نظر آنے لگتی ہیں۔ لیکن حقیقی دنیا میں جنات آدمی کو ستا نہیں سکتے۔ وہ انسان پر مسلط نہیں ہوتے۔ نہ ہی ان کے مسلط ہونے سے مرگی جیسے یا کسی اور طرح کے آدمی کو دورے پڑتے ہیں۔

ان حضرات کو اب آدمی کیا جواب دے کہ تکلیف کا حقیقی احساس تو اسی کو ہوتا ہے جسے وہ تکلیف ہو رہی ہے۔ ایک آدمی کو جنات تنگ کر رہے ہوں تو آپ کو کیا حق پہنچتا ہے کہ آپ اسے اس کی محض نفسیاتی کمزوری قرار دے کر اس کی بات کو جھٹلائیں؟

ممکن ہے بعض لوگ مکاری بھی کرتے ہوں، ممکن ہے بعض لوگ نفسیاتی مرض کی وجہ سے اپنے ہی خیالات کو اپنا جن بنا بیٹھتے ہوں، ممکن ہے خواتین میں سے بعض کو ایام کی تکلیف کی وجہ سے بھی کچھ شکلیں نظر آتی ہوں۔ یہ سب کچھ تو ممکن ہے مگر کیا یہ ممکن بھی نہیں کہ اسی طرح کچھ لوگ واقعی جنات ہی کے ستائے ہوئے ہوں؟

اگر کسی عورت کو حیض کی بندش کی وجہ سے شکلیں نظر آئیں تو آپ اسے مکار تو نہیں کہیں گے؟ زیادہ سے زیادہ یہی کہیں گے کہ آپ کو فلاں تکلیف کی وجہ سے ایسا نظر آ رہا ہے۔ کسی اچھے معالج سے اس بیماری کا علاج کروالیں۔ ماہواری ٹھیک ہو گئی تو یہ شکلیں نظر آنا بند ہو جائیں گی۔

اسی طرح اگر کوئی نفسیاتی مریض ایسی شکایت کرے تو اسے یہ تو نہیں کہا جائے گا کہ آپ کا ماہواری سسٹم خراب ہے؟ اسے اس کی حالت کے مطابق جواب دیا جائے گا۔

اور اگر کوئی شخص محض دھوکہ دیتے ہوئے آسیبی دوروں کی اداکاری کر رہا ہو تو اسے بھی نہ ماہواری کے علاج کا مشورہ دیا جائے گا، نہ ہی نفسیاتی علاج کا! بلکہ اسے سب کے سامنے شرمسار کیا جائے گا کہ گھر والوں کو پریشان کرنے کیلئے تم نے جنات کا جعلی ڈھونگ رچا رکھا ہے۔

بالکل اسی طرح اگر کسی کو واقعی جنات کا دورہ پڑتا ہو تو اسے نفسیاتی علاج کا مشورہ دینا یا مکاری اور ڈرامہ بازی قرار دینا بھی اتنا ہی غلط ہوگا۔ اسے یہی مشورہ دیا جائے گا کہ تم ان آسیبوں سے چھٹکارا حاصل کرنے کی تدبیر کرو تو تمہاری تکلیف ختم ہو جائے گی۔

یہاں یہ عرض کرنا مناسب ہوگا کہ آسیب کے دوروں اور دوسرے امراض کے دوروں میں واضح اور نمایاں فرق ہوتا ہے اور ایک روحانی معالج دو منٹ میں صحیح فیصلہ کر سکتا ہے کہ اسے جنات کا دورہ ہے یا مرگی یا کسی اور مرض کا؟

اسی طرح حقیقی آسیب اور مصنوعی آسیبی دورے کا فرق بھی دو منٹ میں پہچانا جا سکتا ہے۔ لیکن یہ کہنا کہ آسیب کا خلل انسان کو سرے سے نہیں ہوتا اور جو لوگ اس کی شکایت کرتے ہیں وہ مکاری یا ڈرامہ بازی کرتے ہیں، سراسر خلاف واقعہ ہے۔ ایسے واقعات ہر شہر ہر بستی میں آئے روز پیش آتے ہیں اور روحانی علاج سے ٹھیک بھی ہوتے ہیں۔

ان کا روحانی علاج سے ٹھیک ہونا مزید تائید کرتا ہے کہ آسیبی دورہ ان دوسری بیماریوں سے الگ حقیقت ہے۔ ورنہ پھونکیں مارنے سے ڈرامے کس طرح بند ہو جائیں؟ نفسیاتی امراض تعویذوں سے کیسے ٹھیک ہو جائیں یا خواتین کے رحم کے امراض سے پیدا ہونے والی شکلیں اس مرض کے ہوتے ہوئے محض دم جھاڑے سے کیسے غائب ہو جائیں؟

یہ ایک واقعاتی مسئلہ ہے، شرعی نہیں:۔

ہم یہاں یہ بھی واضح کر دیں کہ جنات کا کسی کو پریشان کرنا ایک واقعاتی مسئلہ ہے۔ شرعی مسئلہ نہیں ہے کہ ہم اس کے لئے قرآن وسنت سے ثبوت اور دلائل اکٹھے کریں۔ اگر لوگ اس تکلیف کا اظہار کرتے ہیں اور ایسے لوگ ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں ہیں تو ان کو جھوٹا قرار دینے کی بجائے ان کا علاج کرنا زیادہ ضروری ہے۔

اور اگر لاکھوں لوگ اس تکلیف کا اظہار بھی کرتے ہیں اور انہیں دم جھاڑے سے شفاء بھی ملتی ہے تو یہ دونوں باتیں خود بخود ثابت ہو جاتی ہیں کہ لوگوں کی یہ شکایت بھی سو فیصد درست ہے کہ انہیں آسیب کی شکایت ہے اور عاملین ان کا علاج کرنے کے لئے قرآن وحدیث سے جن آیات اور دعاؤں کی تلاوت کرتے یا دیگر روحانی طریقے اختیار کرتے ہیں وہ ان کا صحیح علاج ہیں۔ اسی لئے لوگوں کو اس دم جھاڑے کے ذریعے شفاء ملتی ہے۔

جنات اور ان کے دوروں کا مسئلہ اگرچہ واقعاتی ہے، شرعی نہیں ہے۔ پھر بھی ہم قرآن وسنت سے ثابت کریں گے کہ جنات کا جس طرح وجود سو فیصد سچی اور کھری حقیقت ہے۔ اسی طرح ان کے بعض لوگوں کا انسانوں کو پریشان کرنا، انسانی وجود میں داخل ہو جانا، انسان میں آ کر باتیں کرنا، انسان کو بے ہوش کرنا اور طرح طرح سے اسے تنگ کرنا بھی سو فیصد حقیقت ہے۔

ثانی اثنین

تالیف: علامہ ارشد حسن ثاقب

☆ قرآن وسنت کے سینکڑوں ارشادات میں اعداد کے حوالے سے گفتگو وارد ہے۔ صحابہ کرام اور سلف صالحین کے ہزاروں ارشادات اور واقعات میں اعداد کا حوالہ آتا ہے۔

☆ علامہ ارشد حسن ثاقب نے اعداد کے حوالے سے قرآن وسنت اور اکابر امت کے اقوالِ زریں کو جمع کرنا شروع کیا اور جب پہلا باب (دو کے حوالے سے قرآن کریم کی آیات) مرتب کرنا شروع کیا تو وہ باب کی بجائے تین سو سے زائد صفحات کی پوری کتاب بن گیا۔

☆ ثانی اثنین صرف ان (۶۵) قرآنی آیات کے ترجمہ وتشریح پر مشتمل ہے۔ جن میں دو کے عدد کے حوالے سے گفتگو کی گئی ہے۔ جیسے: سنفرغ لکم ایھا الثقلان، ہذا القرنین، فیھما عینان تجریان الخ۔ اس کے بعد دو کے عدد کے حوالے سے حدیث شریف، آثارِ صحابہ، اقوالِ اسلاف، کائناتی حقائق، تاریخی وقائع اور ضرب الامثال اور محاورات کا الگ سے مجموعہ تیار کر رہے ہیں۔ اس کے بعد تین، چار سے دس تک کے عدد پر مزید تحقیق انشاء اللہ بہت جلد منظرِ عام پر آجائے گی۔

☆ نہایت دلچسپ، معلومات افزا اور منفرد کتاب ہے۔

ناشر: ادارۃ القرآن

قرآن حکیم سے ثبوت

اَلَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا کَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُهُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ

"جو لوگ سود کھاتے ہیں یہ نہیں کھڑے ہوں گے مگر اس شخص کی طرح جسے شیطان نے چھو کر پاگل کر دیا ہو۔" (البقرۃ:275)۔

امام قرطبیؒ: اپنی تفسیر میں اس آیت کے ذیل میں فرماتے ہیں کہ "اس آیت میں ان لوگوں کی بات کو غلط قرار دیا گیا ہے جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ جنات انسانی جسم میں داخل نہیں ہوتے"۔ (تفسیر قرطبی:355/3)۔

امام ابن جریر طبریؒ: اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ "اللہ تعالیٰ نے سود خوروں کے بارے میں فرمایا ہے کہ وہ قیامت کے دن اس شخص کی طرح اٹھیں گے جسے شیطان نے چھو کر پاگل کر دیا ہو۔ یعنی ایسے شخص کی طرح جس پر آسیب کا سایہ ہو اور وہ بہکی بہکی باتیں کرتا ہو۔" (تفسیر طبری:101/3)۔

قرآن حکیم میں عربی کا جو محاورہ "یَتَخَبَّطُهُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ" استعمال کیا گیا ہے اس کا لفظی ترجمہ اگرچہ یہی کیا جاتا ہے کہ "جسے شیطان نے چھو کر باؤلا کر دیا ہو" مگر اس کا حقیقی اور محاوراتی ترجمہ یہ بنتا ہے "جسے جنات کا دورہ پڑتا ہو۔"

امام ابو الحسن اشعریؒ: اس آیت کو معتزلہ کے اس گروہ کے خلاف بطور دلیل پیش فرماتے ہیں جو کہتا تھا کہ آسیب زدہ شخص کے جسم میں آسیب داخل نہیں ہوتا۔ وہ فرماتے ہیں کہ اہل سنت کا مذہب یہی ہے کہ جنات، آسیب زدہ آدمی کے جسم میں داخل ہوتے ہیں۔ (مجموع الفتاوی لابن تیمیہ)۔

امام احمد بن حنبلؒ: کے صاحبزادے عبداللہ بن احمد فرماتے ہیں کہ میں نے والد صاحب سے سوال کیا کہ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ جن، آسیب زدہ انسان کے جسم میں داخل نہیں ہوتا؟ انہوں نے فرمایا: بیٹے! یہ لوگ جھوٹ بولتے ہیں۔ یہی تو اس وقت اس کی زبان پر بول رہا ہوتا ہے۔

حدیث سے ثبوت

جنات کا تذکرہ یوں تو سینکڑوں جگہ احادیث میں آتا ہے۔ یہاں ہم صرف چند وہ واقعات درج کریں گے جن میں خود نبی کریمؐ نے لوگوں میں سے جن نکالا۔

حضورؐ نے ایک بچے کا جن نکالا:۔

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک عورت حضور اقدسؐ کی خدمت عالیہ میں اپنا بچہ لائی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اس بچے پر صبح اور شام کھانے کے اوقات میں جنات کا دورہ پڑتا ہے جس کی وجہ سے ہمارا کھانا خراب ہو جاتا ہے۔ آپ ﷺ نے اس بچے کے سینے پر ہاتھ پھیرا اور اس کیلئے دعاء فرمائی تو اس نے قے کر دی جس سے اس کے پیٹ میں سے کتے کا ایک کالا پلا نکل کر بھاگ گیا۔ (مسند احمد، مسند دارمی، دلائل النبوۃ لابی نعیم، دلائل النبوۃ للبیھقی)۔

حضرت زارع کے بچے کا جن حضورؐ نے نکالا:۔

ام ابان بنت وازع روایت کرتی ہیں کہ ان کے دادا حضرت زارعؓ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور شکایت کی کہ یا رسول اللہ! میرے بیٹے کو آسیب کا سایہ ہے۔ آپ ﷺ اس کے لئے دعاء فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اسے میرے پاس لے کر آؤ۔ میں نے واپس جا کر اس کے سفر والے کپڑے تبدیل کر کے نئے کپڑے پہنائے اور اسے اپنے ساتھ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں لے آیا۔

آپ ﷺ نے فرمایا اسے میرے قریب کرو اور پیٹ کے بل لٹا دو۔ پھر آپ ﷺ نے اس بچے کے کپڑوں کو اوپر سے بھی پکڑا اور نیچے سے بھی! اور اس کی پیٹھ پر مارنا شروع کیا اور ساتھ ساتھ یہ حکم دیتے جا رہے تھے کہ: اے اللہ کے دشمن نکل جا، اے اللہ کے دشمن نکل جا! تھوڑی ہی دیر میں وہ بچہ عام آدمی کی طرح دیکھنے لگ گیا۔ اس سے پہلے وہ دیکھتا نہیں تھا۔ پھر آپ ﷺ نے بچے کو سامنے بٹھا کر اس کے لئے دعاء فرمائی اور اس کے چہرے پر اپنا دستِ مبارک پھیرا۔ اس دعاء کی وجہ سے ہمارے قافلے کے لوگ اسے اپنے سے بہتر سمجھنے لگے۔ (مجمع الزوائد:3/9)۔

جن انسانی جسم میں داخل ہو جاتا ہے:۔

یہ بات پہلے بھی تفصیل سے گذر چکی ہے کہ جنات انسان کے جسم میں داخل ہو جاتے ہیں۔ بلکہ حدیث مبارک کے الفاظ تو یہ ہیں کہ وہ انسانی خون کے ساتھ گردش کرتے ہیں۔ چند سطور پہلے امام ابوالحسن اشعریؒ، امام قرطبی، امام احمد بن حنبل کے اقوال بھی گذر چکے ہیں جنہوں نے قرآنی آیت کا مصداق ومفہوم قرار دیتے ہوئے اسے اہل سنت کا مذہب قرار دیا ہے کہ جن انسان کے جسم میں داخل ہوتا ہے۔

ابھی جو دو احادیث مبارکہ آپ نے پڑھی ہیں ان سے (اور آئندہ آنے والی احادیث سے بھی) یہ امر بالکل واضح ہو جاتا ہے کہ سچائی اور واقعاتی حقیقت بھی یہی ہے اور احادیث نبوی کی صراحت بھی یہی ہے کہ جنات انسانی جسم میں داخل ہو جاتے ہیں۔ پہلی حدیث میں حضرت ابن عباسؓ نے تصدیق کی کہ آپ ﷺ نے جب بچے کو دم کیا تو جن اس کے منہ سے قے کی وجہ سے چھوٹے کتے کی شکل میں برآمد ہوا۔ یعنی وہ اس کے معدے میں جا کر بیٹھا ہوا تھا جو قے سے برآمد ہوا۔

اور دوسری حدیث میں آپ ﷺ کا خود اس جن کو مخاطب کرؐ کے بار بار فرمانا کہ اے اللہ کے دشمن باہر نکل جا! اس امر کی واضح دلیل ہے کہ جن اس کے جسم میں داخل تھا اور آپ ﷺ بھی یہی سمجھ رہے تھے کہ وہ اس کے جسم میں موجود ہے۔ اسی لئے آپ ﷺ

اسے بار بار نکلنے کا حکم دے رہے تھے۔

حضرت یعلیٰ بن مُرَّۃ ؓ کی روایت:۔

حضرت یعلیٰ بن مرۃ ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ؐ کی تین باتیں ایسی دیکھی ہیں جو نہ مجھ سے پہلے کسی نے دیکھیں، نہ ہی میرے بعد کوئی دیکھے گا۔

ہم ایک سفر میں تھے۔ راستے میں ایک عورت بچہ اٹھائے بیٹھی تھی۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ بچہ سخت تکلیف میں ہے۔ دن میں کئی بار اسے دورہ پڑتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اسے میرے قریب کردو۔ عورت بچے کو قریب لائی اور اسے آپ ﷺ کے اور آپ ﷺ کی سواری کے درمیان رکھ دیا۔ آپ ﷺ نے اس بچے کا منہ کھول کر اس میں تین بار پھونک ماری اور فرمایا:۔

بِسْمِ اللّٰہِ اَنَا عَبْدُاللّٰہِ، اِخْسَأْ عَدُوَّاللّٰہِ!

"اللہ کے نام سے، میں اللہ کا بندہ ہوں۔ اللہ کے دشمن نکل جا!"

پھر آپ ﷺ نے بچہ عورت کو واپس کردیا اور فرمایا کہ ہماری واپسی پر ہمیں اسی جگہ ملنا اور بچے کی کیفیت بتلانا۔ فرماتے ہیں جب ہم سفر سے واپس آئے تو وہ عورت اسی جگہ ہماری منتظر تھی۔ اور اس کے ساتھ تین بکرے بھی تھے۔

آپ ﷺ نے بچے کا حال پوچھا تو عورت نے بتلایا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، ہمیں اس کے بعد بچے کی طرف سے کوئی تکلیف اور پریشانی نہیں پہنچی۔ اور گذارش کی کہ یہ بکرے ہماری طرف سے ہدیہ قبول فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اترو اور ان میں سے ایک بکرا لے لو، باقی اسے واپس کردو۔

(مجمع الزوائد: 4/9)۔

سیاہ فام آسیب زدہ جنتی عورت:۔

حضرت عطاء بن ابی رباح ؒ فرماتے ہیں کہ ایک بار مجھ سے حضرت عبد اللہ

بن عباس ؓ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایک جنتی عورت دکھلاؤں؟ میں نے کہا کیوں نہیں؟ انہوں نے فرمایا یہ سیاہ فام عورت حضور اقدس ؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ مجھے دورہ پڑتا ہے اور بے ہوش ہو کر گر پڑتی ہوں جس کی وجہ سے بعض دفعہ میرا ستر کھل جاتا ہے۔ آپ ﷺ میرے لئے دعاء فرمادیجئے (کہ اس آزار سے میری جان چھوٹ جائے)۔ آپ نے فرمایا:۔

اِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ وَاِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰہَ اَنْ يُّعَافِيَكِ۔

"اگر تم چاہو تو صبر کرلو (اور اس کے بدلے) تمہیں جنت ملے گی اور اگر چاہو تو میں دعاء کردیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تمہیں صحت عطا فرمائیں!"

اس عورت نے جب جنت کی بات سنی تو تکلیف بھول گئی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں صبر سے کام لوں گی۔ پھر عرض کیا کہ یا رسول اللہ! دورے میں میں بے پردہ ہو جاتی ہوں۔ یہ دعاء فرمائیں کہ اس تکلیف کی وجہ سے میرا پردہ نہ کھلا کرے۔ آپ ﷺ نے اس کے لئے دعاء فرمائی۔ (صحیح بخاری، صحیح مسلم)۔

حافظ ابن حجر عسقلانی ؒ فرماتے ہیں کہ اس سیاہ فام عورت کا نام ام زُفَر تھا اور اسے یہ دورہ کسی دماغی خلل کی وجہ سے نہیں بلکہ جنات کی وجہ سے پڑا کرتا تھا۔ (فتح الباری)۔

حضور ﷺ نے حضرت عثمان بن ابی العاص ؓ کا جن نکالا:۔

حضور اقدس ﷺ نے حضرت عثمان بن ابی العاص ؓ کو طائف کا گورنر بنا کر بھیجا۔ وہ فرماتے ہیں کہ ان دنوں مجھے یوں لگتا تھا کہ نماز کے دوران کوئی چیز میرے سامنے آجاتی ہے اور اس کی وجہ سے مجھے یہ بھی یاد نہیں رہتا کہ میں کیا پڑھ رہا ہوں۔ میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضری کیلئے مدینہ منورہ روانہ ہوگیا۔ آپ ﷺ نے جب مجھے مسجد نبوی شریف میں دیکھا تو فرمایا ابو العاص کے بیٹے، تم؟ میں نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا کیسے آنا ہوا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! نماز

کے دوران کوئی چیز میرے سامنے آجاتی ہے اور مجھے پتہ نہیں چلتا کہ میں کیا پڑھ رہا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ شیطان ہے اسے میرے قریب کرو۔ میں آپ ﷺ کے قریب ہوکر دونوں پیروں کے بل اکڑوں بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے اپنا دستِ مبارک میرے سینے پر مارا اور میرے منہ میں تھتکارا اور فرمایا: اے اللہ کے دشمن باہر نکل جا۔ آپ ﷺ نے یہ عمل تین بار کیا اور فرمایا جاؤ اور جا کر اپنے گورنری کے فرائض سنبھالو۔ فرماتے ہیں: خدا کی قسم اس کے بعد وہ کبھی میرے سامنے نہیں آیا۔ (سنن ابن ماجہ)۔

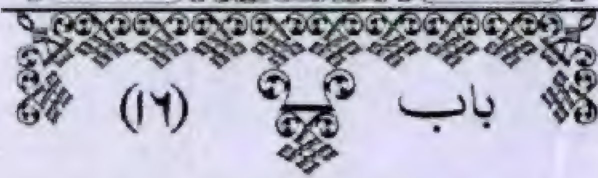
حضرت اسامہؓ بن زید کا مشاہدہ:۔

حضرت اسامہ بن زیدؓ فرماتے ہیں کہ ہم حضور اقدس ﷺ کے ساتھ سفرِ حج میں تھے بطن روحاء کے مقام پر پہنچے تو ایک عورت نے اپنا بچہ آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اس بچے نے جب سے جنم لیا ہے، تب سے تکلیف میں ہے۔ آپ ﷺ نے بچہ گود میں لیا اور اس کے منہ میں تھتکارتے ہوئے فرمایا کہ "اللہ کے دشمن نکل جا، میں اللہ کا رسول ہوں۔" پھر آپ ﷺ نے بچہ ماں کے حوالے کرتے ہوئے فرمایا اسے لے جاؤ۔ اب اسے کوئی تکلیف نہیں ہے۔

(مجمع الزوائد، دلائل النبوۃ للبیھقی)۔

جن انسان کے جسم میں داخل ہوتا ہے:۔

ان تمام روایات سے دو باتیں واضح ہوگئیں۔ (۱) ایک یہ کہ جنات کا سایہ ایک کھلی صداقت اور واقعاتی حقیقت ہے۔ اسے نفسیاتی بیماری قرار دے کر جھٹلانا اپنے انگریز آقاؤں کی خوشنودی حاصل کرنے کی بھونڈی ادا کے سوا کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ (۲) دوسرے یہ کہ جن آسیب زدہ شخص کے جسم میں داخل ہوکر اسے پریشان کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مذکورہ بالا تمام احادیث میں حضورؐ نے جنات کو ایک ہی حکم دیا ہے کہ اس مریض کے جسم سے نکل جاؤ۔



باب (۱۶)

جنات کیوں ستاتے ہیں؟

رہا یہ سوال کہ جنات آدمی پر کیوں آتے، مسلط ہوتے اور ستاتے ہیں تو اس کی متعدد وجوہ ہوسکتی ہیں۔ ہم یہاں ان میں سے چند وجوہ کا بطور مثال ذکر کریں گے۔ جنات ہماری بیان کردہ وجوہ کے پابند نہیں کہ جو وجوہ ہم بیان کریں یا کوئی اور عالم بیان کرے، ان کے علاوہ کسی وجہ سے کسی پر مسلط نہ ہوسکیں۔

امام ابن تیمیہ کی تشخیص:۔

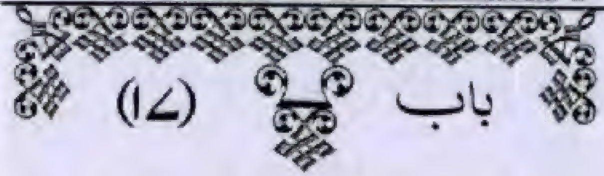
امام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں کہ انسان پر جن کا حملہ یا شھوت کی وجہ سے ہوتا ہے یا محبت وعشق کی وجہ سے یا بعض دفعہ جذبۂ انتقام کے تحت ہوتا ہے۔ کہ آدمی نے یا تو جنات کے اوپر پیشاب کردیا یا ان پر گرم پانی انڈیل دیا یا ان کا کوئی بچہ ماردیا ہوتا ہے حالانکہ اسے اس کا علم بھی نہیں ہوتا۔ بعض دفعہ یونہی شغل کھیل میں یا محض کسی کو تکلیف پہنچانے کیلئے بھی تنگ کرتے ہیں جیسے بیوقوف انسان بھی کرتے رہتے ہیں۔ (مجموعۃ فتاوی ابن تیمیۃ: 29/19)۔

ہم نمبروار چند وجوہات کا ذکر کرتے ہیں جن کا اکثر ہم نے مریضوں میں مشاہدہ کیا ہے۔ دوبارہ عرض ہے کہ ہماری بیان کردہ وجوہات کا دائرہ ہمارے مطالعے یا مشاہدے تک محدود ہے، جنات ہمارے مطالعے کے پابند ہیں اور نہ ہی ہمارے

مشاہدے کے۔ وہ کسی بھی وجہ سے کسی پر حملہ کر سکتے ہیں۔ آخر ہم انسانی بدمعاشوں کا بھی تو روزانہ مشاہدہ کرتے رہتے ہیں۔ کیا ان کی بدمعاشی کسی اصول، ضابطے، جواز کے تابع ہوتی ہے؟ یہی حال جنات بدمعاشوں کا ہے۔ ہم تو صرف اپنے مشاہدہ میں آنے والی چند وجوہ کا ذکر کر رہے ہیں۔

(۱) بچوں کا یا عورتوں کا شام کے جھٹپٹے کے وقت باہر نکلنا۔
(۲) عورتوں کا کھلی جگہ (میدان، صحن، چھت وغیرہ) ننگے سر نکلنا۔
(۳) خواتین نہانے یا سر دھونے کے بعد اگر گیلے بالوں سمیت کھلی جگہ شام کو آئیں۔
(۴) گندی جگہ پر گرم پانی یا کوئی وزنی چیز پھینکنا۔
(۵) بعض خواتین پر مرد جنات عاشق ہو جاتے ہیں۔ اس کے لئے اس خاتون کا خوبصورت ہونا ضروری نہیں۔
(۶) بعض مردوں پر خواتین جنات فریفتہ ہو جاتی ہیں۔
(۷) بعض خواتین سے جنات جنسی تعلق قائم کرتے ہیں۔
(۸) بعض مردوں سے جن عورتیں جنسی تعلق استوار کر لیتی ہیں۔
(۹) پیپل کے درخت سے جنات چمٹ جاتے ہیں۔
(۱۰) برگد کے پیڑ سے بھی جنات کا سایہ ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔
(۱۱) جنات کے حوالے سے جامن کا درخت انتہائی خطرناک ہے۔
(۱۲) انار کے درخت پر بالعموم جنات کا بسیرا ہوتا ہے۔ اس سے بھی آ جاتے ہیں۔
(۱۳) گھروں میں دن رات ٹی وی اور ویڈیو پر فلمیں اور گانے چلنے سے بھی شیاطین کا داخلہ کھل جاتا ہے اور ان سے خیر کی توقع کرنا حماقت ہے۔
(۱۴) جن گھروں میں بھارتی چینلز زیادہ چلائے جاتے ہیں ان میں شیاطین اور خبیث ترین جنات کا ہمہ وقتی ڈیرہ ہوتا ہے۔ بھارتی فلموں اور ڈراموں میں قدم قدم پر جو اشلوک اور منتر پڑھے جاتے ہیں، ان کے ذریعے یوں سمجھیں کہ آپ خود اپنے آپ پر اور گھر والوں پر لاعلمی میں جادو کروا رہے ہیں۔ اس کے ہوتے ہوئے کسی دشمن کی آپ کو ضرورت نہیں۔

(۱۵) سخت سردی میں آدھی رات کے وقت ویرانے، جنگل اور صحراء میں سے اکیلے گذرنا جنات کے حملے کا موجب بن سکتا ہے۔ بلکہ اس وقت جنات کی بدترین نسل (چڑیل، ڈائن، دیو وغیرہ) کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔
(۱۶) سخت گرمی کے موسم میں دوپہر کے وقت ویرانے، جنگل اور صحراء سے اکیلے گذرنا شدید خطرے کا لازم ہے۔ یہ وقت بھی بدترین انواع جنات کا شکار ہونے کا ہے۔
(۱۷) مٹی یا ریت میں زمینی جانوروں کے بل میں پیشاب کرنے سے جنات چمٹ سکتے ہیں۔
(۱۸) بیت الخلاء میں دعاء پڑھے بغیر داخل ہونے سے جنات کا شکار ہونا آسان اور ان کے شر سے بچنا مشکل ہو جاتا ہے۔
(۱۹) گھر میں تصاویر کی موجودگی (بالخصوص دیواروں پر تصاویر آویزاں ہونا) بھی شیاطین اور جنات کیلئے آسانی پیدا کرتا اور انہیں گھروں میں گھسنے کی دعوت دیتا ہے۔
(۲۰) قبروں اور میلوں سے بھی یہ بن بلائے مہمان آپ کے ساتھ آ جاتے ہیں۔
(۲۱) زیادہ غصے کی حالت میں آدمی جلدی ان کا شکار ہوتا ہے۔
(۲۲) شہوت کا حد سے زیادہ رسیا آدمی بھی جنات اور شیاطین کے لئے تر نوالہ ہوتا ہے۔
(۲۳) ویران عمارتوں، کھنڈروں اور ندی نالوں کے ویران کناروں سے بھی جنات انسان سے چپک سکتے ہیں اور یہ بھی خطرناک قسم کے جنات ہوتے ہیں۔
(۲۴) پہاڑی علاقوں کے وہ ہوٹل اور فلیٹ جو سال کا زیادہ تر عرصہ بند رہتے ہوں اور نصف سال سے بھی بہت کم عرصہ ان میں لوگوں کی آمد و رفت رہتی ہو۔ ایسے ہوٹلوں اور فلیٹوں سے بھی جنات کا خطرہ ہوتا ہے۔ لیکن جہاں تین چار ماہ لوگوں کی آمد و رفت رہتی ہو وہاں ایسا خطرہ نہیں ہوتا۔
(۲۵) دینی مدارس میں پڑھنے والی لڑکیوں پر جنات کا بہت شدید حملہ ہوتا ہے۔ شیطان تو عورتوں کو اپنی خباثت کے لئے جال کے طور پر استعمال کرنا چاہتا ہے۔ اس لئے اسے اور اس کی آل کو لڑکیوں کا دین کے قریب آنا ایک آنکھ نہیں بھاتا۔ لگتا ہے پرویز مشرف بھی شیطان کی آل میں سے تھا کہ اس نے جامعہ حفصہ کو صفحۂ ہستی سے مٹا کر ہی دم لیا۔



جنات وآسیب کی علامات

یہاں ہم چند ایسی عمومی علامات کا ذکر کرتے ہیں جن سے عام آدمی بھی معلوم کر سکتا ہے کہ اس پر جنات کا حملہ ہے۔ اگر ایسی علامات بار بار محسوس ہوں تو کسی عامل سے رجوع کر کے مزید یقین حاصل کر لیں، پھر اس کا علاج معالجہ کرائیں۔ مگر عامل دیندار اور پابند شرع ہو۔ شیطان صفت، بے دین، نوسر باز اور ٹھگ قسم کے عاملوں کے پاس جانے سے تکلیف کا ازالہ تو نہیں ہوگا۔ محض وقت اور پیسہ برباد ہوگا۔ اور اکثر اوقات ایمان ویقین اور عزت وحرمت کی دولت بھی ہاتھ سے جاتی نظر آتی ہے۔ ایسے ٹھگ قسم کے عاملوں کے پاس جانے سے معاملہ یک نہ شد دو شد والا ہو جائے گا کہ پہلے صرف جن چمٹا تھا، اب اس کے ساتھ ساتھ عامل بھی چمٹ گیا ہے۔

(۱) اچانک خوشبو یا بدبو آنا۔

(۲) سر، کندھوں اور گدی کا اکثر وزنی رہنا۔

(۳) چلتے پھرتے اکثر اوقات یوں محسوس ہونا جیسے میرے پیچھے پیچھے کوئی آ رہا ہے۔ حتی کہ یہ خیال اتنا پختہ ہو جائے کہ کئی بار پلٹ کر دیکھنا پڑے۔ مگر دیکھیں تو پیچھے کوئی موجود نہ ہو۔

(۴) خواب میں خوفناک شکلیں دکھائی دیں یا براہ راست جنات یا چڑیلوں وغیرہ کا نظر آنا۔

(۵) خواب میں کتا، بھیڑیا، بندر، ریچھ یا شیر کا اکثر دیکھنا۔ (ضروری نہیں کہ جس کو بھی خواب میں کتا وغیرہ نظر آئے اسپر آسیب کا سایہ ہی ہو۔ دوسری علامات بھی کچھ

پائی جاتی ہوں اور اس طرح کے خواب بھی آنے لگیں تو ان دونوں کو ملا کر یہ نتیجہ اخذ کیا جائے گا کہ ایسا شخص کسی آسیب کی زد میں ہے۔ وگرنہ بعض دفعہ کتے کو خواب میں دیکھنے کا مطلب یہ بھی ہوتا ہے کہ خواب دیکھنے والے کو پولیس سے کوئی خطرہ ہے۔ یا شیر کی تعبیر بعض دفعہ مضبوط دشمن اور بعض دفعہ نرینہ اولاد کی ہوتی ہے۔ (خوابوں کی تعبیر ایک مستقل فن ہے جسے ہم وھبی و کسبی فن کہہ سکتے ہیں۔ مکمل کسبی تو بالکل نہیں، البتہ کسی کو مکمل طور پر وھبی طور پر نصیب ہوتا ہے اور کسی کو سیکھنے سکھانے کے ساتھ اللہ تعالیٰ اس کا سینہ کشادہ فرما دیتے ہیں)۔

(۶) گھر میں سے ایسی جگہ سے چیزوں، نقدی، زیورات وغیرہ کا چوری اور غائب ہو جانا، جہاں آپ کے سوا کسی کا گذر اور رسائی ممکن نہ ہو۔ اگر کوئی چیز ایسی جگہ سے گم ہوتی ہے جہاں گھر کے اور لوگ بھی یا ملازم وغیرہ بھی آ جا سکتے ہیں تو پھر جنات کا وہم کرنے کی بجائے تفتیش کر لیں۔

(۷) گھر کے کسی حصے میں آتے جاتے وقت گھر کے کسی ایک آدھ فرد کا جسم وزنی ہو جانا یا سردی کی لہر جسم میں دوڑ جانا یا بلاوجہ خوف طاری ہو جانا۔

(۸) سیڑھیوں وغیرہ میں کسی نادیدہ فرد کے چڑھنے اترنے کا احساس ہونا۔

(۹) چھت پر کسی کے قدموں کی آہٹ محسوس ہونا یا چار پائیاں وغیرہ گھسیٹنے کی آوازیں آنا۔

(۱۰) رات پچھلے پہر میں یوں لگنا جیسے کچن میں سالن پک رہا ہے۔ کبھی یہ احساس سالن کی خوشبو آنے سے ہوتا ہے، یوں لگتا ہے جیسے کوئی ہنڈیا بھون رہا ہے۔ اور کبھی سالن پکانے کے دوران برتنوں کے کھنکنے کی جو آوازیں اٹھتی ہیں، ویسی آوازیں آنا شروع ہو جاتی ہیں۔

(۱۱) بیٹھے بٹھائے یوں لگنا کہ ابھی سامنے سے کوئی گذرا ہے یا کوئی شخص کھڑکی یا پردے کے پیچھے سے جھانک رہا ہے۔

(۱۲) گھر کی دیواروں، چھت، فرش، صوفوں یا اہل خانہ کے کپڑوں پر خون کے چھینٹے پڑنا۔

(۱۳) الماریوں میں صحیح سالم کپڑے رکھنے کے بعد نکالتے وقت دیکھا کہ ان پر کٹ

لگے ہوئے ہیں یا وہ کہیں کہیں سے جلے ہوئے ہیں اور جلنے سے ان میں سوراخ ہو گئے ہیں۔ (یہ علامت بعض دفعہ ایسے جادو میں بھی سامنے آتی ہے، جس میں مسان دخل انداز ہو چکا ہو۔ اس لئے عامل کو بڑی چابکدستی اور سمجھداری سے کام لیتے ہوئے یہ چیک کرنا چاہئے کہ یہ حرکت آسیب کی طرف سے ہو رہی ہے یا مسان کی طرف سے۔ پھر جو بھی صورت حال سامنے آئے اس کے مطابق حل کرے)۔

(۱۴) سوتے وقت اچانک پورے بدن کا منجمد اور بے حس و حرکت ہو جانا۔ حتیٰ کہ کچھ پڑھنا چاہے تو پڑھ نہ سکے اور چیخنا چلانا چاہے تو چیخ بھی منہ سے نہ نکل سکے۔ پھر اسی تنگ ودو کے دوران اچانک پورے بدن کا کھل جانا اور حرکت میں آ جانا اور شدید تنگ ودو کی وجہ سے آنکھ کھل جانا۔

(۱۵) سوتے وقت اچانک پورے بدن پر منوں وزن پڑ جانا۔ یا جسم کے کسی ایک آدھ حصے کا نہایت وزنی ہو جانا۔ بعض دفعہ سونے سے پہلے جاگتے ہوئے بھی بستر پر لیٹنے کے بعد یہ کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔

(۱۶) سوتے میں کسی کا ہاتھ یا پاؤں کو جھٹکا دے کر جگا دینا۔

(۱۷) اپنے نام کی آواز سننا۔ لیکن جس شخص کی آواز میں آپ کو پکارا گیا ہے وہ یا تو سرے سے گھر پہ موجود ہی نہیں یا وہ گہری نیند سو رہا ہے۔

(۱۸) حاملہ خواتین کو یوں محسوس ہونا جیسے کسی بلی یا اس جیسے کسی جانور نے اچانک اس کے پیٹ پر چھلانگ ماردی ہے۔ ایسی خواتین کا حمل عام طور پر ضائع ہو جاتا ہے۔

(۱۹) گھر کے افراد کو معمولی باتوں پر بلاوجہ اور حد سے زیادہ غصہ آ جانا۔ اور غصہ کی حالت میں خاص طور پر آنکھوں کا سرخ ہو جانا۔

(۲۰) بیوی کو خاوند سے بلاوجہ حد سے زیادہ نفرت ہونا، خاوند کو قریب نہ پھٹکنے دینا۔ ویسے خاوند کے ساتھ تعلق صحیح ہو لیکن اس کے قریب جانے پر آمادہ نہ ہونا۔ ایسی خواتین کو بعض دفعہ جاگتے ہوئے بھی محسوس ہوتا ہے کہ ان کے بستر پر ان کے علاوہ کوئی اور بھی موجود ہے۔ اور بعض دفعہ خواب میں ایسی صورت حال دیکھتی ہیں جو کسی سے بیان بھی نہیں کر سکتیں اور جسے دیکھ کر آسانی سے یہ سمجھا جا سکتا ہے کہ وہ خاوند کو قریب کیوں نہیں

پھٹکنے دیتیں، یہ حرکت وہ خود نہیں کرتیں بلکہ غیر اختیاری طور پر خبیث اور بدکردار قسم کے شیاطین زبردستی ان سے یہ حرکت کرواتے ہیں۔

(۲۱) نیند کا اڑ جانا۔ رات رات بھر لیٹے رہنے کے باوجود نہیں آتی۔

(۲۲) نیند میں دماغ کا بیدار رہنا۔ بعض دفعہ آسیب کا مریض سوتا تو ہے لیکن نیند میں اس کا دماغ بیدار رہتا ہے اور رات بھر وہ نہ جانے کہاں کہاں گھومتا پھرتا اور بھٹکتا رہتا ہے۔ صبح نیند پوری کر کے جب وہ بیدار ہوتا ہے اس پر اسی طرح تھکن طاری ہوتی ہے جس طرح نیند نہ آنے کی وجہ سے آدمی کا سر اور دماغ بوجھل بوجھل سا رہتا ہے۔

(۲۳) سوتے میں بلند مقام سے لڑھکنا اور لڑھکتے لڑھکتے کسی کھائی وغیرہ میں دھڑام سے گرنا اور گرتے ہی بیدار ہو جانا۔

(۲۴) بار بار قبریں یا انجان مردے دیکھنا۔

(۲۵) کسی بیماری یا جسمانی کمزوری کے بغیر سست رہنا اور کام کاج کو دل نہ کرنا یا کام میں دل نہ لگنا۔

(۲۶) نیک کاموں اور عبادات سے رکاوٹ محسوس کرنا۔ نماز میں گھبراہٹ ہونا یا تلاوت واذکار میں سر یا آنکھوں کا بوجھل ہو جانا، زبان کا بار بار بلاوجہ رکنا یا بلاوجہ اس دوران نیند آ جانا۔

(۲۷) کسی ایسی بیماری کی تمام علامات کا ظاہر ہونا جو میڈیکل ٹیسٹ میں ظاہر نہ ہو رہی ہو۔ ٹیسٹ کلیئر آتے ہوں اور بیماری موجود ہو۔

(۲۸) دورے پڑنا۔ جس میں اعصاب کھنچ جائیں یا آنکھیں پلٹ جائیں یا ہاتھ پاؤں مڑ جائیں۔ لیکن اس سے ملتا جلتا ایک دورہ مرگی کا ہوتا تھا اور ایک شوگر کی کمی کا بھی ہوتا ہے۔

(۲۹) بچوں کا کسی خاص چیز یا جگہ کو بار بار دیر تک دیکھتے چلے جانا۔ اور اس کے بعد اس کو دیکھ کر ہنسنا یا ڈر کر رونے لگ جانا۔

(۳۰) نیند میں بدکنا، گھبرا کر اٹھ جانا، رونا، مدد کے لئے پکارنا یا چیخ مار کر جاگ اٹھنا۔

باب (۱۸)

جنات وآسیب کا علاج

آسیب کے علاج کے لئے ہم جتنے بھی عمل یہاں درج کر رہے ہیں وہ سب کے سب ہمارے تجربہ میں آئے ہوئے ہیں۔ ان میں سے کوئی عمل بھی ایسا نہیں جسے ہم نے بارہا استعمال نہ کیا ہوا اور وہ ہمیشہ نتیجہ خیز نہ رہا ہو۔

عاملین کے لئے منتخب اعمال

(۱) منزل:۔

آسیب کے چھٹکارے کے تمام اعمال کا سردار منزل ہے۔ اس کے ذریعے دم کرنے، وار مارنے، آسیب کو گرفتار کرنے یا جلا کر ختم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ مریض کو سامنے بٹھا کر تین تین بار منزل پڑھ کر اسے دم کریں اور یہ عمل کم از کم تین بار دھرائیں۔

حتی الامکان مریض کو بھی منزل ہی صبح وشام پڑھنے کیلئے بتلائیں۔

(۱) جلانے کے لئے براہ راست مریض پر دم کرنا یا وار مارنا کافی ہے۔

(۲) مریض کے جسم سے باہر نکالنے کے لئے دم بھی کریں اور اونچی آواز میں اسے حکم دیں کہ میں اللہ کا بندہ ہوں، تجھے حکم دیتا ہوں کہ اے دشمن خدا اس کے جسم سے نکل جا (جن نکالنے کا یہ مسنون طریقہ ہے)۔

(۳) گرفتار کرنے کے لئے بوتل یا ہنڈیا کا طریقہ اپنائیں جو آگے آرہا ہے۔

(۴) منزل پڑھنے کے دوران کسی خاص مقام پر پہنچ کر اگر دیکھیں کہ اس پر آسیب کو زیادہ تکلیف ہو رہی ہے، وہ بلبلا رہا ہے یا مریض کو تنگ کرنے لگ گیا ہے تو تھوڑی دیر کے لئے اسی مقام کو بار بار پڑھتے رہیں۔ پھر آگے تلاوت شروع کریں۔ مثلاً اگر آپ نے دیکھا کہ والصافات کی تلاوت کے دوران جن زیادہ مضطرب اور بیقرار ہوا ہے تو سورۃ الصافات کی آیات دس بارہ بار دھرا کر آگے بڑھیں۔ منزل یہ ہے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمٓ ۝ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۗ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۗ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۗ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝ لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۙ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۚ لَا انْفِصَامَ لَهَا ۗ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۗ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ۗ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۗ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ۗ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ

بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ
اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۟ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۗ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا
اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا
تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ
عَنَّا ۟ وَاغْفِرْ لَنَا ۟ وَارْحَمْنَا ۟ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ؕ
اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۟ قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِى الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ
الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۫ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ؕ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ؕ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ
قَدِيْرٌ ۝ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِى النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِى الَّيْلِ ۫ وَتُخْرِجُ الْحَىَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ
مِنَ الْحَىِّ ۫ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِىْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۟ يُغْشِى الَّيْلَ
النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا ۙ وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ ؕ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ
رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝ وَلَا تُفْسِدُوْا فِى
الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ؕ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝
قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا
تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۝ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ
شَرِيْكٌ فِى الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِىٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ۝

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ۝ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ
رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ۝ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا
يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ۝ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۝ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۝ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ۝ اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ۝ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ۝ اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ ِالْكَوَاكِبِ ۝ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ۝
لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ۝ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۝ اِلَّا
مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝ فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ؕ اِنَّا
خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ۝

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ لَا تَنْفُذُوْنَ
اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۝ فَبِاَىِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۝
لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ
نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ
هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ
الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ
الْحُسْنٰى ؕ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اُوْحِىَ اِلَىَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۝ يَّهْدِىْٓ اِلَى الرُّشْدِ
فَاٰمَنَّا بِهٖ ؕ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ۝ وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ۝ وَّاَنَّهٗ
كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝ وَلَآ اَنَا
عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۝ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِىَ دِيْنِ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ

النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۙ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۚ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ مَلِكِ النَّاسِ ۙ اِلٰهِ النَّاسِ ۙ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۙ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۚ

(۲) آیت الکرسی:-

حدیث شریف میں آتا ہے کہ قرآن حکیم کی سب سے عظیم آیت، **آیۃ الکرسی** ہے۔ ایک اور حدیث مبارک میں ہے کہ اس سورت کے اکرام میں اللہ تعالیٰ نے اس کے نزول کے وقت ستر ہزار فرشتوں کو جبریل امین کے ساتھ نازل فرمایا تھا۔

حدیث شریف میں جنات اور شیاطین سے بچنے کیلئے آیت الکرسی کو سب سے زیادہ مفید قرار دیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں دیگر احادیث کو چھوڑتے ہوئے ہم صرف حضرت ابو ہریرہؓ کا ذاتی مشاہدہ نقل کرنے پر اکتفاء کرتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہؓ اور شیطان کی کشمکش

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فطرانے کے سامان کا نگران مقرر فرمایا۔ ایک رات میں اپنی ڈیوٹی پر موجود تھا۔ کیا دیکھا کہ ایک بوڑھا آیا اور اس نے فطرانے کے سامان میں سے کچھ گندم چوری کی اور فرار ہونے لگا۔ میں نے اسے گرفتار کر لیا اور کہا کہ میں تجھے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاؤں گا۔ اس نے میری منت سماجت کی اور کہا کہ میں عیال دار اور غریب آدمی ہوں۔ فاقے کے ہاتھوں مجبور ہو کر یہ حرکت کی ہے۔ آج چھوڑ دیں، آئندہ ایسا کام نہیں کروں گا۔ مجھے ترس آیا۔ میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح جب نبی پاک ﷺ کی خدمت مبارک میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ رات تمہارے قیدی کا کیا بنا؟ میں نے تمام واقعہ سنا دیا اور بتایا کہ اس نے آئندہ کبھی نہ آنے کا عہد کیا اور منت سماجت کی تو میں نے چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ

نے فرمایا کہ آج رات وہ پھر آئے گا۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے فرمانے کی وجہ سے مجھے سو فیصد یقین تھا کہ وہ ضرور آئے گا۔ چنانچہ رات بھر میں تاک لگا کر اس کے انتظار میں بیٹھا رہا۔ رات کے پچھلے پہر وہ آیا اور کچھ گندم آج بھی اچک لی۔ میں نے اسے گرفتار کر لیا۔ اس نے دوبارہ منت سماجت کی، عیال داری اور فقر و فاقہ کا رونا رویا اور آئندہ کبھی نہ آنے کا پختہ عہد کیا تو ترس کھا کے میں نے اسے دوبارہ چھوڑ دیا۔ صبح جب بارگاہ نبوی میں حاضری ہوئی تو آپ ﷺ نے پھر سوال فرمایا کہ رات تمہارے قیدی پر کیا بیتی؟ میں نے پھر پوری صورت حال آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کر دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا، وہ جھوٹ بولتا ہے، آج رات وہ پھر آئے گا۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں تیسری رات بھی میں اس کی تاک اور انتظار میں بیٹھا رہا۔ آپ ﷺ کے فرمان مقدس کی وجہ سے مجھے اس کی آمد کا پختہ یقین تھا۔ آج رات بھی وہ آیا اور اس نے پھر کچھ گندم اموال صدقات میں سے اٹھائی تو میں نے اسے گرفتار کر لیا اور کہا کہ آج تو تجھے بہر صورت حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کروں گا۔ آج تیرا کوئی بہانہ کوئی عذر نہیں سنوں گا نہ ہی تیرے کسی وعدے وعید پر اعتبار کروں گا۔ اس نے کہا کہ اگر آج تم مجھے چھوڑ دو تو میں تمہیں چند ایسے کلمات سکھا سکتا ہوں جو زندگی بھر تمہیں فائدہ دیں گے۔ میں نے کہا، وہ کلمات کیا ہیں؟ تو اس نے کہا کہ رات کو سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرو تو اللہ تعالیٰ تم پر نگہبان اور محافظ فرشتے مقرر فرما دیں گے اور رات بھر شیطان تمہارے پاس نہ آ سکے گا۔

یہ سن کر میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح جب مجلس نبوی ﷺ میں حاضری ہوئی تو آپ ﷺ نے پھر پوچھا کہ رات کو تمہارے قیدی کا کیا بنا؟ میں نے آیۃ الکرسی کے حوالے سے اس کی بات نقل کی اور سارا قصہ سنایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوْبٌ (تمہارے ساتھ اس نے سچ بولا ہے، حالانکہ ہے وہ پرلے درجے کا جھوٹا) اور فرمایا کہ ابو ہریرہؓ! تمہیں معلوم ہے کہ تین روز سے تمہارے پاس آنے والا یہ بوڑھا کون ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! مجھے تو معلوم نہیں! فرمایا: یہ

شیطان تھا۔ (اس حدیث کو امام ترمذی نے اپنی سنن میں روایت کیا ہے)۔

جن دیو کا جلنا:۔

امام غزالی نے ابن قتیبہؒ سے نقل کیا ہے کہ بنی کعب کا ایک آدمی کھجوروں کی تجارت کی غرض سے بصرہ آیا۔ وہ آدمی بتلاتا ہے کہ مجھے بصرہ میں اور کوئی مکان نہ ملا تو ایک ویران مکان پر میری نظر پڑی جس کی دیواروں اور چھتوں سے جالے لٹک رہے تھے۔ میں نے اس کے مالک کے بارے میں معلومات لیں اور اس سے وہ مکان کرائے پر لینے کی بات چلائی۔ اس نے کہا کہ دینے کو تو میں یہ مکان کرائے پر دے دوں، لیکن یہ گھر آسیب زدہ ہے اور ایک خطرناک دیو نے اس پر قبضہ جما رکھا ہے۔ اس مکان میں جو کوئی ٹھہرتا ہے وہ دیو اسے ہلاک کر دیتا ہے۔ اس لئے تم بھی اپنی جان بچاؤ اور اس کی بجائے کوئی اور مکان ڈھونڈ لو۔

میں نے کہا تم مجھے مکان دے دو، اللہ مالک ہے، میں جانوں اور دیو جانے۔ میں نے مکان لے لیا۔ رات کو جب تاریکی کے سائے گہرے ہوئے تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک لمبا تڑنگا خوفناک چہرے کا حامل کالا سیاہ دیو میرے کمرے میں گھس آیا ہے۔ اس کا وجود سر سے پاؤں تک سیاہ تھا اور آنکھیں شعلے برسا رہی تھیں۔ دھیرے دھیرے وہ میری طرف بڑھ رہا تھا۔ جب وہ میرے قریب آ پہنچا تو میں نے آیت الکرسی پڑھنا شروع کر دی۔ میں آیت الکرسی جیسے جیسے پڑھتا جاتا، وہ دیو بھی وہی کلمات میرے ساتھ ساتھ دہراتا جاتا۔ جب میں آخری حصے پر پہنچا اور: وَلَا يَؤُدُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ پڑھنے لگا تو اس کی زبان رک گئی اور میرے ساتھ وہ یہ کلمات نہ دہرا سکا۔ میں نے جب دیکھا کہ وہ اس حصے کو پڑھنے سے عاجز ہے تو میں نے یہی الفاظ مسلسل پڑھنے شروع کر دیئے۔ تھوڑی ہی دیر گذری تھی کہ وہ کالا وجود میرے سامنے سے ختم ہو گیا۔ اس کی طرف سے مطمئن ہو کر میں بھی سو گیا۔ صبح جب اٹھا تو دیکھا کہ جس جگہ وہ دیو کھڑا تھا، وہاں ایک جلی ہوئی لاش پڑی ہے۔ اور ایک غیبی آواز سنی کہ تم نے رات کو ایک بڑا دیو جلا دیا ہے۔ میں نے پوچھا کہ وہ کس چیز سے جلا ہے؟ تو غیبی

آواز آئی: وَلَا يَؤُدُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ سے۔

جنات کو جلانے کے لئے:۔

یہ یاد رہے کہ جنات کو بھگانے، سزا دینے یا زیادہ شریر اور ڈھیٹ ہوں تو انہیں جلانے کے لئے سب سے زیادہ مؤثر آیۃ الکرسی ہے۔

(۱) اس کا ایک عمل یہ ہے کہ آسیب زدہ کے سر پر گیارہ (۱۱) بار آیۃ الکرسی پڑھ کر پھونک ماریں ان شاء اللہ جن جل جائے گا اور مریض اگر بے ہوش ہے تو ہوش میں آ جائے گا۔

(۲) اگر جن خود عامل ہو یا کسی عامل کے حصار میں ہو، جس کی وجہ سے گیارہ بار آیۃ الکرسی پڑھنے سے اس پر کوئی اثر ہوتا دکھائی نہ دے تو ذیل کا یہ عمل کریں۔ ان شاء اللہ خطرناک سے خطرناک اور مضبوط سے مضبوط جن بھی اس کی برکت سے جل کر خاکستر ہو جائے گا۔ اس عمل کی حتمی اور یقینی افادیت پر تمام ائمۂ عاملین کا اجماع واتفاق ہے۔ اس عمل کا طریقہ یہ ہے کہ (۱) مریض کے دائیں کان میں پہلے سات بار اذان دیں (۲) پھر سورۃ الفاتحہ (۳) پھر معوذتین (۴) پھر آیت الکرسی (۵) پھر سورۃ الطارق (۶) پھر سورۃ الحشر کی آخری تین آیات (۷) پھر پوری سورۃ الصافات پڑھ کر پھونک ماریں۔ یہ دونوں اعمال ہمارے معمولات کا حصہ ہیں اور بارہا کے آزمودہ ہیں۔ جنات کو جلانے کے لئے نہایت مضبوط عامل ہونا اور روزمرہ اپنا اور اپنے بال بچوں کا دفاع و حصار کرنا نہایت ضروری ہے۔ ایسا نہ ہو کہ کتاب میں عمل پڑھ کر آپ جنات کو جلانے نکل پڑیں اور دوسرے دن خود ہسپتال یا خدانخواستہ کسی اگلے مقام پر پہنچے ہوئے ہوں۔

چہل قاف کبیر برائے جادو و جنات:۔

جس طرح چہل کاف ایک مشہور دعائیہ وظیفہ ہے اور حضرت شیخ

عبدالقادر جیلانیؒ کی طرف منسوب ہے۔ اسی طرح چہل قاف بھی انہی کی طرف منسوب ہے۔ چہل کاف تو بہت مشہور ہے اور ہر عامل کو معلوم بھی ہے اور اکثریت اس سے استفادہ بھی کرتی ہے۔ لیکن چہل قاف کا نام کبھی سننے میں نہیں آیا تھا۔ اکثر عاملین اس نئے نام سے ہماری طرح ناواقف ہی ہوں گے۔

دس بارہ سال پہلے ایرانی بلوچستان کے معروف روحانی رہنما اور مشہور بلوچ عالم دین حضرت مولانا محمد عمر سربازیؒ کی ایک کتاب نظر سے گذری تو اس میں چہل قاف کا ذکر پہلی بار نظر سے گذرا۔ شوق ہوا کہ اسے بھی آزما کر دیکھا جائے۔ تجربے سے معلوم ہوا کہ آسیب کو بھگانے اور اس سے جان چھڑانے میں چہل قاف کی تاثیر چہل کاف سے بھی بڑھ کر ہے۔ چہل قاف یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ قَادِرٌ رَبٌّ قَدَّرَقَضَا ؛ فَقَهْقَرَ اَقُوْلُ بِقَرْقَارٍ مَّعَ قَرْقَفٍ فِيْ قَبْقُوْبٍ بِحَقٍّ قُلْ بِيْ قُطْبِ الْقُمْقَامِ الْقَاقِ ۔ فَقَرْقَرِيْ تَقَبَّلْ بِقَبُوْلٍ قُرْبِ قُدْسِيْ عَنِ الْقِرَامِ قَبَاقُوْمٌ بِقُرْ قَبْقَبَا فِيْ قَبْقَابٍ بِقَقْقَهٍ قَقْقَهٌ ۔ فَقْهٌ قِطَامِيْ وَاقْسِمْ قَقْنَهٌ يَا قَوِيُّ ۔

جنات جل جائیں گے :۔

سرسوں کے تیل پر صرف سات بار دم کر کے مریض کے دونوں کانوں میں ڈراپر کے ذریعے دو دو قطرے تیل کے ڈالیں۔ پہلے داہنے کان میں ڈال کر تھوڑی دیر مریض کو بائیں کروٹ لٹائے رکھیں تاکہ تیل کانوں میں جذب ہو جائے۔ پھر اس کان میں روئی کا پھاہا دے کر داہنی کروٹ مریض کو لٹائیں اور بائیں کان میں دو قطرے ڈال دیں۔

انشاء اللہ نہ صرف جنات جل جائیں گے بلکہ اکثر اوقات مریض کو جلتے جنات کی ہڈیاں چٹخنے اور ان کی چیخ و پکار بھی سنائی دے گی اور جلنے کی سڑاند بھی مریض محسوس کرے گا۔ چہل قاف کا عمل جب ہماری کتاب مجمع الوظائف میں پہلی بار سامنے آیا تو

ہمارے بہت سے احباب نے اس میں دلچسپی لی۔ اور تجربہ کرنے پر اسے نہایت موثر پایا۔ ہم نے پانچ سات احباب کو اس کا چلہ کرایا ہے۔

جادو اور جنات کا ازالہ :۔

مریض روزانہ صبح وشام اکیس یا اکتالیس بار چہل قاف پابندی سے پڑھے تو ہر طرح کا جادو بھی ختم ہو جائے گا اور اگر اس پر آسیب مسلط ہو تو وہ بھی یا تو اسے چھوڑ کر بھاگ کھڑا ہوگا ورنہ جان سے ہاتھ دھو بیٹھے گا۔

چہل کاف :۔

چہل کاف کی نسبت سلطان الاولیاء حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی طرف کی جاتی ہے۔ اس میں ذرہ برابر بھی شک کی گنجائش نہیں کہ جنات کو دور کرنے اور جادو کو ختم کرنے کے لئے چہل کاف ایک انتہائی موثر، سریع الاثر اور لاجواب عمل ہے۔

كَفَاكَ رَبُّكَ كَمْ يَكْفِيْكَ وَاكِفَةً كَكَافِهَا كَكَمِيْنٍ كَانَ مِنْ كَلَكًا ۔ تَكِرُّ كَرًّا كَكَرِّ الْكَرِّ فِيْ كَبَدٍ ۔ تَحْكِيْ مُشَكْشِكَةً كَلُكْلُكٍ لَكَكًا كَفَاكَ مَا بِيْ كَفَاكَ الْكَافُ كُرْبَتَهُ ۔ يَا كَوْكَبًا كَانَ يَحْكِيْ كَوْكَبَ الْفَلَكَا ۔

جنات کو جلانے کا مجرب عمل :۔

اگر آسیب براہ راست سامنے آکر کسی کو پریشان کرتے ہوں تو علاج کے ساتھ ساتھ اسے خود پڑھنے کیلئے یہ عمل بتائیں کہ وہ اکتالیس (41) دن کے ارادے سے یہ نماز قضائے حاجت برائے دفع جنات پڑھنی شروع کرے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلی رکعت میں :۔

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ

وَتُولِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝

دوسری میں سورۃ الکوثر، تیسری میں سورۃ الکافرون اور چوتھی رکعت میں سورۃ الاخلاص تین تین بار پڑھے۔ نماز سے فارغ ہوکر ایک بار سورۃ یسین شریف مبین کے ساتھ پڑھ کر اپنے آپ پردم کرلے۔ وہ جنات خود بخود جلنا شروع ہوجائیں گے۔ اگران کی سفارش کرنے کے لئے کوئی آئے تو اس کی باتوں پردھیان نہ دے۔ اگر کوئی بہت معتبر شخصیت بیچ میں آجائے تو ہم سے فون پر رابطہ کرکے مشورہ کرلے۔ ہم حالات کی روشنی میں رہنمائی کردیں گے کہ اب انہیں چھوڑ دیا جائے یا نہیں؟ اور چھوڑا جائے تو کن شرائط پر؟ اوران شرائط کے پورا ہونے کی گارنٹی کس سے لیتی ہے؟ اورگارنٹی کو کنفرم کس طرح کرنا ہے؟

شدید ترین سحر، مسان اور آسیب کا خاتمہ:۔

جس شخص پر شدید قسم کا سحر ہو یا سحر کے ذریعے اس پر مسان مسلط کردیے گئے ہوں یا نہایت سخت آسیب اس پر مسلط ہو اس کے لئے یہ ہمارا بارہا کا آزمودہ عمل ہے ۔نہایت مفید اور سریع الاثر عمل ہے:۔

(۱) پیلو کے درخت کی تقریباً دو بالشت لمبی تین جڑیں لے لیں (۲) سات میٹر سفید لٹھا اعلیٰ قسم کا لے لیں (۳) مریض کو چت لٹا کر اس پر وہ کپڑا ڈال دیں۔ (۴) ایک سو تین (۱۰۳) بار سورۃ الفلق پڑھ کر پیلو کی ایک جڑ اس کے ماتھے پر رکھ دیں (۵) ایک سو تین (۱۰۳) بار دوبارہ سورۃ الفلق پڑھ کر دوسری جڑ اس کے سینے پر رکھ دیں (۶) ایک سو تین (۱۰۳) بار سورۃ الفلق پڑھ کر تیسری جڑ مریض کی ناف سے ذرا نیچے رکھ دیں۔

یہاں پہنچ کر آپ کے دم کا ایک راؤنڈ مکمل ہوگیا۔ (۷) ایک سو تین (۱۰۳) بار سورۃ الناس پڑھ کر ماتھے والی جڑ پر پھونک مار کر اسے سر سے لے کر سینے تک جھاڑیں۔ (۸) ایک سو تین بار دوبارہ سورۃ الناس پڑھ کر سینے والی جڑ سے سینے سے

ناف تک جھاڑیں (۹) ایک سو تین بار سورۃ الناس پڑھ کر ناف سے پیروں تک جھاڑیں۔ (۱۰) پھر یہ تینوں جڑیں مریض کو دیدیں کہ وہ روزانہ ایک جڑ سے دن میں تین بار سر سے پاؤں تک جھاڑے۔ تین دن کے بعد وہ جڑیں بہتے پاک پانی میں بہادے۔ اول تو ایک ہی بار کے دم سے مریض مکمل صحت یاب ہوجائے گا۔ ورنہ ہفتہ ہفتہ کے وقفے سے تین بار یہ عمل دہرالیں۔ انشاء اللہ مکمل صحیح ہوجائے گا۔

ف: (۱) سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھنے کے بعد ہر دفعہ جڑ پر دم کرکے ماتھے وغیرہ پر رکھنا یا جھاڑنا ہے۔ (۲) جھاڑتے وقت مسان کے ازالے، جنات وغیرہ کے جلانے کی نیت کریں۔ (۳) پیلو کی مسواک سے بھی کام لے سکتے ہیں۔

ف: جنات کی اقسام کے ذیل میں ہم نے ایک نسل کا ذکر کیا ہے جنہیں گندیلے کہا جاتا ہے۔ یہ نسل برصغیر کے تین ممالک ہندوستان، پاکستان اور بنگلہ دیش میں پائی جاتی ہے۔ اس کی ۷۰ فیصد آبادی ہندو اور باقی بدھ مت مذہب سے تعلق رکھتی ہے۔ اور اس نسل کے نوے (۹۰) فیصد مرد و عورتیں بہت ماہر جادوگر اور انتہائی کرخت مزاج، وحشت، اڑیل قسم کے ہوتے ہیں۔ حدیث مبارک میں غول کی نسل سے تعلق رکھنے والے جنات کو حضور اکرم ﷺ نے جادوگر جنات قرار دیا ہے۔ غول کی جمع غیلان آتی ہے۔ تھوڑا تامل کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ غول کے نام میں ہی عجمی و ہندی تصرف کرکے اسے گندیلہ کہا جانے لگا ہوگا۔ واللہ اعلم۔

یہ عمل گندیلوں کو جلانے کا نہایت مؤثر ہتھیار ہے۔ اور ظاہر ہے کہ اگر اس کے سامنے گندیلے نہیں ٹھہر سکتے تو دیگر نسلوں کے جنات کو اس سے ختم کرنا کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے۔

جنات کی زبان بندی:۔

اگر حاضری کے دوران آسیب بھی پڑھائی شروع کردے اور مریض بتلائے کہ وہ آپ کے عمل کا توڑ کر رہا ہے تو (۴۱) اکتالیس بار سورۃ اخلاص پڑھ کر آسیب پر وار

ماریں کہ اس کی زبان بند ہو جائے۔ انشاء اللہ اس کی زبان مکمل طور پر بند ہو جائے گی اور وہ آسیب نہ کچھ پڑھ سکے گا نہ ہی کسی آسیبی عامل اور مددگار کو مدد کے لئے پکار سکے گا۔

آسیب میں پھوٹ ڈالنے کے لئے:۔

اگر حاضری کے دوران مریض بتلائے کہ اس کے سامنے بہت زیادہ تعداد میں جنات حاضر ہو گئے ہیں اور وہ عامل کے عملیات کا مقابلہ اور اس کی تاثیر کو باطل کرنے کیلئے مزاحمت کر رہے ہیں تو ان کی جمعیت کو منتشر اور ہجوم کو آوارہ و پراگندہ کرنے کیلئے منزل میں سے اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ سے قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ تک گیارہ بار پڑھ کر وار ماریں۔ تمام جنات نہ صرف منتشر ہو جائیں گے بلکہ ان کی آپس میں لڑائی چھڑ جائے گی۔ یہ آیت

سَیُهْزَمُ الْجَمْعُ وَیُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ (41) بار پڑھ کر دم کریں اور وار ماریں۔

ہر طرح کے آسیب سے دائمی نجات:۔

اگر آسیب کسی علاج سے نہ جا رہا ہو تو مریض پوری پابندی سے درج ذیل ورد اس وقت تک جاری رکھے جب تک اسے کامل نجات نہیں مل جاتی:۔

(۱) آیۃ الکرسی (۲) آیتِ قطب (۳) آیات الحفظ

(۴) اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ تا قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ

(۵) یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ تا فَلَا تَنْتَصِرَانِ

(۶) قُلْ اُوْحِیَ تا شَطَطًا (۷) سورۃ الطارق

(۸) سورۃ الفلق (۹) سورۃ الناس (۱۰) چہل کاف

تمام چیزوں کو صبح و شام سات سات بار مریض خود پڑھے۔ اگر اس کی حالت زیادہ خراب ہو تو کوئی دوسرا اس پر دم کرے۔ دم کرنے والا عامل ہونا چاہیے ورنہ اسے جوابی حملے کا خطرہ رہے گا۔

اگر جادو یا جنات کی وجہ سے جسم دکھتا ہو:۔

اگر مریض کے جسم پر ہر وقت وزن سا محسوس ہوتا ہو یا جسم کے مختلف مقامات پر درد یا ٹیسیں اٹھتی ہوں یا کسی اور قسم کا شدید نوعیت کا جسمانی اثر ظاہر ہو تو حرمل اور لوبان پر گیارہ بار منزل پڑھ کر مریض کو بند کمرے میں بٹھا کر پورے بدن پر اس کی دھونی دیں۔ اس وقت کمرے میں مریض کے علاوہ کوئی اور آدمی موجود نہ ہو تاکہ اس کی بے پردگی نہ ہو۔ جن خواتین کے ساتھ جنات جنسی تشدد کرتے ہوں ان کے لئے یہ عمل اکسیر کا درجہ رکھتا ہے۔ تین دن دھونی دیں، آسیب ایسی مریضہ کے قریب نہیں پھٹک سکتا۔

چڑیل، دیو اور سرکش جنات کا خاتمہ

مریض اگر خود پڑھ سکے تو خود ورنہ کوئی عامل سات روز تک صبح و شام درج ذیل ورد بھی ایک سات سات بار پڑھ کر اس پر دم کرے۔ البتہ سورۃ الصافات صرف ایک بار پڑھے:۔

(۱) درود ابراھیمی (۲) سورۃ الفاتحہ

(۳) الٓمّٓ تا مفلحون (۴) آیۃ الکرسی

(۵) سورۃ الصافات مکمل (۶) اذان

(۷) لو انزلنا تا آخر (۸) سورۃ الطارق

(۹) سورۃ الفلق (۱۰) سورۃ الناس

مریض کو دینے والے اعمال

جنات اور ہر شر سے حفاظت:۔

یہ آیات روزانہ صبح و شام تین بار پڑھنے کا معمول انشاء اللہ ہر طرح کے شر اور ضرر سے بالخصوص جنات کی ایذا رسانی سے حفاظت کے لئے بہت مؤثر اور ہمارے معمولات میں سے ہیں۔ ان آیات کو عاملین کے یہاں آیات الحفظ کہا جاتا ہے۔ امام

دیربی نے کسی بزرگ کا واقعہ نقل فرمایا ہے کہ ایک بار وہ کسی سفر میں جا رہے تھے کہ صحرا میں ایک بھیڑیے کو ایک بکری کے بچے سے کھیلتے دیکھا۔ وہ حیران رہ گئے کہ بھیڑیا اور بکری کے بچے کو چیرنے پھاڑنے کی بجائے اس سے کھیل رہا ہے؟ آپ کی نظر بکری کے بچے کی گردن پر پڑی تو دیکھا کہ اس میں ایک تعویذ بندھا ہوا ہے۔ آپ نے کھول کر دیکھا تو اس میں یہ آیات لکھی ہوئی تھیں:

وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ۝ فَاللَّهُ خَيْرٌ حَافِظًا ۖ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ۝ وَحِفْظًا مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ مَارِدٍ ۝ وَحَفِظْنَاهَا مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ رَجِيمٍ ۝ وَحِفْظًا ۚ ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ۝ إِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ۝ إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ ۝ إِنَّهُ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيدُ ۝ وَهُوَ الْغَفُورُ الْوَدُودُ ۝ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيدُ ۝ فَعَّالٌ لِمَا يُرِيدُ ۝ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْجُنُودِ ۝ فِرْعَوْنَ وَثَمُودَ ۝ بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي تَكْذِيبٍ ۝ وَاللَّهُ مِنْ وَرَائِهِمْ مُحِيطٌ ۝ بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَجِيدٌ ۝ فِي لَوْحٍ مَحْفُوظٍ ۝ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ ۖ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ۝ إِنَّ رَبِّي عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَفِيظٌ ۝ لَهُ مُعَقِّبَاتٌ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ يَحْفَظُونَهُ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ ۝ إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ۝ وَكُنَّا لَهُمْ حَافِظِينَ ۝ وَرَبُّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَفِيظٌ ۝ اللَّهُ حَفِيظٌ عَلَيْهِمْ وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيلٍ ۝ وَعِنْدَنَا كِتَابٌ حَفِيظٌ ۝ لِكُلِّ أَوَّابٍ حَفِيظٍ ۝ وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِينَ ۝

نوٹ: یہ آیات صبح و شام مریض کو تین تین یا سات سات بار پڑھنے کی تلقین کریں۔
ان آیات کا عددی نقش اعداد کے باب میں مسبع نقوش اور مثلثی عشر نقوش کے ذیل میں انشاء اللہ آرہا ہے۔ آسیب اور سحر کے لئے نہایت مؤثر ہے۔

شیاطین و جنات سے حفاظت:۔

مریض کو ہر نماز کے بعد تین یا سات بار یہ دعا پڑھنے کو بتائیں۔ انشاء اللہ اس کا ورد کرنے سے ہر قسم کے جنات و شیاطین بھاگ کھڑے ہوں گے۔

حَسْبِيَ اللّٰهِ وَكَفٰى، سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ دَعَا، وَلَيْسَ وَرَاءَ اللّٰهِ الْمُنْتَهٰى۔

سورۃ البقرۃ کی تلاوت:۔

بہتر تو یہ ہے کہ مریض روزانہ یا ہفتے میں تین چار بار سورۃ البقرۃ کی خود تلاوت کرے۔ اگر وہ خود نہ کرسکتا ہو تو عامل خوش الحانی سے ایک ڈی وی ڈی یا کیسٹ جنات کو بھگانے کی نیت سے تیار کر کے دیدے۔ اور مریض اسے آنکھیں بند کر کے روزانہ سنے۔

اگر گھر آسیب زدہ ہو تو ٹیپ یا ڈی وی ڈی پلیئر اونچی آواز میں لگایا جائے۔

منزل اور آیاتِ حفظ کی ریکارڈنگ:۔

اس طرح اولاً تو مریض کو خود منزل صبح و شام تلاوت کرنے کیلئے کہیں۔ اگر وہ قرآن پاک پڑھا ہوا نہ ہو تو (سورۃ البقرہ کی طرح) اسے منزل اور آیات الحفظ کی ریکارڈنگ کروا دیں۔

سورۃ البقرۃ والے گھر میں جنات نہیں آتے:۔

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔

لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ مَقَابِرَ وَاِنَّ الْبَيْتَ الَّذِيْ تُقْرَاُ فِيْهِ الْبَقَرَةُ لَا يَدْخُلُهُ الشَّيْطٰنُ ۔ (رواہ الترمذی)

اپنے گھروں کو (ذکر و تلاوت سے محروم کر کے) قبرستان نہ بناؤ۔ جس گھر میں سورۃ البقرہ کی تلاوت کی جائے اس گھر میں شیطان داخل نہیں ہوسکتا۔

سورۃ البقرۃ کی آخری دو آیات:۔

حضرت نعمان بن بشیرؓ فرماتے ہیں کہ حضور انور ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

بِالْفَيْ عَامٍ اَنْزَلَ مِنْهُ اٰيَتَيْنِ خَتَمَ بِهِمَا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَلَا يُقْرَاٰنِ فِيْ دَارٍ ثَلَاثَ لَيَالٍ فَيَقْرَبُهَا الشَّيْطَانُ ۔

اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کی پیدائش سے دو ہزار سال پہلے ایک کتاب لکھی جس میں سے دو آیات کو اتار کر ان پر سورۃ البقرۃ کی تکمیل فرمائی ہے۔ یہ دونوں آیات جس گھر میں تین روز پڑھی جائیں، شیطان اس گھر کے قریب نہیں پھٹک سکتا۔ (الترمذی)

شیاطین سے تحفظ کا جبریلی نسخہ:۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جس رات جنات کی ایک جماعت حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، اس رات میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھا۔ جنات کا ایک گروپ آگ کا شعلہ لئے آپ ﷺ پر حملہ کرنا چاہتا تھا اسی اثناء میں حضرت جبریل امین آئے اور انہوں نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ اے محمد ﷺ! میں آپ کو وہ کلمات نہ بتلاؤں جن کو آپ پڑھیں تو ان لوگوں کی آگ کا شعلہ ختم ہو جائے گا اور یہ لوگ [illegible] آپ پڑھیں

اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْكَرِيْمِ وَكَلِمَاتِهِ التَّامَّةِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِّنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَاَ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَفِتَنِ النَّهَارِ وَمِنْ طَوَارِقِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِلَّا طَارِقًا يَّطْرُقُ بِخَيْرٍ يَّا رَحْمٰنُ (صحیح بخاری، دلائل النبوۃ لابی نعیم)۔

حضرت جبریل امین کا دوسرا نسخہ:۔

اسی سے ملتی جلتی روایت حضرت عبدالرحمن بن حنبشؓ سے بھی مروی ہے کہ جب شیاطین نے پہاڑوں، وادیوں سے آپ ﷺ پر دھاوا بول دیا اور ان میں سے

ایک شیطان کے ہاتھ میں آگ کا شعلہ بھی تھا تو حضرت جبریل نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ آپ یہ کلمات پڑھیں تو ان کی آگ بجھ جائے گی۔

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِّنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَاَ وَبَرَاَ وَمِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيْهَا وَمِنْ شَرِّ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَفِتَنِ النَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ اِلَّا طَارِقًا يَّطْرُقُ بِخَيْرٍ يَّا رَحْمٰنُ (رواہ ابونعیم والبیهقی کلاهما فی دلائل النبوۃ)۔

خطرناک ترین آسیب، چڑیل، دیو جلانے کا عمل:۔

اگر بہت ہی خطرناک آسیب، چڑیل یا دیو سے پالا پڑ جائے اور اس پر کسی قسم کا عمل کارگر نہ ہو رہا ہو تو یہ وظیفہ پڑھنے سے وہ آسیب جل کر ختم ہو جائے گا۔ زیادہ سے زیادہ اکیس دن تک پڑھنا پڑے گا۔ اور اکثر تو پہلے دوسرے روز ہی جل جائے گا۔

روزانہ اسے اکتالیس (۴۱) بار پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَمَا اَظَلَّتْ وَرَبَّ الْاَرَضِيْنَ وَمَا اَقَلَّتْ وَرَبَّ الرِّيَاحِ وَمَا اَذَرَّتْ وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا اَضَلَّتْ: اَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ تَاْخُذُ لِلْمَظْلُوْمِ مِنَ الظَّالِمِ حَقَّهٗ فَخُذْلِيْ حَقِّيْ مِنْ هٰذَا الَّذِيْ ظَلَمَنِيْ۔

نوٹ: هذا کہتے ہوئے اس جن کا تصور کریں۔ اور اگر کوئی مظلوم، ظالم کو سزا دینے کیلئے یہ دعاء پڑھے تو ظالم کی تباہی و بربادی یقینی ہے۔

حرز خالد بن الولیدؓ:۔

امام احمد بن حنبل نے مسند میں نقل کیا ہے کہ حضرت خالد بن ولیدؓ نے

ہیں کہ ان کے اسرار سے تھوڑا سا پردہ سرکاتے ہیں تو اہل ذوق جھوم اٹھتے ہیں۔

اس کتاب میں علامہ صاحب نے سب سے پہلے جنات کے وجود پر بحث کی ہے کہ آیا جنات وجود رکھتے بھی ہیں یا یہ محض ہمارا وہم ہے؟ قرآن وسنت اور تاریخی واقعات کی روشنی میں جنات کا وجود ثابت کرنے کے بعد جنات کا باشعور اور احکام شرعیہ کی مکلف مخلوق ہونا ثابت کیا ہے۔اس کے بعد جنات اور شیطان کا فرق، پھر آخر میں جنات، شیاطین اور ہمزاد کا فرق واضح کیا ہے۔

ان تمام ابحاث کے بعد ایک اور اہم بحث یہ چھیڑی ہے کہ چلو مان لیا جنات وجود رکھتے ہیں، شیاطین اور ہمزاد بھی ایک مخلوق ہے، یہ بھی تسلیم کہ ان کا تعلق ایک باشعور مخلوق سے ہے لیکن یہ جو لوگ کہتے ہیں کہ جنات انہیں پریشان کرتے ہیں، جنات کا انہیں دورہ پڑتا ہے، جنات ان کے گھر میں پتھر پھینکتے ہیں، ان کے گھر میں آگ لگاتے ہیں، لوگوں کے کپڑے کاٹ ڈالتے ہیں، کپڑوں میں چھوٹے بڑے سوراخ کر دیتے ہیں، کیا یہ سب بھی صحیح ہے؟

قرآن وحدیث، صحابہ واسلاف کے درجنوں وقائع واحوال سے علامہ صاحب نے ثابت کیا ہے کہ واقعی جنات کا لوگوں کو تنگ اور پریشان کرنا بھی درست ہے اور ایسا ہونا قرآن سے بھی ثابت ہے، حدیث سے بھی، آثار صحابہ سے بھی اور احوال سلف سے بھی!

اور صرف جنات کی حقیقت، تاریخ اور ان کے لوگوں کو پریشان کرنے کا ذکر ہی نہیں بلکہ ان کا ایسا علاج بھی آخر میں درج کیا ہے کہ اس کے ذریعے بڑے سے بڑے سرکش جنات سے چھٹکارا حاصل کیا جاسکتا ہے۔عملیات، وظائف، تعویذات اور نقوش کا وہ مجموعہ امت مسلمہ کے آگے رکھ دیا ہے جس سے وہ تا قیامت فائدہ اٹھاتی رہے گی اور ان میں سے ہر عمل تجربہ کی کسوٹی پر بار بار پورا اترا ہوا ہے۔ان میں سے ایک عمل بھی کمزور درجے کا نہیں ہے۔یہ میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ ان تمام عملیات کے تجربات کا میں سالہا سال کا عینی شاہد ہوں۔بلکہ ابھی بہت سے عملیات اس کتاب میں مجھے نظر

نہیں آئے، شاید وہ علامہ صاحب نے ارشاد العاملین کیلئے منتخب کر رکھے ہوں۔

کتاب کا دوسرا حصہ جادو کی حقیقت، تاریخ اور علاج پر مشتمل ہے۔علامہ صاحب نے دونوں موضوعات پر جس طرح قلم اٹھایا ہے اہل ذوق میری اس بات کی تائید کریں گے کہ ابھی تک اردو زبان میں اتنی تحقیق پر مشتمل کوئی تصنیف نہیں لکھی گئی۔

جادو کی حقیقت، اس کا وجود، اس کی تعریف کے بارے میں متقدمین کے کلام سے پیدا ہونے والی چند غلط فہمیوں کا ازالہ، جادوگر کی شرعی سزا اور جادو کا علاج! ہر موضوع پر وہ کچھ لکھ دیا ہے کہ شاید مزید لکھنے کی بہت کم گنجائش ہو۔

بعض مصنف حضرات امام رازی کے حوالے سے ایک غلطی تو یہ کرتے ہیں کہ جادو کو صرف آٹھ اقسام میں محدود کر دیتے ہیں اور دوسری غلطی یہ کہ یہ آٹھ اقسام بھی ساری ایسی نہیں ہیں کہ انہیں جادو کی شرعی تعریف کے دائرے میں لایا جاسکے۔

علامہ صاحب نے جادو کی تعریف وتقسیم میں نہایت حقیقت پسندانہ انداز اپنایا ہے اور بعض کم علم مصنفین حضرات کی پھیلائی ہوئی اس غلط فہمی کا بھی مدلل رد کیا ہے۔

جادو کے علاج میں آیات، سورتیں، دعائیں اور تعویذات تو وہی ہیں جو ہر کتاب میں لکھے جاتے ہیں مگر ان کے استعمال کے چند طریقے ایسے ہیں جن کا تعلق بار بار کے تجربہ سے ہے۔تعویذات کے باب میں علامہ صاحب کے ذاتی استخراج کے تعویذات کو ہم نے سب سے زیادہ مؤثر پایا ہے۔جبکہ اس کتاب میں جو تعویذات لکھے ہیں وہ بھی سب کے سب ان کے استعمال میں رہے ہیں۔بالخصوص قل ھو اللہ شریف والا نقش تو مجھے یاد ہے کہ ایک عرصہ تک علامہ صاحب کے استعمال میں رہا۔اور اس ایک ہی تعویذ سے جنات اور جادو دونوں کا علاج کیا کرتے تھے۔پلانے اور نہلانے کیلئے بھی یہی تعویذ دیتے اور گلے میں ڈالنے یا گھر میں لٹکانے کیلئے بھی یہی دیتے تھے۔اور اس تعویذ سے سو فیصد نتائج بھی حاصل ہوتے تھے۔

اس کے علاوہ نیلی تتی (ا ل ل ہ) کا عمل تو اتنا زبردست ہے کہ اس کی حقیقی

آنحضور ﷺ سے شکایت کی کہ یارسول اللہ ﷺ ایک مکار جن مجھے پریشان کرتا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ دعاء پڑھا کرو:۔

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَا یُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِّنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِی الْاَرْضِ وَمِنْ شَرِّ مَا یَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ مَا یَعْرُجُ فِی السَّمَاءِ وَمَا یَنْزِلُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ اِلَّا طَارِقٍ یَّطْرُقُ بِخَیْرٍ یَا رَحْمٰنُ۔

حضرت عبداللہ بن سلامؓ کا حرز:۔

حضرت عبداللہ بن سلامؓ سے بھی ایک حرز تقریباً انہی جیسے الفاظ کے ساتھ منقول اور ازالہ سحر کی طرح جنات کے شر سے حفاظت کے سلسلہ میں بھی نہایت موثر ہے:۔

اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ الَّذِیْ لَیْسَ شَیْءٌ اَعْظَمَ مِنْهُ وَبِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَا یُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ وَّبِاَسْمَاءِ اللّٰهِ الْحُسْنٰی كُلِّهَا مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَاَ وَبَرَاَ۔

جنات کو جلانے کیلئے مجرب ترین تعویذات

اگر جنات کا حملہ بہت شدید ہو تو درج ذیل تعویذات کو استعمال میں لا کر آپ اپنا کام مزید آسان کر سکتے ہیں۔ مریض کو دم کرنے کے ساتھ ساتھ یہ تعویذات جلانے کیلئے دیں کہ رات کو انہیں جلا کر مسلسل ڈیڑھ گھنٹہ دیکھتا رہے۔

تعویذ جلانے کا طریقہ:۔

تعویذ لکھ کر اسے فتیلے کی شکل میں بنا کر مریض کو آپ خود دیں اور جس جانب سے آگ لگانی ہے اس پر قلم سے نشان لگائیں۔ مریض کو سمجھائیں کہ اس فتیلے پر ہلکی ہلکی روئی (کاٹن رول سے) لپیٹ لیں حتی کہ چاروں طرف سے فتیلے پر روئی اچھی طرح چڑھ جائے اور کاغذ اسکے نیچے چھپ جائے۔

پھر مٹی کا چراغ لے کر اسے ایک پلیٹ میں رکھ کر سرسوں کے تیل سے بھر لیں۔ اور فتیلہ اس میں رکھ کر تیل سے اس فتیلے کے بھیگنے کا انتظار کریں۔ رات کو یہ چراغ اس وقت جلائیں جب گھر میں کسی قسم کی چلت پھرت کا اندیشہ نہ ہو۔ بچے بڑے سو چکے ہوں اور شور شرابے کا خطرہ نہ ہو۔

مریض خود بھی ہر قسم کی ضروریات اور حاجات سے فارغ ہو کر کرسی پر بیٹھ کر یا پلنگ پر ٹیک لگا کر نیم دراز ہو کر دس بارہ فٹ کے فاصلے پر چراغ ایسی جگہ رکھ کر روشن کرے جہاں سے اسے ڈیڑھ گھنٹے تک دیکھنے میں کوئی دشواری یا تھکن نہ ہو۔

چراغ مریض کے چہرے کے برابر ہو تو دیکھنا آسان ہوگا۔ اگر اونچا یا نیچا ہوا تو مریض کی گردن تھک جائے گی۔

اس دوران مریض آیۃ الکرسی یا صرف لاحول کا ورد جاری رکھے۔ اور کمرے میں مکمل خاموشی طاری ہو۔

مریض خود یا کمرے میں موجود دوسرا شخص ہر دس پندرہ منٹ کے بعد چراغ کا معاینہ کرتا رہے کہ اس کا تیل کم یا ختم تو نہیں ہوا؟ اگر کم ہو رہا ہو تو اس میں سرسوں یا تلوں کا تیل ڈال دے۔ اور اگر فتیلے کی بتی آگے سے جل گئی ہو تو کسی چیز سے پکڑ کر اسے تھوڑا آگے کر دے۔

بتی اگر ایک دن کے جلانے کی ہے تو اسے تھوڑے تھوڑے وقفے سے آگے بڑھاتے رہیں تا کہ ڈیڑھ گھنٹے میں ختم ہو جائے اور اگر سات دن کیلئے دی گئی ہے (جس کا آگے تذکرہ آرہا ہے) تو اسے اسی ترتیب سے آگے بڑھائیں کہ سات دن سے پہلے وہ بتی ختم نہ ہو۔

ڈیڑھ گھنٹہ چراغ کے آگے بیٹھنے کے بعد اس بتی کو ختم کر دیں اور اگر سات دن کا عمل ہے تو چراغ کو گل کر دیں۔ لیکن ایک بات پختگی سے گرہ باندھ لیں کہ اگر چراغ میں جلتے ہوئے جنات مریض کو نظر آ رہے ہوں تو اس صورت میں وہ چراغ گل کرنے یا بتی جلا کر ختم کرنے سے پہلے اس امر کو یقینی بنائے کہ جو جنات چراغ کی لو میں حاضر

ہو کر جلنا شروع ہوئے تھے وہ جل کر خاکستر ہو چکے ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی ایک جلتے جلتے بچ گیا اور اس کے جلنے سے پہلے آپ نے چراغ گل کر دیا یا فتیلہ جلا کر ختم کر دیا تو وہ جن نہ صرف یہ کہ بھاگ جانے میں کامیاب ہو جائے گا بلکہ ایک تو اس کا دوبارہ ہاتھ آنا بہت مشکل ہو جائے گا، دوسرے وہ مریض سے کسی بھی وقت ایسا انتقام لے سکتا ہے جس پر شاید اس کی مناسب مدد کرنے کا بھی کسی کو موقع نہ مل سکے۔

نقشِ مثلث آتشی:۔

۷۸۶

۶	۱	۸
۷	۵	۳
۲	۹	۴

فرعون ہامان قارون شداد نمرود ابوجہل دجال ابلیس علیہم اللعنت اور ان کے ... کرنے والے جل جائیں۔

یہ عبارت نقش کے پشت پر لکھنی ہے:۔

جو آسیب، جنات اور شیاطین ....

پر مسلط ہیں اگر وہ اس کے وجود سے نہ نکلیں تو جل جائیں۔

خالی جگہ پر مریض اور اس کی والدہ کا نام لکھ دیں۔ اس نقش کو (۴) والے نچلے کونے سے (۶) والے اوپر کے کونے کی طرف مروڑتے ہوئے فتیلہ بنا لیں۔ اور (۸) والے کونے پر قلم سے نشان لگا دیں کہ ادھر سے آگ لگانی ہے۔ اور مریض کو سمجھا دیں کہ دوسرا یعنی (۲) والا کونہ چراغ میں ڈالا جائے گا۔ چراغ میں سرسوں کا تیل ڈالیں۔

مریض کو دم کرتے وقت آسیب کو جلانے کی نیت سے اس تعویذ پر بھی ساتھ دم کر دیں۔ دگرنہ علیحدہ سے اس پر ایک سو ایک (101) بار سورۃ البقرہ کی یہ دو آیات پڑھیں:۔

وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ وَمَا اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَا اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ

اللّٰهِ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖ اَنْفُسَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ

(البقرہ: 103-102)

فتیلہ برائے حرق جنی:۔

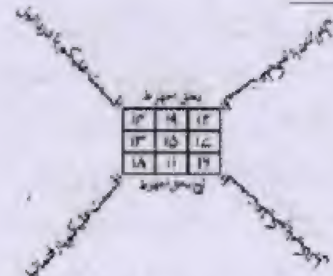
اَللّٰهُمَّ اَحْرِقِ الشَّيَاطِيْنَ

۱۳	۳	۲	۱۶
۸	۱۰	۱۱	۵
۱۲	۶	۷	۹
۱	۱۵	۱۴	۴

یہ نقش حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور حضرت شیخ محمد محدث تھانوی سے منقول اور نہایت مجرب ہے۔ جنات کو جلانے میں بے مثال ہے۔ اس نقش کو جلانے کیلئے چراغ میں تلوں کا تیل ڈالا جائے گا۔ نقش یہ ہے:۔

یہ نقش بھی روزانہ ایک جلائیں ڈیڑھ گھنٹہ تک۔ کم از کم گیارہ روز تک ایک نقش روزانہ جلائیں۔ عامل اس پر اَللّٰهُمَّ اَحْرِقِ الشَّيَاطِيْنَ گیارہ سو بار پڑھیں۔

چراغ کا ایک نہایت مجرب عمل:۔



مجرباتِ عزیزی میں حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی نے نقش درج فرمایا ہے۔ بڑا کام کا نقش ہے اور جنات کو جلانے میں سریع التاثیر ہے:۔

یہ واحد نقش ہے جسے اوپر (۱۳) والے بائیں کونے سے نیچے (۱۶) والے دائیں

کونے کی طرف موڑ کر فتیلہ بناتا ہے۔ عامل اس نقش پر منزل سات بار، گیارہ بار یا اکیس بار پڑھ کر دے۔

جنات کو کھینچ لانے والا نقش:۔

یہ نقش اتنا مؤثر ہے کہ اگر جنات دوسرے نقوش سے یا دم کے دوران قابو نہ آتے ہوں اور بھاگ جاتے ہوں۔ یا جنات کو کسی عامل جن کی پناہ اور دفاع حاصل ہو تو انہیں بھی چراغ میں کھینچ لاتا ہے۔ نقش یہ ہے:۔

۷۸۶

۲۳	۱۸	۲۵
۲۴	۲۲	۲۰
۱۹	۲۶	۲۱

یاھو یامن لا الہ الا ھو

اس نقش پر سورۃ المزمل گیارہ بار یا اکیس بار پڑھ کر عامل دم کرے اور (۲۳) والے خانے سے موڑ کر (۲۱) والے خانے پر فتیلہ بنائے۔ (۱۹) والے خانے کو آگ لگائی جائے گی۔

پانچ فتیلوں کا مجرب ترین نقش:۔

یہ نقوش کا اجتماعی استعمال عملیات کی کسی کتاب میں آپ کو نہیں ملے گا۔ ہمارے اساتذہ کرام کا ہی نہایت مجرب معمول تھا اور ہم سالہا سال تک اسے استعمال میں لاتے رہے ہیں۔ پانچ فتیلوں کے چراغ کا یہ عمل وہاں کیا جاتا ہے جہاں جنات سرکش بھی بہت ہوں اور تعداد میں بھی زیادہ ہوں۔

ایسی صورتحال میں جب دم سے بھی کام نہ چل رہا ہو، دوسرے چراغ بھی کام کرنے کے باوجود جنات کے کامل استیصال اور مکمل خاتمے میں کامیاب نہ ہو رہے ہوں اور ہر روز درجنوں یا سینکڑوں جنات جلنے کے باوجود ان کی تعداد میں کمی ہوتی نظر نہ آتی ہو یا چھوٹے موٹے شیاطین تو جل رہے ہوں لیکن پس پردہ کام کرنے والے

اصل اور بڑے جنات قابو میں نہ آ رہے ہوں تو وہاں پھر اس اجتماعی چراغ سے کام لیا جاتا ہے۔

چونکہ یہ نہایت طاقتور ہے اس لئے مضبوط سے مضبوط آسیب بھی اس کی زد سے بچ نہیں پاتا اور زیادہ سے زیادہ تعداد کو ختم کرنا بھی اس کے لئے بائیں ہاتھ کا کھیل ہوتا ہے۔

چونکہ اس میں بہت زیادہ تعداد میں جنات جلتے ہیں اسلئے ان کے لواحقین اور بدلہ لینے والوں کی تعداد بھی بڑھ جاتی ہے۔ اس لئے اولاً تو یہ چراغ بہت کم استعمال میں لائیں اور اگر لائیں تو مریض کی پوری نگرانی کریں۔ فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ جنات کی تعداد خواہ کتنی بھی کیوں نہ ہو، انہیں بالآخر جلنا ہی ہے۔

پانچ نقوش کون کون سے ہیں؟

اس چراغ میں جو پانچ نقوش جلائے جاتے ہیں وہ وہی چار نقوش ہیں جو ابھی اوپر گزرے ہیں۔ ان میں سے آخری نقش (جس پر سورۃ المزمل پڑھی جاتی ہے) ایک بار کاغذ پر اور ایک بار خالص سوتی نیلے کپڑے پر لکھا جاتا ہے۔ اس طرح ان چار نقوش سے پانچ نقش تیار ہو جاتے ہیں۔ اور اگر سوتی کپڑا نیلے رنگ میں دستیاب نہ ہو تو پھر چار نقوش استعمال میں لائیں۔

فتیلے کی ترتیب:۔

چونکہ پانچوں نقوش کا ایک فتیلہ بنانا ہے، اس لئے ان کو لپیٹنے اور ان سے ایک فتیلہ تیار کرنے کی ترتیب اچھی طرح سمجھ لیں۔

(۱) سب سے پہلے: واتبعوا ماتتلو الشیاطین والے نقش کا فتیلہ بنائیں۔

(۲) پھر آخر میں اسی کے اندر: اللھم احرق الشیاطین والا نقش لپیٹ دیں۔ یہ دونوں نقش دائیں جانب نیچے سے اوپر کو موڑتے ہیں۔

(۳) پھر آخر میں: منزل والا نقش لپیٹ دیں۔ یہ واحد نقش ہے جسے بائیں جانب

اوپر سے نیچے دائیں جانب کو موڑنا ہے۔

(۴) جب یہ ختم ہونے والا ہو تو منزل شریف والا کاغذ کا تعویذ اس میں ڈال کر فتیلے کا حصہ بنا دیں۔

(۵) اور اس کے آخر میں منزل شریف والا دوسرا تعویذ ڈال دیں جو آپ نے نیلے سوتی کپڑے پر تیار کیا ہے۔

ہدایات:۔

(۱) ہر تعویذ پر روٹین سے زیادہ پڑھائی کریں۔ منزل (21) بار، اللھم احرق (2100) بار، منزل شریف (41) بار اور واتبعوا ماتتلو (313) بار پڑھ کر دم کریں۔ انشاء اللہ مشکل سے مشکل کیس میں بھی یقینی کامیابی ہوگی اور مریض ہر طرح کے آسیبی مسائل سے چھٹکارا پا جائے گا۔

(۲) یہ تعویذ صرف رات کو نہیں بلکہ صبح کو بھی ایک گھنٹے کے لگ بھگ جلایا جائے گا۔ اور مریض دونوں ٹائم اس کے سامنے ہمہ تن متوجہ ہو کر بیٹھے گا۔

نیلی بتی کی کرشمہ کاریاں:۔

پانچ نقوش والے انتہائی چراغ میں نیلے سوتی کپڑے کا ایک فتیلہ شامل کیا گیا تھا لیکن وہ چراغ میں جلانے کیلئے تھا۔ اب ہم نیلے سوتی کپڑے کے ایسے چند فتیلوں کا ذکر کرتے ہیں جو چراغ میں نہیں بلکہ ہاتھ میں جلائے جاتے ہیں اور ان کا دھواں براہ راست مریض کی ناک ہی میں پہنچایا جاتا ہے۔ اس سے بڑے سے بڑا سرکش جن حاضر ہو جاتا ہے۔ اور جنات کو جلانے میں یہ فتیلے انتہائی مؤثر ہیں۔

(۱) پہلا فتیلہ:۔

اس فتیلے میں نیلے کپڑے پر تین لائنوں میں یہ حروف لکھے جاتے ہیں۔

ال ل ہ ال ل ہ ال ل ہ

یہ ہمارا انتہائی مجرب فتیلہ ہے اور زندگی میں ہم نے اس سے بڑے بڑے کام لئے ہیں۔ یہی وہ نیلی بتی ہے جس کی بہت زیادہ تعریف ہم نے جامع الوظائف میں بھی کی تھی مگر وہاں اسے شامل نہیں کیا تھا۔ ارشاد العاملین میں ہم بہت سی ایسی چیزیں بھی منظر پر لا رہے ہیں جنہیں اس سے پہلے عام کرنے کا قطعاً ارادہ نہ تھا۔

(۲) دوسرا فتیلہ:۔

اس فتیلے میں یہ حروف اس ترتیب سے لکھتے ہیں، صرف ایک بار:

(۳) تیسرا فتیلہ:۔

اس میں چار بار ایک عین اور چار حاء کا مرکب لفظ یوں لکھتا ہے:

(۴) چوتھا فتیلہ:۔

سفید سوتی کپڑا لے کر اس کو گاڑھی ہلدی میں ڈبو کر رنگ لیں۔ پھر اسے خشک کر کے گیارہ بار آیۃ الکرسی پڑھ کر دم کر لیں اور فتیلہ بنا کر اس کا دھواں مریض کو دیں۔ ایک منٹ میں حاضری بھی ہوگی اور جنات جلنا بھی شروع ہوں گے۔

پورے بدن کو دھونی دینے کی ضرورت:۔

بعض دفعہ ان چراغوں، فتیلوں اور دم جھاڑے کے علاوہ مریض کی کیفیت ایسی ہوتی ہے کہ اسے پورے بدن پر دھونی دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ بالخصوص اگر کسی خاتون کے ساتھ کسی شیطان صفت آسیب نے ناجائز مراسم قائم کر رکھے ہوں تو دیگر عملیات کے ذریعے آپ اس جن کا خاتمہ تو کر لیں گے لیکن اس جن کی مباشرت کی وجہ

سے اس کے نسوانی نظام میں جو تباہی آتی ہے اس کے خاتمہ کے لئے نہانے اور پینے کا پانی بھی بعض دفعہ کافی نہیں ہوتا۔ ایسے میں یہ طریقہ بہت فائدہ دیتا ہے۔ اسکے علاوہ بھی جس مریض کو بدن کے اکثر حصوں میں تکلیف محسوس ہوتی ہو اس کے لئے بھی نہایت زود اثر ہے۔ نقش یہ ہے:۔

۷۸٦

٨٠	قارون	ابلیس	١
شداد	٢	٧	نمرود
٣	دجال	فرعون	٦
هامان	٥	٤	ابوجهل

مریض کو بان کی چارپائی یا ایسی کرسی پر بٹھائیں جو نائیلون سے بنی گئی ہو اور اس میں سوراخ ہوں۔ تاکہ نیچے سے دھواں اس کے بدن کو اچھی طرح پہنچ سکے۔ ایک بڑے برتن میں کوئلہ اچھی طرح دہکا کر اس پر تھوڑی سی حرمل اور لوبان ڈالیں اور اوپر یہ تعویذ رکھ دیں۔ لوبان اور حرمل کی وجہ سے دھواں تھوڑی دیر برقرار رہے گا۔

یہ تعویذ کم از کم اکیس (21) روز استعمال کرائیں۔ انشاء اللہ بہت زیادہ فائدہ ہوگا۔ جنات، جادو کا خاتمہ بھی ہوگا اور ان کی وجہ سے جسم میں پیدا ہونے والے امراض کا بھی خاتمہ ہوگا۔

چراغ میں جلانے والا مربع نقش:۔

نقش مربع کی آتشی چال بھی اس سلسلہ میں نہایت مجرب ہے۔ لیکن اس کا طریقہ ذرا مختلف ہے، اس لئے ہم اسے سب نقوش سے الگ لکھ رہے ہیں۔

(١) ۔ ایک کاغذ (جس پر تعویذ بنانا ہے) مریض کو دیں کہ وہ اسے سر سے پاؤں تک پورے بدن سے مل کر لادے۔ اور جس طرف سے کاغذ جسم سے ملے اس جانب قلم سے نشان لگالائے۔

(٢) پھر اسی جانب آپ مربع کا یہ نقش لکھیں اور اس کے نیچے شیاطین کبار پر لعنت لکھیں۔
اور اس نقش کی پشت پر یہ عبارت لکھیں:۔

۷۸٦

٨	١١	١٤	١
١٣	٢	٧	١٢
٣	١٦	٩	٦
١٠	٥	٤	١٥

فرعون علیه اللعنة هامان علیه اللعنة
قارون علیه اللعنة شداد علیه اللعنة
نمرود علیه اللعنة ابوجهل علیه اللعنة
دجال علیه اللعنة ابلیس علیه اللعنة

میں نے ان تمام جنات، آسیبوں اور سحری شیاطین کو جلا دیا جو ۔۔۔۔۔۔ کے جسم میں داخل ہو کر اسے تنگ کرتے ہیں۔

(٣) یہ نقش (١٥) والے خانے سے (٨) والے خانے کی طرف موڑیں اور (١) والے خانے کی طرف سے جلائیں۔ چراغ میں سرسوں کا تیل ڈالیں۔

999 کا نقش:۔

یہ ایک نہایت عجیب وغریب نقش ہے۔ ہماری شرائط کے مطابق عملیات کی ریاضت مکمل کر کے اجازت حاصل کر لینے والے عاملین کو آسیبی مریضوں کے لئے اسے استعمال کرنے کی اجازت تو ہے اور فائدہ بھی یقینی طور پر دوسرے تمام مؤثر ترین نقوش کے برابر ہوگا۔ لیکن:

(١) اس کا ایک عمل ایسا ہے جس پر عبور حاصل کرنے کے بعد آپ کو آسیب کے علاج کے لئے کسی اور عمل کی ضرورت باقی نہیں رہے گی اور اس تعویذ کے ہوتے ہوئے کوئی بھی آسیب آپ کی گرفت سے بچ نہیں سکے گا۔

(٢) اور دوسرا عمل ایسا ہے کہ وہ مکمل کر لینے کے بعد زندگی بھر آپ کو کسی قسم کا دوسرا عمل کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ نقش یہ ہے:۔

۷۸٦

٣٣٤	٣٢٩	٣٣٦
٣٣٥	٣٣٣	٣٣١
٣٣٠	٣٣٧	٣٣٢

ہم یہ دونوں عمل خاص احتیاط کی وجہ سے کتاب میں شامل کرنے سے گریز کر رہے ہیں۔ جو عاملین عملی میدان میں اترنے کے بعد دین پر استقامت اور عملیات کے ساتھ دیانت کا مظاہرہ کریں گے انشاء اللہ ان کو سکھلا دیں گے۔

اس نقش کے نیچے بھی شیاطین کبار کے نام لکھیں اور پشت پر وہی عبارت لکھیں جو پہلے چند تعویذات کے ساتھ لکھی جا چکی ہے۔

آسیب سے کلی نجات:۔

یہ نقش ایک کاغذ پر کالی روشنائی سے اور سات کاغذوں پر زعفران سے لکھیں۔ کالی روشنائی والا نقش کورے چراغ میں رات کو ایک گھنٹہ جلا کر مریض برابر اس کو دیکھتا رہے اور زعفرانی نقوش سات روز تک روزانہ پانی میں ڈال کر دن بھر ان کا پانی پیئے۔ نقش یہ ہے:۔

۷۸۶

۱۵۵۸	۱۵۶۱	۱۵۶۵	۱۵۵۱
۱۵۶۴	۱۵۵۲	۱۵۵۷	۱۵۶۲
۱۵۵۳	۱۵۶۷	۱۵۵۹	۱۵۵۶
۱۵۶۰	۱۵۵۵	۱۵۵۴	۱۵۶۶

جنات بھاگ جائیں:۔

اگر کسی آدمی پر آسیب مسلط ہو تو یہ نقش اس کے گلے میں ڈالیں اور اگر کسی گھر پر آسیب کا بسیرا ہو تو اسے گھر میں لٹکا دیں۔ انشاء اللہ آسیب ہمیشہ کے لئے اس آدمی یا گھر کو چھوڑ کر بھاگ جائیں گے۔ نقش یہ ہے:۔

۷۸۶

۱	۱۴	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۱۳
۶	۹	۱۶	۳
۱۵	۴	۵	۱۰
یا اللہ آسیب و جنات دور شوند			

نقشِ کلمۂ طیبہ:۔

کلمۂ طیبہ اور اسمائے حسنیٰ کا یہ خاص نقش آسیب کے مریض کے بازو پر باندھ دیں۔ انشاء اللہ آسیب بھاگ کھڑا ہوگا:۔

۷۸۶

اللہ	رسول	محمد	الا اللہ	لا الہ
یا غفار	یا ستار	یا رحیم	یا رحمٰن	یا اللہ
یا شکور	یا غفور	یا ودود	یا وھاب	یا کریم

آسیب سے دائمی چھٹکارا:۔

یہ نقش سات کاغذ پر زعفران سے اور ایک کاغذ پر کالی سیاہی سے لکھیں۔ کالی سیاہی والا نقش کورے چراغ میں جلا کر مریض رات کو اسے گھنٹہ بھر دیکھے اور زعفران والے نقوش سات دن تک پانی میں ڈال کر پئے۔ نقش یہ ہے:۔

۷۸۶

۸	۳۹۹۹۳	۳۹۹۹۶	۱
۳۹۹۹۵	۲	۷	۳۹۹۹۴
۳	۳۹۹۹۸	۳۹۹۹۱	۶
۳۹۹۹۲	۵	۴	۳۹۹۹۷

آسیب کو بھگانے کے لئے:۔

آسیب زدہ مریض کے داہنے کان میں اکیس (21) بار اور بائیں کان میں انیس (19) بار ان آیاتِ قرآنی کو پڑھ کر دم کریں۔ انشاء اللہ آسیب بھاگ جائے گا۔ بالخصوص آسیبی دورے کے وقت ان کا پڑھنا بہت زیادہ فائدہ دیتا ہے۔ اگر ایک دفعہ میں افاقہ نہ ہو تو زیادہ سے زیادہ تین بار کریں انشاء اللہ مریض ہوش میں آجائے گا۔ آیات یہ ہیں:۔

وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ۔ وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا۔

دفعِ آسیب کے لئے:۔

یہ آیت مبارکہ سات کاغذوں پر لکھ کر مریض کو روزانہ ایک کاغذ میں ڈال کر پلائیں۔ انشاء اللہ آسیب دفع ہو جائے گا۔ آیت یہ ہے:۔

وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى

آسیبی اثرات سے دائمی نجات:۔

سورۃ البروج کی یہ آیت مبارکہ اکتالیس (41) بار پڑھ کر سرسوں کے تیل پر دم کریں اور آسیب زدہ مریض سے کہیں کہ وہ یہ تیل (۱) ناک کے نتھنوں (۲) ہاتھ اور پاؤں کے تمام ناخنوں (۳) دل کے مقام اور (۴) بغلوں میں لگا لے۔ انشاء اللہ ہر طرح کے اثرات پہلی بار لگانے سے ہی زائل ہو جائیں گے۔ بہتر یہ ہے کہ تیل سات روز تک لگاتار ہے۔ آیت مبارکہ یہ ہے:۔

إِنَّ الَّذِينَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوبُوا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيقِ۔

جنات سے مکمل حفاظت:۔

اس نقش کا پیر یا جمعرات کے روز نماز فجر کے بعد لکھنا زیادہ فائدہ دیتا ہے۔ ایک مریض کے لئے آٹھ تعویذ تیار کریں۔ ایک اس کے گلے میں ڈال دیں اور سات نقوش سات روز تک روزانہ ایک ایک کر کے مریض کو پلائیں۔ نقش گلے میں ڈالنے کا کوئی وقت مقرر نہیں۔ صرف لکھنے کا مقرر ہے۔ اور بہتر یہ ہے کہ پلانے والے نقوش زعفران سے لکھے جائیں۔ نقش یہ ہے:۔

۷۸۶

حافظ	حفیظ	رقیب	وکیل	ناصر
حفیظ	رقیب	وکیل	ناصر	نصیر
رقیب	وکیل	ناصر	نصیر	قادر
وکیل	ناصر	نصیر	قادر	قدیر
ناصر	نصیر	قادر	قدیر	سلام

آسیبی تکلیف کا کامل وشافی علاج:۔

اگر کسی مریض پر بہت پرانا آسیبی سایہ ہو یا آسیب بہت طاقتور ہو یا بہت زیادہ تعداد میں جنات کسی پر مسلط ہوں اور ہر طرح کے اعمال وقتی فائدے سے آگے

بڑھتے نظر نہ آ رہے ہوں تو وہاں درج ذیل نقش کا استعمال بہت زیادہ مفید ہوگا۔ اس نقش کو تینتالیس (43) پرچوں میں لکھ لیں۔ ایک نقش مریض کے گلے میں ڈالیں۔ اکیس نقوش اکیس دن تک روزانہ مریض کو پانی میں ڈال کر پلائیں اور اکیس (21) نقوش روزانہ ایک نقش مریض کے جسم پر مل کر آگ میں جلائیں:۔

۷۸۶

۱۷۸۷	۱۸۰۱	۱۷۹۸	۱۷۹۵
۱۷۹۹	۱۷۹۳	۱۷۸۸	۱۸۰۰
۱۷۹۳	۱۷۹۶	۱۸۰۳	۱۷۸۹
۱۸۰۲	۱۷۹۰	۱۷۹۴	۱۷۹۷

سورۃ المزمل کا باموکل نقش:۔

یہ حسن سورۃ المزمل شریف کا باموکل نقش ہے۔ باوضو لکھ کر مریض کے گلے میں ڈالیں انشاء اللہ مریض کا مکمل افاقہ حاصل ہو گا۔ اس نقش کے لکھنے کے لئے سورۃ المزمل کا عامل ہونا ضروری ہے۔ نقش یہ ہے۔

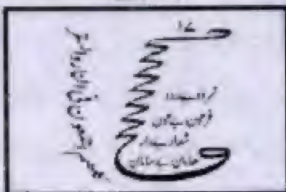
۷۸۶

۲۹۳۱۳	۲۹۳۲۷	۲۹۳۲۳	۲۹۳۲۰
۲۹۳۲۴	۲۹۳۱۹	۲۹۹۳۱۳	۲۹۳۲۶
۲۹۳۱۸	۲۹۳۲۱	۲۹۳۲۹	۲۹۳۱۵
۲۹۳۲۸	۲۹۳۱۶	۲۹۳۱۷	۲۹۳۲۲

سرکش آسیب کے لئے:۔

اگر آسیب بہت سرکش ہو اور کسی عمل سے قابو میں نہ آ رہا ہو تو مندرجہ ذیل نقش منگل کے روز طلوع شمس کے بعد پہلے گھنٹے کے اندر لکھ لیں۔ اور تین دن لگاتار روزانہ ایک نقش نئے چراغ میں جلائیں۔ مریض رات کو ایک گھنٹہ چراغ دیکھے۔ نقش یہ ہے:۔

۷۸۶



مربع الاثر فتیلہ برائے آسیب:۔

درج ذیل نقش لکھ کر نیچے مریض اور اس کی والدہ کا نام لکھیں اور فتیلہ بنا کر اس پر نیلا دھاگہ لپیٹ کر کورے چراغ میں جلائیں اور مریض کو اس کے سامنے ایک گھنٹہ بٹھائیں۔ انشاء اللہ آسیب اسی وقت جل جائے گا۔ نقش یہ ہے:۔

۷۸۶

فرعون	ابلیس	ہامان	شداد
ابلیس	ہامان	شداد	نمرود
ہامان	شداد	نمرود	لعین
شداد	نمرود	لعین	ابلیس

سورۃ النساء کا عمل:۔

آسیبی مصیبت سے چھٹکارہ پانے کا ایک مجرب طریقہ یہ بھی ہے کہ عامل سات دن تک روزانہ فجر اور مغرب کے بعد مریض پر ایک ایک بار سورۃ النساء پڑھ کر دم کرے اور درج ذیل ایک نقش مریض کے گلے میں ڈال دے اور ایک نقش پانی میں گھول کر سات دن تک اس کا پانی مریض کو پلائے۔ نقش یہ ہے:۔

۷۸۶

۲۸۳۸۱۵	۲۸۳۸۲۹	۲۸۳۸۲۵	۲۸۳۸۲۲
۲۸۳۸۲۶	۲۸۳۸۲۱	۲۸۳۸۱۶	۲۸۳۸۲۸
۲۸۳۸۲۰	۲۸۳۸۲۳	۲۸۳۸۳۱	۲۸۳۸۱۷
۲۸۳۸۳۰	۲۸۳۸۱۸	۲۸۳۸۱۹	۲۸۳۸۲۴

حفاظت از آسیب:۔

درج ذیل آیات کے آٹھ تعویذ تیار کر لیں۔ ایک مریض کے گلے میں ڈال دیں اور سات تعویذ سات دن روزانہ ایک ایک کر کے مریض کو پلائیں۔ انشاء اللہ آسیب بھی دفع ہو جائے گا اور اس کی وجہ سے مریض کو جو جسمانی امراض و تکالیف ہو رہی تھیں وہ بھی ختم ہو جائیں گے۔ آیات یہ ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ إِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِأَبِيْهِ يٰٓأَبَتِ إِنِّيْ رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ ۔

(سورۃ یوسف آیات نمبر ۴)

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ إِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ أَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ فَانْفُذُوْا ۚ لَا تَنْفُذُوْنَ إِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۔

(سورۃ الرحمن آیات نمبر ۳۳)

جنات سے حفاظت کا مجرب ترین عمل:۔

اس تعویذ کو ہم نے بے شمار مریضوں پر آزمایا اور ہر جگہ کامیاب پایا ہے۔ امام دیربی نے لکھا ہے کہ سوتی نیلے کپڑے پر یہ آیات لکھ کر وہ کپڑا مریض کے گلے میں پہنا دیں۔ انشاء اللہ مریض کو آسیب سے ہمیشہ کے لئے چھٹکارا مل جائے گا۔ آیات مع عزیمت یہ ہیں:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ ○ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ بِمَا ظَلَمُوْا فَهُمْ لَا يَنْطِقُوْنَ ○ حٰمٓ عٓسٓقٓ حُبِسْتُ كٓهٰيٰعٓصٓ كُفِيْتُ عَقَدْتُ عَنْكَ يَا حَامِلَ كِتَابِيْ هٰذَا أَلْسِنَةَ الْجِنِّ وَالْبَشَرِ مِنْ كُلِّ أُنْثٰى وَذَكَرٍ بِأَلْفِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ۔ فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا وَّجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ أَكِنَّةً أَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا۔ وَإِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰى أَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا۔

قرآنی گنڈا برائے آسیب:۔

آسیبی مریض کی پیشانی سے پاؤں کے انگوٹھے تک ناپ لے کر نیلے رنگ کے سات سوتی دھاگے برابر لے لیں۔ ان کو آپس میں بل دے کر ڈوری بنالیں اور درج ذیل آیت مبارکہ پڑھ کر اس پر ایک گرہ لگائیں۔ گرہ لگاتے ہوئے آپ طویل پھونک یوں ماریں گویا پھونک کو اس گرہ میں بند کر رہے ہیں۔

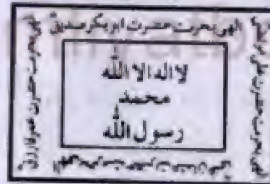
اس طرح اس ڈوری کو سات سات بار یہ آیت پڑھتے ہوئے سات گرہیں یا تہرا کرکے ڈال سکتے ہیں۔ آیت مبارکہ یہ ہے:۔

اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰکِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ"

(سورۃ التوبہ آیات نمبر ۱۱۲)

مختصر حفاظتی نقش:۔

۷۸۶



دیکھنے میں سے یہ چھوٹا سا اور مختصر سا نقش ہے مگر دیگر نقوش سے کسی طرح کم مفید نہیں۔ چاند کی ابتدائی تاریخوں میں یہ نقوش لکھ کر رکھ لیں اور بوقت ضرورت مریض کو گلے میں ڈالنے کے لئے دیدیں۔ انشاء اللہ آسیب سے نجات مل جائے گی:۔

مجرب ترین فتیلہ آسیبی:۔

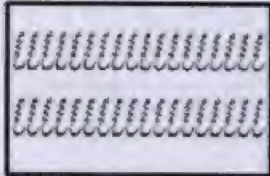
۷۸۶

٥٦٢	٥٥٧	٥٦٤
٥٦٣	٥٦١	٥٥٩
٥٥٨	٥٦٥	٥٦٠

یہ نقش کاغذ پر لکھ کر اس پر نیلے رنگ کا کپڑا چڑھا کر اس کا فتیلہ بنا کر مریض کو اس کا دھواں دیں۔ آسیب ہمیشہ کے لئے چھوڑ کر بھاگ جائے گا۔

ایک نہایت مجرب فتیلہ چراغ:۔

۷۸۶



درج ذیل فتیلہ دو طرح سے استعمال کرنا نہایت مفید ہے۔ ایک عین اور تین حاء کو اٹھارہ اٹھارہ بار درج ذیل طریقے سے دو سطروں میں لکھ کر ایک فتیلہ چراغ میں جلائیں اور مریض کو ایک گھنٹہ اس کے سامنے بٹھائیں۔ چراغ کے پاس پانچ پھول خوشبودار رکھیں۔ انشاء اللہ آسیب اس میں آکر جل جائے گا۔ مزید ضرورت محسوس کریں تو ایک اور ایسا ہی فتیلہ نیلے سوتی کپڑے پر لکھ کر اس کی مریض کو دھونی دیں۔ انشاء اللہ جنات کا مکمل خاتمہ ہو جائے گا۔

فتیلہ یہ ہے:۔

گھر سے جنات نکالنے کا طریقہ:۔

اگر کسی گھر میں جنات کا بسیرا ہو اور وہ گھر خالی نہ کرتے ہوں تو عامل اس گھر میں جا کر صاحب مکان کی داہنی ہتھیلی پر یہ نقش لکھ کر اسے کہے کہ گھر سے باہر جا کر داہنے ہاتھ سے دستک دے۔ انشاء اللہ جنات گھر چھوڑ کر بھاگ جائیں گے۔ نقش یہ ہے:۔

عجیب الاثر حفاظتی نقش:۔

آسیبی مریض کو آسیب سے نجات دلانے کیلئے یہ نہایت عجیب و موثر نقش ہے۔ مریض کے گلے میں ڈالتے ہی آسیب اس چھوڑ جاتے ہیں۔ نقش یہ ہے:۔

۷۸۶

۱	۴۹۱۲	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۴۹۱۱
۶	۹	۴۹۱۴	۳
۴۹۱۳	۴	۵	۱۰

دھونی کا نقش:۔

یہ نقش کاغذ کی ایک جانب لکھیں اور اس کی پشت پر مریض اور اس کی والدہ کا نام لکھ کر اس کا فتیلہ بنا کر اس پر نیلا دھاگہ اچھی طرح لپیٹ کر کوئلے پر ڈال دیں اور اس کا دھواں مریض کے بدن اور ناک میں پہنچائیں۔ نقش یہ ہے:۔

۷۸۶

فرعون	ابلیس	حامان	۱۱۳
ابلیس	حامان	۱۱۳	فرعون
حامان	۱۱۳	فرعون	ابلیس
۱۱۳	فرعون	ابلیس	حامان
فرعون	ابلیس	حامان	۱۱۳
العجل	الساعة	الوحاالوحا	الوحا

خواتین واطفال کیلئے مجرب المجرب نقش:۔

خواتین اور بچوں پر اگر آسیب کا سایہ ہو تو یہ نقش گلے میں ڈالتے ہی انشاءاللہ سکون اور آرام مل جائے گا۔ بالفرض اگر گلے میں ڈالنے سے مکمل سکون نہ ملے تو زیادہ سے زیادہ ایک نقش پینے کیلئے بھی لکھ دیں جسے مریض سات دن تک پیتا رہے۔ نقش یہ ہے:۔



آسیب جلانے کا طلسمی چراغ:۔

جس آدمی کو آسیب چھوڑنے کا نام نہ لیتا ہو اور ہر عمل کر کے عامل تھک جائے۔ وہاں سات دن تک درج ذیل فتیلے سات عدد تیار کر کے روزانہ فتیلہ ایک چراغ میں جلا کر مریض کو ایک گھنٹہ اس چراغ کے سامنے بٹھائیں۔ اول تو سات دن سے پہلے ہی سب جل جلا کر خاکستر ہو جائیں گے۔ ورنہ ساتویں روز تک تو یقینی طور پر ان کا خاتمہ ہو جائے گا۔ مجرب عمل ہے:۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ علیقا ملیقا طلیقا انت تعلم ما فی قلوبھم العجل العجل العجل الوحاالوحا الوحا الساعة الساعة الساعة نمرود ھامان فرعون شداد ابوجھل من جنود ابلیس اجمعون بحق خاتم سلیمان بن داود علیہ السلام وھرچہ دربدن آسیب زدہ باشد بند کردہ کلان فلیتة دریں چراغ بستہ بیارند وبسو زانند خاکستر گرددو دفع شود۔

نقشِ سہ آتشہ برائے آسیب:۔

مندرجہ ذیل چار عدد نقوش لکھیں۔ چاروں زعفران سے لکھیں یا پینے والا زعفران سے اور دوسرے روشنائی سے لکھ لیں۔ (۱) ایک تعویذ مریض کے گلے میں ڈالیں (۲) ایک کا فتیلہ بنا کر کوئلے پر ڈال کر اس کا دھواں مریض کے پورے بدن اور ناک میں پہنچائیں۔ (۳) ایک کا فتیلہ بنا کر چراغ میں جلائیں (۴) اور ایک پانی میں ڈالکر سات روز مریض کو پانی پلائیں۔ نقش یہ ہے:۔

۷۸۶

۲۵۴۷۴۹	۲۵۴۷۵۲	۲۵۴۷۵۱	۲۵۴۷۴۲
۲۵۴۷۵۵	۲۵۴۷۴۳	۲۵۴۷۴۸	۲۵۴۷۵۳
۲۵۴۷۴۴	۲۵۴۷۵۸	۲۵۴۷۵۰	۲۵۴۷۴۷
۲۵۴۷۵۱	۲۵۴۷۴۶	۲۵۴۷۴۵	۲۵۴۷۵۶

مکان کی حفاظت کے لئے:۔

جس گھر میں آسیب کا سایہ ہو اس گھر میں یہ نقش فریم کروا کر دیوار پر لٹکا دیں۔ انشاء اللہ آسیب اس گھر سے ہمیشہ کے لئے بھاگ جائیں گے۔ نقش یہ ہے:۔

۷۸۶

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲ (۴ ۲ ۹ ۸ ۵ ۲ ۱ ۷ ۶)	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

جنات کی حاضری کے لئے:۔

یہ چھوٹا سا نقش مریض کو مٹھی میں پکڑا دیں کہ وہ اسے زور سے دبا کر پکڑے۔ اگر آسیبی مریض ہوگا تو آسیب حاضر ہو جائے گا اور اگر جادو کا مریض ہوگا تو اس کا داہنا ہاتھ

اور بازو شدید وزنی ہو جائے گا۔ اور اگر جسمانی مریض ہوگا تو انشاء اللہ اسے جسمانی تکلیف میں نمایاں تخفیف محسوس ہوگی۔ لیکن یہ تعویذ صرف وہی عاملین استعمال کر سکتے ہیں جنہوں نے ہمارے طریقے اور ہماری اجازت سے قصیدۂ بردہ شریف کا وظیفہ مکمل کر لیا ہو۔

اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔

جنات جلانے کا مجرب نقش:۔

یہ نقش بھی قصیدۂ بردہ شریف کا عمل مکمل کرنے کے بعد استعمال کیا جا سکتا ہے جنات کے مریض پر جب حاضری ہو جائے اور وہ مریض کی جان چھوڑنے کو تیار نہ ہوں تو صرف یہ تعویذ مریض کو زبردستی دکھانا شروع کریں۔ فوراً جنات جل جائیں گے:۔

۷۸۶

ھ	ھ	ھ	ھ	ھ
ھ	ھ	ھ	ھ	ھ
ھ	ھ	ھ	ھ	ھ
ھ	ھ	ھ	ھ	ھ
ھ	ھ	ھ	ھ	ھ

تشخیص کا نقش:۔

درج ذیل مربع نقش مریض کے ہاتھ میں پکڑا دیں۔ اگر جادو ہوگا تو مریض کا داہنا ہاتھ اور بازو سخت وزنی ہو جائے گا۔ اگر آسیب ہوگا تو مریض کے دل کی دھڑکن بہت تیز ہو جائیگی یا وہ رونا شروع کر دے گا۔ اگر یہ دونوں باتیں نہ ہوں تو مریض جوں کا توں بیٹھا رہے گا۔ تشخیص کا لاجواب نقش ہے:۔

۷۸۶

۳۲۴	۳۲۷	۳۳۰	۳۱۷
۳۲۹	۳۱۸	۳۲۳	۳۲۸
۳۱۹	۳۳۲	۳۲۵	۳۲۲
۳۲۶	۳۲۱	۳۲۰	۳۳۱

سرکش آسیب کی حاضری کا لاجواب نقش:۔

۷۸۶

باحی یاقیوم بحق ایاک نعبد وایاک نستعین

و بحق

کھیعص حمعسق ن آمین

جس آسیب سے مریض سخت پریشان ہو اور عامل جسے حاضر کرنے سے عاجز آچکے ہوں اس کی حاضری کا لاجواب اور سکے بند نقش ہم آخر میں آپ کی نذر کر رہے ہیں۔ یہ تعویذ مریض کو دکھانا شروع کریں انشاء اللہ بڑے سے بڑا سرکش جن بھی فوراً حاضر ہوگا۔ مگر یہ کام صرف عامل ہی کرے ورنہ انجام کا خود ذمہ دار ہوگا۔ نقش یہ ہے:۔

آسیب سے بچنے کیلئے حفاظتی تعویذ

یاد رہے کہ آسیبی مریض کا جب تک علاج مکمل نہ ہو جائے تب تک اُسے حفاظتی تعویذ دینا بے فائدہ ہے۔ اس سے وقتی طور پر اس کا دفاع تو ہو جاتا ہے لیکن چونکہ وہ آسیب زندہ اور موجود ہے جس سے بچنے کیلئے آپ نے حفاظتی تعویذ دیا ہوتا ہے۔ اس لئے وہ کسی بھی غفلت کا فائدہ اٹھا کر مریض کیلئے کوئی سنجیدہ مسئلہ کھڑا کر سکتا ہے۔

ہمارا اسلوب علاج یہی ہے اور عقل سلیم کا تقاضا بھی یہی ہے کہ پہلے اس دشمن کا خاتمہ کیا جائے جس سے خدشہ ہے۔ پھر حفاظتی تعویذ دیا جائے کہ مریض کو آئندہ کوئی پریشان نہ کرے۔

اور یہ بھی یاد رکھیں اور مریضوں کو بتلا دیا کریں کہ جنات میں بھی انسانوں کی طرح عاملین ہوتے ہیں اور ہم تو چالیس چالیس دن کی چھوٹی موٹی ریاضت کو بہت بڑا معرکہ سمجھ کر تیس مار خان بن جاتے ہیں، وہ لوگ سالوں کے حساب سے ریاضت کرتے ہیں اور انسانی عاملین کے عملیات کے توڑ کے لئے ان کے ہاں جو انتظامات ہوتے ہیں ان میں

سے بعض کا تذکرہ کر دیا جائے تو کئی لوگ عملیات کی لائن چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہوں۔

اسلئے حفاظتی تعویذ دے کر نہ خود حد سے زیادہ مطمئن ہو کر بیٹھ جائیں نہ ہی مریض کو ایسی تسلی دیں کہ آج کے بعد آپ پر کوئی حملہ یا اثر نہیں ہو سکے گا۔ ہم نے جو تعویذ دیا ہوتا ہے اس کے توڑ اور اسے غیر مؤثر بنانے کی کاروائی جنات کی طرف سے اسی وقت شروع ہو جاتی ہے جب کسی کے گلے میں ہم تعویذ پہناتے ہیں۔ وہ مسلسل کوشش جاری رکھتے ہیں۔ کبھی ناکام ہوتے ہیں، کبھی جزوی طور پر کامیاب ہوتے ہیں اور کبھی تعویذ کو بالکل ناکارہ بنا کر مکمل کامیاب ہوتے ہیں۔

یہ کبھی نہ سوچیں کہ ہم نے تعویذ دے دیا تو اب مریض کو کچھ نہیں ہوگا۔ بس اس قدر یقین خود بھی رکھیں اور مریض کو بھی دلائیں کہ ہم نے تو آپ کے گھر کی دیوار آٹھ فٹ بلند کر دی ہے۔ امید ہے کہ اب کوئی چور آپ کی دیوار نہیں پھلانگ سکے گا۔ لیکن اگر چور آپ سے زیادہ پھرتی والا نکلا اور سیڑھی لے کر آ گیا تو؟

ہم ڈاکٹر سے کسی بیماری کا علاج کرواتے وقت کبھی نہ پوچھتے ہیں نہ ہی فرمائش کرتے ہیں اور نہ ہی توقع رکھتے ہیں کہ جس بیماری کی انہوں نے دوا دی ہے وہ ہمیں آئندہ نہیں ہوگی۔ ڈاکٹر کا کام صرف موجود بیماری کا علاج کرنا ہے۔ وہ زکام کا علاج تو کرتا ہے، آئندہ کبھی زکام نہ ہونے کی گارنٹی نہیں دیتا، وہ کھانسی، بخار وغیرہ کا علاج تو کرتا ہے مگر اس سے کوئی یہ گارنٹی نہیں مانگتا کہ ڈاکٹر صاحب! آپ دوا تو دے رہے ہیں، یہ تو پکا ہے ناں کہ آئندہ مجھے کھانسی نہیں ہوگی؟؟

اسی طرح ایک عامل کی اصل ذمہ داری اور اس کا حقیقی کردار صرف اتنا ہی ہے اور اسے چاہئے کہ وہ خود کو اسی کردار تک محدود رکھے کہ مریض کو اس وقت آسیب یا سحر وغیرہ کی جو تکلیف ہے میں اسے دور کر دوں۔ آگے اس کی حفاظت ہو سکتی ہے یا نہیں؟ ہو سکتی ہے تو مکمل یا جزوی؟ یہ اس کی ذمہ داری نہیں۔ لیکن روحانیات کے باب میں حفاظت کیلئے کئی مؤثر نقوش موجود ہیں جن سے حفاظت کا فائدہ لوگوں کو ہوتا ہے اس لئے یہ نقش دینا چاہئے۔

مگر اسے اتنا ہی مؤثر مانیں جتنا اونچی دیوار کو مؤثر مانا جا سکتا ہے کہ عام طور پر

اسے کوئی نہیں پھلانگ سکتا مگر لاجواب سروس کرنے والے باکمال لوگوں کے لئے آٹھ تو کیا ساٹھ گز اونچی دیوار بھی کوئی معنی نہیں رکھتی۔

پڑھائی کے بغیر کبھی حفاظتی تعویذ نہ دیں:۔

یہ بھی یاد رکھیں کہ ان نقوش میں صحیح افادیت اور برکت تب آتی ہے جب آپ ان پر اپنی روزمرہ کی پڑھائی کا دم کرتے رہیں۔ وہ تلاوت کی برکت انہیں کندن بنا دیتی ہے۔

چار قل اور چار یاروں کا تعویذ:۔

یہ نقش قل سے شروع ہونے والی آخری چار سورتوں کا ہے۔ ہر قل کے ساتھ ایک خلیفہ راشد کے توسل سے اللہ پاک سے پناہ اور مدد مانگی گئی ہے۔ ایک طویل عرصہ تک ہم پینے کیلئے بھی یہی تعویذ دیتے تھے اور گلے میں ڈالنے کے لئے بھی لیکن چونکہ ہمیں نت نئے تجربات کا شروع سے شوق ہے اس لئے نئی سے نئی چیزیں آزماتے اور ان سے فائدہ خود اٹھاتے اور لوگوں کو پہنچاتے پہنچاتے اب حالت یہ ہو گئی ہے کہ کئی عملیات کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ یہ تو ہمارے استعمال میں تھے۔ لیکن انہیں چھوڑے ایک عرصہ ہو چکا ہوتا ہے۔

یہ ان خاص تعویذات میں سے ہے جو آج بھی ہمارے معمول میں ہے۔ نقش یہ ہے:۔

قل هو الله احد الله الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا احد

الٰہی بحرمت حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

۷۸۶

قل	هو	الله	احد	الله	الصمد	لم	یلد
هو	الله	احد	الله	الصمد	لم	یلد	ولم
الله	احد	الله	الصمد	لم	یلد	ولم	یولد
احد	الله	الصمد	لم	یلد	ولم	یولد	ولم
الله	الصمد	لم	یلد	ولم	یولد	ولم	یکن
الصمد	لم	یلد	ولم	یولد	ولم	یکن	له
لم	یلد	ولم	یولد	ولم	یکن	له	کفوا
یلد	ولم	یولد	ولم	یکن	له	کفوا	احد

بچے پر آسیب سایہ یا اسان ہو تو اسے یہ نقش لکھ کر گلے میں ڈالیں:

۷۸۶

۳۵	۳۰	۳۷
۳۶	۳۴	۳۲
۳۱	۳۸	۳۳

چہل کاف کا نقش:۔

جادو اور جنات کے لئے لوہے توڑ تعویذ ہے۔

۷۸۶

۱۶۵۸	۱۶۶۱	۱۶۶۴	۱۶۵۱
۱۶۶۳	۱۶۵۲	۱۶۵۷	۱۶۶۲
۱۶۵۳	۱۶۶۶	۱۶۵۹	۱۶۵۶
۱۶۶۰	۱۶۵۵	۱۶۵۴	۱۶۶۵

نقش سورۃ الجن:۔

۷۸۶

۲۳۳۵۰	۲۳۳۴۵	۲۳۳۵۲
۲۳۳۵۱	۲۳۳۴۹	۲۳۳۴۷
۲۳۳۴۶	۲۳۳۵۳	۲۳۳۴۸

یہ نقش تینوں طرح سے استعمال میں لایا جاتا ہے۔ (۱) گلیز کاغذ پر چالیس عدد نقوش لکھ کر روزانہ صبح نہار منہ مریض کو پلائیں (۲) اس کا فتیلہ لکھ کر چراغ میں جلائیں۔ سات فتیلے سات دن کے لئے لکھ کر دیں۔ مگر فتیلے کے نیچے شیاطین کبار کے نام اور پشت پر مریض کے نام سمیت عبارت لکھیں۔ (۳) ایک نقش لکھ کر مریض کے گلے میں باندھ دیں۔

معوذتین کا نقش:۔

یہ نقش معوذتین کے مجموعی اعداد کا ہے۔ آسیب زدہ کے علاوہ مسحور کے لئے بھی لاجواب ہے۔ اور نظر بد یا لاعلاج مرض میں بھی مفید ہے۔

۷۸۶

۳۶۸۹	۳۶۹۲	۳۶۹۵	۳۶۸۲
۳۶۹۴	۳۶۸۳	۳۶۸۸	۳۶۹۳
۳۶۸۴	۳۶۹۷	۳۶۹۰	۳۶۸۷
۳۶۹۱	۳۶۸۶	۳۶۸۵	۳۶۹۶

اس نقش معظم کی برکت سے ہر آسیب سحر مرض اور نظر بد اس مریض سے دور ہو جائے

نقش چہار قل (عددی):۔

چار قل کا مکتوبی لفظی نقش پہلے دیا جا چکا ہے۔ چاروں قل کے مجموعی اعداد کا یہ نقش بھی آسیب زدہ کے لئے بہت مفید ہے۔

۷۸۶

۴۷۰۱	۴۷۰۴	۴۷۰۷	۴۶۹۴
۴۷۰۶	۴۶۹۵	۴۷۰۰	۴۷۰۵
۴۶۹۶	۴۷۰۹	۴۷۰۲	۴۶۹۹
۴۷۰۳	۴۶۹۸	۴۶۹۷	۴۷۰۸

آسیب و مسان کیلئے مجرب نقش:۔

آسیب، مسان اور بچوں کے سوکھے کیلئے ایک نہایت مفید نقش یہ ہے۔ ہر جگہ پورا فائدہ دیتا ہے۔

۷۸۶

ك	ی	س	ف
۵۹	۸۱	۱۹	۱۱
۸۲	۶۲	۸	۱۸
۹	۱۷	۸۳	۶۱

آسیب کے حملے کیلئے بہترین ڈھال:۔

اس نقش کے گلے میں ڈالنے سے آدمی یوں محفوظ ہو جاتا ہے جیسے ڈھال دشمن کے حملے سے محفوظ بنا دیتی ہے۔

۷۸۶

۱۶	۴۳۵۲۹	۴۳۵۳۵	۲
۴۳۵۳۳	۴	۱۴	۴۳۵۳۱
۶	۴۳۵۳۹	۴۳۵۲۵	۱۲
۴۳۵۱۷	۱۰	۸	۴۳۵۲۷

اگر آسیب گھر میں پتھر پھینکتے ہوں:۔

تو ایسے گھر میں کسی دیوار پر نمایاں جگہ یہ تعویذ لٹکا دیں۔ انشاء اللہ پتھر پھینکنے بند ہو جائیں گے۔

۷۸۶

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

وَحَفِظْنٰهَا مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ

نقش اعداد مفردہ مزدوجہ:۔

مفرد مزدوج اعداد کا یہ نقش آسیب سحر اور نظر بد نیتوں کے ازالہ کیلئے بہت مفید ہے۔ بلکہ حب و تسخیر میں بھی لاجواب ہے۔

۷۸۶

۸	۶	۴	۲
۲	۴	۶	۸
۶	۸	۲	۴
۴	۲	۸	۶

عاملین کے ہاں یہ بیس عدد کے مجموعے کی وجہ سے بہت مقبول ہے۔ ماہرین علم اعداد اس عدد کو حب و تسخیر کیلئے بہت مؤثر تسلیم کرتے ہیں۔

نقش حروفِ مُزْدَوِجہ:۔

یہ نقش سابقہ نقش کے اعداد کے حروف پر مشتمل ہے۔ تاثیر دونوں کی ایک جیسی ہے:۔

۷۸۶

ح	و	د	ب
ب	د	و	ح
و	ح	ب	د
د	ب	ح	و

اسم بدوح اور اجھزط کی حقیقت:۔

علم الجفر حروف کو اعداد میں تولنے اور حروف کی جگہ ان کے مساوی اعداد سے کام لینے کا نام ہے۔ علمائے جفر نے فنی باریکیوں میں بہت سے مسائل پر تنقیح کی ہے کہ مفرد اعداد سے کیا کیا کام لئے جا سکتے ہیں؟ مرکب سے کیا فوائد حاصل کئے جا سکتے ہیں؟ پھر یہ کہ ان میں سے طاق حروف کن مقاصد میں مفید ہیں اور جفت حروف کہاں اپنی تاثیر دکھاتے ہیں؟

ہم ان کی تمام آراء سے متفق نہیں۔ لیکن اس حد تک اتفاق کر سکتے ہیں کہ تعویذات اور نقوش میں آیات، اسماء یا ادعیہ کے الفاظ کو اعداد میں ڈھال کر استعمال کرنا نہ صرف درست ہے بلکہ الفاظ قرآن کو بے حرمتی سے بچانے کی نیت سے ایسا کرنا شاید موجب اجر بھی ہو (واللہ اعلم) اور یہ بھی کہ الفاظ اور اعداد کا روحانیات کے باب میں ایک جیسا اثر ہوتا ہے۔

ان دونوں الفاظ کی حقیقت صرف اتنی سی ہے کہ اجھزط ان پانچ حروف ابجد کا مجموعہ ہے جو طاق اور مفرد عدد والے ہیں۔ الف کا (۱) نمبر ہے، جیم کے (۳) ھاء کے (۵) زاء کے (۷) اور طاء کے (۹) نمبر ہیں۔ یہ بات آپ ابجد میں بھی پڑھ چکے ہیں۔ اسی طرح بدوح مفرد اعداد میں سے جفت حروف ابجد کا مجموعہ ہے۔ ان میں سے باء کے دو عدد ہیں، دال کے چار، واؤ کے چھ اور حاء کے آٹھ نمبر ہیں۔

بات تو اتنی سی ہے مگر جہالت کی کرشمہ کاریوں نے اس کے وہ وہ جھگڑے بنا ڈالے کہ عقل و خرد سر پیٹ کے رہ جاتی ہے۔ کئی مصنفین بدوح کے بارے میں یہ گوہر افشانی فرما رہے ہیں کہ یہ سریانی زبان میں اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ایک اسم تھا۔

ایسے مصنفین کو چونکہ معلوم ہے کہ عام قارئین (بلکہ عاملین کو بھی) اپنی دینی زبان عربی سے بھی شناسائی نہیں تو ایک مری ہوئی قدیم زبان (سریانی) کا انہیں کیا پتہ؟ اس لئے انہوں نے اسے سریانی پر تھوپ کر اسے اللہ تعالیٰ کا مقدس نام بنا ڈالا۔

اجھزط کے بارے میں بھی اس سے ملتی جلتی درفطنیاں چھوڑی جاتی ہیں۔ جن کا حقیقت سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔

اصل بات صرف اتنی سی ہے کہ عاملین نے چند نقوش مفردات میں سے طاق حروف کے تیار کئے اور بعض جفت حروف کے تیار کئے۔ اور ان نقوش کو ان حروف سے منسوب کرنے کے لئے الگ الگ ہر حرف کا نام (الف، جیم، ھاء، زاء، طاء) لکھنے کی بجائے ان حروف کو مرکب کر کے اجھزط لکھ دیا اور جفت حروف کو (باء، دال، واؤ، حاء) لکھنے کی بجائے ان کا مرکب نام بدوح رکھ دیا۔ اس سے زیادہ ان دو الفاظ کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

بدوح کا نقش مُزْدَوِج:۔

ہم اکثر بدوح کا ڈبل نقش لکھ کر دیتے ہیں (عددی و حرفی) جس سے اس کی تاثیر دگنی ہو جاتی ہے۔ اسے آپ آسیب، سحر اور تسخیر تینوں مقامات پر استعمال کر سکتے ہیں۔

۷۸۶

ح ۸	و ۶	د ۴	ب ۲
ب ۲	د ۴	و ۶	ح ۸
و ۶	ح ۸	ب ۲	د ۴
د ۴	ب ۲	ح ۸	و ۶

طاق اور جفت کا جامع ترین نقش:۔

یہ نقش ہمارا اپنا استخراج ہے۔ یہ کسی کتاب سے نہیں لیا گیا۔

اس میں ہم نے طاق اور جفت حروف کی تمام خوبیاں ایک نقش میں اس طرح سموئی ہیں کہ طاق اعداد کی اپنی اور الگ ترتیب بنتی ہے جبکہ جفت اعداد کی اپنی اور الگ ترتیب بنتی ہے۔ پھر ایک شمار میں ہر ضلع پندرہ (15) اعداد کا بنتا ہے اور ایک نقش میں مثلث کی چاروں چالیں (آتشی، آبی، خاکی، بادی) بھی جمع ہو جاتی ہیں جبکہ پانچویں نقش کی جگہ خالی چھوڑ دی جاتی ہے کہ عامل اس میں مریض کی ضرورت کے مطابق مثلث کا کوئی بھی نقش جس چال میں چاہے بھر کر اسے دیدے۔

ب	ط	د
ز	ه	ج
و	ا	ح

عزمت علیکم واقسمت علیکم یا اللہ اطظہیل یا باسط بطظہیل یا جلیل جطظہیل یا دائم دطظہیل یا ہادی ھطظہیل یا وھاب وطظہیل یا زکی زطظہیل یا حسیب حطظہیل یا طاہر ططظہیل بحق جار کمع یا بدوح وسخر لنا کل شیء یا من بیدہ ملکوت کل شیء۔

سورۃ الفلق کا مکتوبی نقش:۔

یہ نقش آسیبی مریض اور سحری مریض کے علاوہ نظر بد سے حفاظت کیلئے بھی یکساں نافع ہے۔

۷۸۶

قل اعوذ	برب الفلق	من شر ما خلق	ومن شر
غاسق	اذا وقب	ومن	شر
النّفّٰثٰت	فی	العقد	ومن
شر	حاسد	اذا	حسد

سورۃ الناس کا مکتوبی نقش:۔

یہ نقش بھی آسیب زدہ، مسحور اور نظر بد کے مریض کے لئے نہایت مفید ہے۔

۷۸۶

قل اعوذ برب الناس	ملک الناس	الناس	من شر الوسواس الخناس
ملک الناس	الناس	من شر الوسواس الخناس	الذی یوسوس
الناس	من شر الوسواس الخناس	الذی یوسوس	فی صدور الناس
من شر الوسواس الخناس	الذی یوسوس	فی صدور الناس	من الجنۃ والناس

سورۃ الفلق کا عددی نقش:۔

آپ چاہیں تو مکتوبی کی جگہ سورۃ الفلق کا عددی نقش دیدیں:۔

۷۸۶

٢١٥٠	٢١٦٤	٢١٦١	٢١٥٨
٢١٦٢	٢١٥٧	٢١٥١	٢١٦٣
٢١٥٦	٢١٥٩	٢١٦٦	٢١٥٢
٢١٦٥	٢١٥٣	٢١٥٥	٢١٦٠

سورۃ الناس کا عددی نقش:۔

سورۃ الناس کا نقش بھی چاہیں تو مکتوبی دیں اور چاہیں تو عددی دیں۔ دونوں صورتوں میں مریض کو یکساں فائدہ ہوگا۔

۷۸۶

١٣١٦	١٣٣٠	١٣٢٧	١٣٢٣
١٣٢٨	١٣٢٢	١٣١٧	١٣٢٩
١٣٢١	١٣٢٥	١٣٣٢	١٣١٨
١٣٣١	١٣١٩	١٣٢٠	١٣٢٦

گھر کی حفاظت کے لئے حرز ابی دجانہ:۔

حضرت ابودجانہؓ نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں شکایت کی کہ رات کے وقت ایک جن ان کو پریشان کرتا ہے۔ آپ ﷺ نے ایک خط لکھوا کر انہیں دیا کہ اسے اپنے تکیہ کے نیچے رکھ کر سو جانا، وہ تمہیں پریشان نہیں کر پائے گا۔ رات کو وہ شیطان ان کے گھر میں داخل نہ ہو سکا۔ البتہ باہر سے آواز دے کر بولا کہ آج کے بعد میں تا زندگی تمہارے پاس نہیں آؤں گا۔ حضور ﷺ کے خط مبارک کے بارے میں مزید کچھ عرض کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ عقیدت شرط ہے۔ ایک بار لکھ کر سرہانے رکھ کر دیکھیں۔ انشاء اللہ آسیب آپ کو پریشان نہیں کر سکے گا۔ اس خط مبارک کو لکھ کر تکیے کے نیچے بھی رکھا جا سکتا ہے اور دیوار پر آویزاں بھی کیا جا سکتا ہے۔ حرز ابی دجانہ یہ ہے

هٰذَا كِتَابٌ مِّنْ مُّحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اِلٰى مَنْ طَرَقَ الدَّارَ مِنَ الْعُمَّارِ وَالزُّوَّارِ وَالسَّائِحِيْنَ اِلَّا طَارِقًا يَّطْرُقُ بِخَيْرٍ يَّارَحْمٰنُ ! اَمَّا بَعْدُ : فَاِنَّ لَنَا وَلَكُمْ فِى الْحَقِّ سَعَةً ۔ فَاِنْ تَكُ عَاشِقًا مُّوْلِعًا اَوْفَاجِرًا مُّقْتَحِمًا اَوْدَاعِيًا حَقًّا مُّبْطِلًا، فَهٰذَا كِتَابُ اللّٰهِ يَنْطِقُ عَلَيْنَا وَعَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ۔ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ وَرُسُلُنَا يَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ۔ اُتْرُكُوْا صَاحِبَ كِتَابِىْ هٰذَا وَانْطَلِقُوْا اِلٰى عَبَدَةِ الْاَصْنَامِ وَاِلٰى مَنْ يَّزْعَمُ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا آخَرَ ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ كُلُّ شَىْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ، لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ تُغْلَبُوْنَ۔ حٰمٓ لَا تُنْصَرُوْنَ۔ حٰمٓعٓسٓقٓ تَفَرَّقَ اَعْدَآءُ اللّٰهِ وَبَلَغَتْ حُجَّةُ اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔

گھر کی حفاظت کا مجرب عددی نقش:۔

یہ نقش گھر کی کسی نمایاں دیوار پر آویزاں کر دیں۔ انشاء اللہ اس گھر میں شیاطین کا داخلہ بند ہو جائے گا اور جو پہلے سے موجود ہیں وہ بھاگ جائیں گے۔

۷۸۶

۹۹۱۶	۹۹۱۹	۹۹۲۲	۹۹۰۹
۹۹۲۱	۹۹۱۰	۹۹۱۵	۹۹۲۰
۹۹۱۱	۹۹۲۴	۹۹۱۷	۹۹۱۴
۹۹۱۸	۹۹۱۳	۹۹۱۲	۹۹۲۳

دیو اور آسیب سے حفاظت:۔

مریض آسیب زدہ کے گلے میں لٹکائیں انشاء اللہ اسے آسیب پریشان نہ کر سکے گا۔

۷۸۶

۷۸۲۲	۷۸۱۷	۷۸۲۴
۷۸۲۳	۷۸۲۱	۷۸۱۹
۷۸۱۸	۷۸۲۵	۷۸۲۰

گھر کی حفاظت کیلئے سب سے جامع اور مؤثر ترین تعویذ:

گھر کا دفاع کرنے کے بعد یہ تعویذ گھر کی کسی دیوار پر نمایاں جگہ لٹکا دیں۔ اگر مختلف کمروں میں اثرات ہوں تو ان کمروں میں الگ سے لگائیں۔ یہ بہت سے تعویذات کا جامع اور سب سے مؤثر ترین تعویذ ہے:۔

(تعویذ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)



جادو کا وجود

جنات کی طرح جادو کے بارے میں بھی ایک نام نہاد تعلیم یافتہ طبقہ شک اور تذبذب کا شکار ہے۔ ان لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ ممکن ہی نہیں کہ محض ایک آدمی کے کچھ پڑھنے سے یا کاغذ پر کچھ لکھنے سے دوسرے آدمی کی صحت، زندگی، ازدواجی بندھن یا محبت ونفرت کے زاویے بدل جائیں۔

ان لوگوں کو یہ بات ہضم نہیں ہوتی کہ ایک شخص دور سے بیٹھے کسی قسم کے خفیہ عمل کے ذریعے اس کے دل ودماغ کو کنٹرول کر سکتا ہے اور اس کی صحت کو بیماری سے، محبت کو نفرت سے، نفرت کو محبت سے، خوشحالی کو تنگدستی سے اور زندگی کو موت سے بدل سکتا ہے۔

حیرت اس پر ہوتی ہے کہ دین کا دم بھرنے کے کچھ دعویدار بھی اس انکار میں ان مغربی تعلیم کے ماروں کے ساتھ شریک ہو جاتے ہیں۔ اور وہ اپنے انکار کو توحید اور توکل کے شرعی سائے تلے پالتے پوستے ہیں اور اس انکار کو دینداری سمجھتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ جادو کے وجود کو تسلیم کرنا توحید الٰہی کے بھی منافی ہے اور توکل کے بھی منافی ہے۔ اس لئے اس کا انکار ایمان کا بنیادی تقاضا ہے۔

یعنی کچھ لوگ مغربی تہذیب سے متاثر ہو کر اس کا انکار کر رہے ہیں تو کچھ لوگ اسے خالص ایمانی مسئلہ سمجھ کر اپنی دانست میں توکل علی اللہ اور توحید الٰہی پر اپنے ایمان کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس کا انکار کر رہے ہیں۔

نئی روشنی کے دلدادہ اور مغربی تہذیب وثقافت کے شیدائیوں کو شاید یہ معلوم نہیں کہ جن یہودی اور نصرانی اقوام کی نقالی یا تقلید میں وہ جادو کا انکار کر رہے ہیں، انہوں نے تو اسے مذہبی تقدس کا درجہ دے رکھا ہے، جبکہ اسلام نے نہ صرف اسے حرام اور کبیرہ گناہ قرار دیا ہے بلکہ اس کے مرتکب کو دنیا کی سب سے بڑی سزا، سزائے موت، کا حقدار قرار دیا ہے۔

یہ الگ بات ہے کہ اسلام چونکہ دین فطرت اور وحی ربانی پر مشتمل حقائق زندگی کی صداقتوں کا حامل سچا دین ہے۔ اس لئے نہ تو یہودیوں، نصرانیوں، ہندوؤں، زرد شتیوں اور دیگر مذاہب کی حامل اقوام کی طرح اسے مذہبی تقدس کا درجہ دیتا ہے (بلکہ وہ تو اسے گردن زدنی جرم قرار دیتا ہے) نہ ہی اس کے وجود کا انکار کرتا ہے۔ اسلام کی فطری تعلیم کا خلاصہ یہ ہے کہ سحر اپنے وجود کے اعتبار سے برحق ہے۔ یعنی ایک زندہ حقیقت ہے اور اس کے وجود کا انکار حقائق سے انکار کے مترادف ہے۔ البتہ وہ اپنے ماننے والوں کو اس کے ارتکاب سے روکتا اور ان پر اسے حرام قرار دیتا ہے۔

جیسے شیطان کا وجود برحق مگر اس کی تابعداری حرام ہے، شراب کا وجود برحق مگر اسکا پینا حرام ہے، زنا کاری، رشوت خوری اور غیبت وغیرہ کا وجود برحق مگر ان میں سے ہر ایک کا ارتکاب حرام ہے۔

دوسری طرف دینداری کے نام پر جو لوگ اس کے وجود سے انکار کر رہے ہیں ان کو ہمارا یہی مشورہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے زیادہ سیانے نہ بنیں۔ جس چیز کا وجود اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے تسلیم کیا ہے، اس سے انکار کرنا کہاں کی دینداری ہے؟

آپ کی توحید قرآن کی حدود سے بھی جب آگے بڑھنے لگے تو پھر اس توحید پر غور کریں۔ کہیں توحید کے نام پر ذاتی پسند کے بے ہنگم انکار کو آپ نے ایمان کے شیش محل میں نہ سجا رکھا ہو! اور اگر آپ سحر کے وجود کو تسلیم کرنے کو توکل کے منافی سمجھتے ہیں تو مالی تنگدستی، بیماری وغیرہ کے بارے میں کیا خیال ہے؟ کیا کسی بیمار کی بیماری کو محض اس لئے تسلیم کرنے سے انکار کر دیں گے کہ بیماری تو اللہ کی طرف سے آتی ہے اور شفاء بھی اسی کے ہاتھ میں ہے؟

یہ فلسفہ صرف جادو کے باب میں ہی کیوں انگڑائی لیتا ہے کہ ہر کام اللہ کی طرف

سے ہوتا ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ نے خود اس کائنات کا نظام اسباب ونتائج کے اصول پر قائم نہیں فرما رکھا؟ کیا کبھی بیج بوئے بغیر آپ اپنی کھیتی میں گندم اُگنے کا توکل بھی فرماتے ہیں کہ سب اللہ کی طرف سے اور اس کے حکم پر ہوتا ہے۔ پھر بیج بونے اور ہل چلانے کی کیا ضرورت ہے؟ بلکہ بیج بونا تو توکل کے منافی ہے؟

کیا کبھی یہ فلسفہ اولاد کے بارے میں بھی اپنایا ہے کہ اولاد تو اللہ نے دینی ہے، پھر شادی کی کیا ضرورت ہے؟ اور اگر دنیا کی رسم نبھانے کیلئے شادی کر ہی لی ہے تو بیوی کے پاس جانا تو سراسر توکل کے خلاف ہے!!

کیا کبھی بیماری، ایکسیڈنٹ وغیرہ کی صورت میں اس توکل کا مظاہرہ آپ نے فرمایا ہے کہ جب شفاء اللہ نے دینی ہے تو پھر ڈاکٹر کے پاس کیوں جائیں؟ ڈاکٹر کے پاس جانا تو توحید بھی منافی ہے اور توکل کے بھی خلاف ہے!!؟

اور ہمیں معلوم ہے کہ آپ زندگی کے ان تمام شعبوں میں کبھی اس قسم کی نام نہاد توحید اور مصنوعی توکل کا مظاہرہ نہیں فرماتے۔ وہاں آپ اسباب ونتائج کے خدائی نظام کو اللہ کا حکم سمجھ کر ان تمام وسائل اور اسباب کو بروئے کار لاتے بھی ہیں اور اسے ایمان، توحید یا توکل کے منافی بھی نہیں سمجھتے۔ تو پھر جادو کے باب میں ایسے مصنوعی توکل اور توحید کے خانہ ساز مفہوم کا سہارا لے کر قرآن حکیم کی دسیوں آیات، حضور اکرم ﷺ کے بیسیوں ارشادات سے روگردانی کیوں کرتے ہیں؟ عقل ودانش اور عدل وانصاف کا تقاضا یہ ہے کہ یا تو آپ دونوں جگہ انکار کی روش اختیار کریں یا دونوں جگہ اقرار کے راستے پر چلیں۔

یہ حقائق اپنی جگہ لیکن ہم یہاں اسکا ثبوت قرآن وحدیث سے پیش کر کے اپنی حجت تمام کرنے کی کوشش کریں گے۔

لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنۢ بَيِّنَةٍ وَيَحْيَىٰ مَنْ حَيَّ عَنۢ بَيِّنَةٍ

"تا کہ ہلاک ہونے والے پر بھی دلیل واضح ہو اور زندہ رہنے والے پر بھی عیاں ہو۔"

(سورۃ الانفال: ۴۲)

ڈائری تعویذات

(ترتیب و اجازت) علامہ ارشد حسن ثاقب

یہ ڈائری کوئی تصنیف یا تالیف نہیں بلکہ علامہ ارشد حسن ثاقب صاحب کے نہایت مجرب تعویذات کا ایسا مجموعہ ہے جس کا ہر نسخہ وہ خود اجازت سے کسی کو دیتے ہیں۔

اس لئے یہ ڈائری عام مکتبوں پر فروخت نہیں کی جائے گی بلکہ صرف ادارۃ القریش سے بذریعہ ڈاک یا براہ راست خریدی جاسکے گی۔

حُب، بغض، تسخیر، تفریق، ہلاکت اعداء، جنات، جادو، نظر بد، اولاد، بچوں کے ضد کرنے یا رونے دھونے سے لیکر گھر کی حفاظت، دکان کی بندش ختم کرنے تک کے ہر قسم کے نقوش اس کتاب کے ذریعے آپ کو اپنے گھر میں مل جائیں گے۔

آپ ایک نسخہ منگوالیں اس میں آپ کو ہر طرح کے تعویذات یکجا مل جائیں گے اور بوقتِ ضرورت ان میں سے کوئی بھی تعویذ آپ بہ آسانی استعمال کرسکیں گے۔

یہ کتاب لاہور سے باہر کے لوگوں کے لئے بالخصوص بہت فائدہ مند ہے جو اپنے مسائل کے لئے علامہ صاحب کے پاس لاہور آنے کا وقت نہیں نکال سکتے یا کرایہ اور وقت خرچ کرنے سے قاصر ہیں۔

(ناشر) ادارۃ القریش

باب (۲۰)

قرآن حکیم سے جادو کا ثبوت

کسی بھی چیز کی تاریخ اگر قدیم ہو تو عام طور پر کہا جاتا ہے کہ اس کی تاریخ اتنی ہی پرانی ہے جتنی کہ خود نوع انسانی کی تاریخ پرانی ہے۔ لیکن سحر اور جادو کی جب تاریخ بتلانے کی باری آتی ہے تو یہاں ہمیں ان مشہور الفاظ کا قد بھی چھوٹا نظر آتا ہے اور یہ الفاظ بھی سحر کی تاریخ کی قدامت کا پورا اظہار کرنے سے قاصر نظر آتے ہیں۔ کیونکہ سحر کی تاریخ بشری تاریخ جتنی نہیں بلکہ انسانی تاریخ سے کہیں زیادہ پرانی ہے۔

بہ الفاظ دیگر، حضرت آدم علیہ السلام نے زمین پر اپنا قدم مبارک بعد میں رکھا اور سحر کے منحوس سائے اس پر بہت پہلے سے پڑ چکے تھے۔ جی ہاں! حضرت آدم علیہ السلام کے نزول ارضی سے بہت پہلے یہ زمین جادوگروں کی خباثتوں اور شرارتوں سے آلودہ ہو چکی تھی۔

یہ تو معلوم ہے کہ انسانوں سے پہلے اللہ تعالیٰ نے جنات کو پیدا فرمایا ہے (تفصیل جنات کے باب میں دیکھ لیں) اور حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد بھی واضح ہے کہ (متمرد اور سرکش شیاطین بالعموم اور بالخصوص) غول نسل کی شیاطین ساحر ہوتے ہیں (اور جنوب مشرقی ایشیا کے علاقے میں گندیلوں کی نسل بھی تقریباً سو فیصد جادوگر ہوتی ہے۔ غول اور گندیلے ایک ہی نسل کے عربی و عجمی نام ہیں یا دو مختلف علاقائی قبائل! حدیث شریف سے ایک نسل کا اور روزمرہ مشاہدات سے دوسری نسل کا جادوگر ہونا ثابت ہو رہا ہے)۔